1394





"پیر شو بیاموز"

سبزی ترکاری

از

لالہ دیوی دیال صاحب

جسکو

[مس]رز اے۔چند اینڈ کو پبلشرز و بک سیلرز

[...] نے برائے افادہ عام طبع وشائع کیا

سنہ ۱[...]



ضابطۂ سرکاری جملہ حقوق [...]

[...] بک ڈپو پریس دہلی میں زیر اہتمام لالہ جیون لال صاحب
مینیجر کارخانہ طبع ہوئی

تعداد جلد [...]

RESPECTFULLY DEDICATED

TO

W. GOLLAN, ESQ.

Superintendent Government
Botanical Gardens, Saharanpur
AS A TOKEN OF SINCERE REGARDS

—o—

نہایت ادب کیساتھ

کتاب ہذا

جناب ڈبلیو گولن صاحب سپرنٹنڈنٹ

گورنمنٹ بوٹانیکل گارڈنز سہارنپور

کے نام نامی پر

نذر کیجاتی

ہے

تمہید

مُنعمِ حقیقی نے اِنسان کی خوراک کی لئے جو بے بہا نعمتیں پیدا کی ہیں اُن میں ہر قِسم کی سبز ترکاریاں ساگ اور مصالحے بھی شامِل ہیں۔ اِنسان کی روز مرّہ کی ضرُوریاتِ زندگی میں اِن کو شُمار کیا جاتا ہے۔ عالمانِ علمِ طِب اِس امر پر مُتفق الرائے ہیں کہ ہر شخص کو اپنی معمُولی خُوراک کے ساتھ ہر روز مختلف اقسام کی تازہ سبز ترکاریاں ضرُور استعمال کرنی چاہئیں۔ اِن میں فی الحقیقت غِذائیت ہوتی ہے۔ یہ صالح خُون کو پیدا کرتی ہیں اور اِسے صاف رکھنے میں بہُت مدد دیتی ہیں۔ علاوہ ازیں اگر غور سے دیکھا جاوے تو اِن کے بغیر اِنسانی خُوراک بالکُل بے لُطف ہے۔ ہر ایک سبزی میں بنا اور انواع واقسام کا ذائقہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خوش خور اور تبدّل پسند طبائع کے اصحاب اِنھیں مختلف طور سے استعمال کرتے ہیں +

نہایت افسوس کی بات ہے کہ اِسوقت ہمارے بازاروں اور

باغیچوں میں سبز ترکاریوں کی بہت قلّت نظر آتی ہے۔ باہر جب
یہ معلوم ہوتا ہے کہ بالعموم بونے والوں کو معدودے چند ترکاموز
کے سوا اور زیادہ کا نہ علم ہوتا ہے اور نہ وہ اُن کے طریقِ کاشت کتا
سے ماہر ہوتے ہیں ٭

چند ترکاریاں جو اِسوقت جا بجا کاشت کی جاتی ہیں اُنکی خالی طرف
و رُتبہ میں کسی قسم کی ترقی نہیں ہوئی۔ خاص خاص موسموں
خاص خاص ترکاریاں صرف بڑے بڑے شہروں اور قصبوں سب موجود
آتی ہیں۔ آپ کو کئی ایسے شہر اور قصبے بھی ملینگے کہ جہاں
موسمی ترکاریاں بھی مُشکل سے ملتی ہیں اور اگر تھوڑی بہت ملتی اُن
ہیں تو اِسقدر گراں کہ ہر شخص اُنھیں آسانی سے خرید نہیں سکتے بہت
سوچا جاوے تو اِس نعمتِ عُظمےٰ سے محروم رہنے کی وجہ سوائے
عدم توجہی اور لاعلمی کے اور کیا ہوسکتی ہے۔ اگر شوق ہو تو بہت تھوڑی
سی جگہ میں بہت کم تردّد سے سبز ترکاریاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ ہوا کر
عوام کو ذرا بھی توجہ ہو تو بیسیوں نئی قسم کی ترکاریاں بآسانی مہیا کر
مہیّا ہوسکتی۔ نیز بیجوں کے تغیّر و تبدّل سے موجودہ ترکاریوں بھیجا
حیثیت میں نمایاں فرق ہوسکتا ہے۔ یورپ میں سبز ترکاریوں
کاشت کے بارہ میں چند مُستند کتابیں موجود ہیں اور ہمیشہ اُن کی
ترقی کے لئے اخبارات اور اِس فن کے خاص رسالجات میں بحث سبز
ہوتی رہتی ہے۔ اُردو میں ایک کتاب بھی ابتک میری ایسی نظر سے

۔ بارہ جس میں وضاحت کے ساتھ باقاعدہ اس مضمون پر مبتدیوں
ند ترکاآموز اصحاب کے لیئے ضروری ہدایات قلمبند کی گئی ہوں +
تی کاشت کتاب کے لکھنے کی خاص غرض یہ ہے کہ عوام کو اس جانب
اور وہ سبز ترکاریوں کی تعداد بڑھانے اور اُن میں عمدگی پیدا
انکی خاص طرف راغب ہوں +
وں سے اصحاب کو چمن بندی اور زراعت کے معاملات سے واسطہ
سب موقوہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اگر معاملہ فہمی سے کام لیا جاوے تو
رتہ یوں کی کاشت کچھ کم نفع انگیز نہیں ہے۔ بالخصوص اُن مقامات
ت ملتی اُن کے قدردان اور خریدار موجود ہوں۔ دیہات میں گو سبز ترکاریوں کا
سکتی بہت خرچ نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہاں کے باشندے
وائے انر کھیتوں کے ساگ پات اور خودرو روئیدگی سے اپنا کام چلا
ہت تھ ہیں۔ لیکن اگر وہاں بھی ہر موسم کی مختلف ترکاریاں بقدر ضرورت
یں۔ہوا کریں تو اُمید قوی ہے کہ بہت سے لوگ اُنھیں شوق سے
سانی نا کریں۔ نیز اُن کا بہت سا حصہ قرب و جوار میں فروخت کے
ریوں بھیجا جا سکتا ہے۔ جوں جوں لوگ اُن کے عادی ہوتے جاوینگے
یوں ن کے فوائد اور قدرومنزلت کو سمجھنے اور پہچاننے لگیں گے ویسے
اُن ن کی ضرورت بڑھتی جاویگی +
ں بجز سبز ترکاریوں کی کاشت تھوڑی سی زمین میں ہوسکتی ہے۔ اور
ں تھوڑے سے سرمایہ اور تھوڑی سی محنت سے منافع کثیر حاصل ہو

سکتا ہے۔ مثلاً اگر صرف آلوؤں کی ہی کاشت کو ترقی دیجاوے تو بہت تھوڑے عرصہ میں تمام اخراجات نکال کر ایک معقول رقم بچ رہتی ہے۔ آلو مدت تک اپنی اصلی حالت پر قائم رہ سکتے ہیں اور دور دراز مقامات میں بھی باآسانی تمام جا سکتے ہیں۔ اِن کے علاوہ اور بہت سی چیزیں مثلاً سفید و سُرخ شکر قند۔ زمین قند۔ زنالو۔ مختلف قسم کی اردیاں۔ کئی قسم کے ہاتھی چیچ وغیرہ ایسی اشیاء ہیں کہ احتیاط اور حفاظت سے اُنھیں دیر تک رکھ سکتے ہیں اور حسب موقعہ معقول نفع پر اُنھیں فروخت کر سکتے ہیں۔ دیگر سبز ترکاریاں اور ہرے مصالحے زیادہ عرصے تک نہیں ٹھہر سکتے ضرورت کے مطابق ریل کے ذریعہ صبح سے شام تک دور دور پہنچ سکتے ہیں۔ غرضکہ یہ کام آمدنی کا ایک معقول ذریعہ ہے بشرطیکہ عمدگی کے ساتھ کیا جاوے نج کے مکانات۔ کوٹھی۔ بنگلوں اور یا رغ باغیچوں میں بھی اپنے ذاتی استعمال کے لئے سبز ترکاریوں کی کاشت سے بہت بڑا فائدہ متصور ہے +

مینے کیقدر ڈاکٹر راکس برگ صاحب کی بے نظیر کتاب "فلورا انڈیکا" کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ امر تحقیق طور پر دریافت ہونے سے مجھے جرأت ہوئی کہ اِس مُلک کے مختلف حصص میں صدہا نہیں بلکہ ہزار ہا نباتات خود رو ایسی پیدا ہوتی ہیں کہ جن کی نسبت ڈاکٹر صاحب تصدیق کرتے ہیں کہ یہ پُر غذائیت۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی خوش ذائقہ

صحت افزاء - دافع امراض و شکایات جسمانی اور دیکھنے میں بہت اچھی ہیں - در اصل یہ کوئی حیرانی اور تعجب کی بات نہیں ہے - ہندوستان بذاتہ ایک برِ اعظم اور خلاصۂ عالم ہے - اِس کے پہاڑوں اور میدانوں کو ہر قسم کی نباتات کو نشو ونما کرنے کی قدرت و صلاحیت حاصل ہے - اگر ہمارے تعلیم یافتہ اصحاب کے دلوں میں کسی طرح موجودہ نباتات کی مقدار و خواص میں توفیر و ترقی اور دیگر خودرو نباتات کی تلاش و تجسس و باقاعدہ کاشت کا شوق جاگزین ہو جاوے تو تھوڑے ہی عرصہ میں ہمیں سبز ترکاریوں کی اِس درجہ قلت اور بد مزگی کی شکایت باقی نہ رہے - اِس صورت میں قیاس غالب یہ ہے کہ ہر ایک موسم میں ہر جگہ افراط سے عمدہ سبز ترکاریاں میسّر آسکیں گی - یہ امر مسلّم الثبوت ہے کہ خود رَو اشیاء کی جب احتیاط کے ساتھ کاشت اور جیسی کہ چاہیئے غور و پرداخت کی جاتی ہے تو کامیابی میں شک نہیں ہوا کرتا - مثل مشہور ہے کہ قدرت ہمیں ہر ایک شے عطا کرتی ہے مگر ہنر اُسے ترقی دیتا ہے +

یوروپ کے سوداگرانِ تخم و مالکانِ ذخیرہ جات بہت بڑے صرف سے ماہرانِ علمِ نباتات کو دُور دراز ملکوں جنگلوں - دریاؤں - سمندروں - جھیلوں اور دشوار گزار پہاڑوں پر بھیجتے ہیں تا کہ وہ نئی سے نئی نباتات کے تخم یا بجنسہ پودے لاویں - یہ اصحاب نئی قسم کی نباتات کے مقام و مسکن - خو - خصلت موقعہ اور قدرتی خواص و طبعی عادات کا سب سے اوّل نہایت غور کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں - زاں بعد اُنکے فواید و استعمال

کی نسبت تحقیقات کا سلسلہ جاری کیا جاتا ہے۔ عالمانِ علم نباتات سے از روئے علم نباتات اِن کے نام رکھوائے جاتے ہیں اور اُنکی قدرتی ساخت و وضع کی بناء پر اُنھیں نباتات کے مُناسب اور جُدا گانہ حصص میں شامل کیا جاتا ہے۔ نباتات کی جس جماعت میں اُنھیں داخل کیا جاتا ہے اُس کا اعلان تمام دُنیا میں ہو جاتا ہے۔ سوداگرانِ تخم و مالکانِ وغیرہ جات اپنی آزمائشی اراضیات پر اِن کی کاشت کے مُختلف طور پر تجربات شروع کرتے ہیں۔ بعض صُورتوں میں اُنکا ہمجنس نباتات کے ساتھ پیوند کیا جاتا ہے۔ جب وہ اُن کے اصلی خواص۔ جسامت۔ شکل صُورت۔ رنگ۔ ذائقہ اور خُوشبُو وغیرہ کی جانب سے مُطمئن ہو جاتے ہیں۔ تو اُنھیں نمائشوں میں تُحفہ اور عجُوبہ شے کے طوَر پر پیش کرتے ہیں۔ یہیں سے اُن کی شہرت کا آغاز ہو جاتا ہے۔ تشہیر ہوتے ہی خریداری کا کچھ ٹھیک نہیں رہتا۔ دُنیا کے ہر ایک حِصّہ سے فرمائشیں آتی ہیں۔ غرض اُوالعزموں کو اُن کی اُوالعزمی اور کارِ عظیم کا معقُول صِلہ مِل جاتا ہے +

اُمید ہے کہ یہ کتاب مضمُون زیر بحث کی جانب عوام کی توجّہ مُنعطف کرانے کا ایک حد تک ذریعہ ہوگی +

دیوی دیال

بابِ اوّل

ضرُوری ہدایات

پیشتر اِسکے کہ سبز ترکاریوں کے طریقِ کاشت کی نِسبت کچھ لِکھا جاوے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نو آموز اصحاب کے لئے ضرُوری ہدایات قلمبند کیجاویں جنپر کاربند ہونے سے پُوری کامیابی حاصل ہوسکتی ہے ان ہدایات کو ہم سات حصّوں میں مُنقسِم کرتے ہیں۔ انھیں کے ضمن میں بہت سی فروعی باتیں بھی آجاوینگی جنکا سمجھنا اور جاننا اِس فن کے شائقین کے لِئے کچھ کم ضروری نہیں ہے +

۱۔ زمین
۲۔ زمین کو دُرست کرنا۔
۳۔ کھادیں۔
۴۔ آبپاشی۔
۵۔ تخم ریزی۔ اور پنیری لگانا۔
۶۔ حفاظت تخم
۷۔ مُوذی کیڑے مکوڑے اور جانوروں کے دفعیّہ کے طریق۔

آیندہ فصلوں میں ہرایک امر کی نِسبت تمام ضروری باتیں علیحدہ علیحدہ تجربہ کار اشخاص کے اقوال کے مطابق جنکی رائے اِس فن میں مستند تسلیم کیجاتی ہے واضح طور پر لِکھی جاوینگی +

زمین

(SOIL.)

چونکہ ہر ایک سبز ترکاری کے اجزاء اور خواص مختلف ہوتے ہیں اِس لِئے وہ سب یکساں زمین میں پیدا نہیں ہو سکتیں۔ ہر ایک ضلع میں بیسیوں قِسم کی زمینیں ہوتی ہیں اور اُن کے جُدا گانہ نام ہوتے ہیں۔ پس عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ بالعموم سبز ترکاریاں ایسی زمین میں بخوبی پیدا ہوسکتی ہیں جن میں مٹر یا گیہوں پیدا ہوسکتے ہیں۔ گویا یہ ایک آسان معیار ہے۔ سبز ترکاریاں بونے کے لِئے زمین کی مٹی کو زیادہ باریک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ نازک بیلیں اور نرم پودے سخت جگہ اور مٹّی کے ڈلوں میں مُشکل سے نشوونما ہو سکتے ہیں۔ کیسی ہی ناقص زمین ہو محنت توجہ اور سرمایہ لگانے سے عمدہ اور طاقتور ہو سکتی ہے۔ متواتر نباتاتی حیوانی اور کسیقدر معدنی کھادیں دینے اور خاص خاص چیزیں بونے سے وہی زمین جو ابتداء میں سخت۔ شوریلی یا کمزور دکھائی دیتی تھی۔ بیقیمتی اور زرخیز ہو جاتی ہے +

سبز ترکاریاں بونے کے لِئے ایسی زمین موزوں نہیں ہوتی۔ جو نہایت سخت اور بہت چکنی ہو۔ ایسی زمین کی پہچان یہ ہے کہ تر ہوکر کیچڑ اور خشک ہونے پر لوہے کی مانند سخت ہو جاتی ہے۔ بعض زمین کنکریلی یا ایسی سخت کڑی ہوتی ہے کہ مُشکل سے اُس پر

قلبہ رانی کر سکتے ہیں۔ ایسی زمینوں میں سبز ترکاریاں اسقدر تک اچھی طرح سے نشو و نما نہیں ہوسکتیں جبتک کہ اُن کو لگا تار محنت اور اچھی کھادوں سے دُرست نہ کر لیا جاوے +

پہلے ایسی زمینوں میں خُوب گہری جوتائی کر کے نیچے کی مٹّی اُوپر اور اُوپر کی مٹّی نیچے کرنی چاہیئے۔ کچھ دِنوں بعد دوبارہ ہَل چلاکر اُنھیں ہوا اور حرارتِ آفتاب سے مُستفید ہونے کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ پھر اِن میں حسبِ حیثیت زمین سبز کھاد یا بوسیدہ گوبر اور لید۔ بھیڑ بکری کی مینگنیاں اور پتّوں کی پُرانی پانس اور کھاد مجمُوعہ خُوب ڈالنی چاہیئے۔ زاں بعد مَوسم کے مطابق کچھ کچھ بونا شُروع کر دینا چاہیئے۔ اِس طرح دو چار مرتبہ کاشت کرنے سے وہ زمیں بتدریج عمدہ اور قیمتی بَن جائیگی اور اُس میں سبز ترکاریاں ایسی آسانی سے پیدا ہوسکیں گی جیسی کہ عُمدہ باغیچوں میں ہوتی ہیں۔ گو اِبتداء میں پیداوار کم ہوگی مگر رفتہ رفتہ زیادہ ہوتی جاوے گی۔ رتیلی یا نری رتیلی زمینیں بھی عام طَور پر ہر ایک ترکاری کو پیدا کرنے میں قاصر ثابت ہوتی ہیں۔ مگر اِنھیں بھی اِسی ترکیب سے کار آمد اور دُرست کر سکتے ہیں۔ بالکُل بنجر قطعات بھی تردُّد کرنے سے زرخیز ہو سکتے ہیں مگر پہلے کچھ لاگت لگانی پڑتی ہے +

زمین کو درست کرنا

PREPARATION OF SOIL.

درستگیٔ زمین کی نسبت صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ کیاریوں میں تخم ریزی کے وقت کنکر پتھر ٹھیکریاں۔ مٹی کی ڈلیاں اور ناکارہ گھاسیں وغیرہ نہ رہنے پاویں۔ مٹی خوب باریک ہو جاوے اور حسب ضرورت مناسب حال کھاد دیدی جاوے ۞

کیاریوں کی تقسیم اور روش پٹری کی نسبت کوئی خاص صورت بیان نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ امر زمین کے موقعہ اور اُس کے طول و عرض وغیرہ پر منحصر ہے۔ البتہ یہ ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ کیاریاں اِس ڈھب سے بنائی جاویں کہ آمد و رفت کے لیئے آسانی رہے اور اُنمیں پانی بسہولیت تمام دیا جا سکے۔ کوئیں سے نالیاں اِسطرح لائی جائیں کہ راستہ میں اعتدال کے موافق ڈھال رہے تاکہ پانی روانی کے ساتھ کیاریوں میں پہنچ سکے۔ بیچ میں رُک نہ جاوے یا کیاریوں کی سطح پر کم و بیش نہ پہنچے۔ جب ڈھال اچھی رہتی ہے تو کیاریوں میں یکساں پانی پہنچتا ہے ورنہ کہیں زیادہ اور کہیں کم۔ اگر کیاریوں کی سطح ہموار نہوگی تب بھی یہی نقص باقی رہیگا۔ کیونکہ نشیب میں قدرتاً پانی زیادہ جمع ہو جاویگا۔ اور بلندی پر تھوڑا پہنچیگا۔ اگر موسم گرما میں جبکہ موسم خشک ہو اور دھوپ زیادہ پڑتی ہو کیاریوں کو درست کرنا مدنظر ہے

تو بہتر یہ ہے کہ پہلے اُنھیں پانی سے تر کرلیا جاوے۔ اور جب مٹّی اعتدال پہ آجاوے تب کام شروع کردیں۔ اِس طرح محنت اور وقت کا بہت بچاؤ ہو جاتا ہے۔ زیادہ خُشک اور سخت زمین کو کھودنا یا اُسپر ہَل چلانا اور پھر ڈھیلے توڑنا بہت محنت طلب کام ہے۔ اور وقت بھی زیادہ صَرف ہوتا ہے۔ نم دار زمین میں یہ عمل نہایت آسانی سے بہت تھوڑے وقت میں ہو جاتا ہے۔ مگر بہت تر اور گیلی زمین میں یہ کام ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ یاد رہے کہ کام اچھّی طرح نہیں ہوسکے گا اور گیلی مٹّی کے ڈھیلے بندھ جاوینگے اور یہ دُھوپ میں خُشک ہوکر اینٹیں اور روڑے بن جاوینگے جنکے توڑنے اور باریک کرنے کے لئے پھر اُتنی ہی محنت درکار ہوگی جتنی خُشک زمین کو دُرست کرنے پہ صرف ہوتی۔ در اصل پَودے اپنی خُوراک زمین کی دو تہوں سے حاصل کرتے ہیں۔ ایک بیرُونی سطح سے جسے انگریزی میں (SOIL) کہتے ہیں۔ اور یہ ۱۸۔ اِنچہ تک عمیق ہوتی ہے۔ اِس سے نیچے دُوسری تہ شروع ہو جاتی ہے۔ جسے اندرونی تہ یا تہ زمین اور انگریزی میں (SUB SOIL) "سب سائل" کہتے ہیں۔ اگر بیرونی سطح کی مٹّی کمزور ہو اور تہ زمین کی طاقت ور تو گہری کھدائی کرانا یا گہرا ہَل چلوانا بہت مُفید ہوگا۔ اگر تہ زمین کی مٹّی کمزور ہے اور بیرونی سطح کی طاقتور تو گہرا ہَل یا گہری کھدائی نہیں ہونی چاہیئے۔ رفتہ رفتہ تہ زمین کو توڑنا چاہیئے۔ یعنے ایک مرتبہ ایسا گہرا ہَل چلوادیں کہ تہ زمین کی ایک اِنچہ

مٹی باریک ہوکر اُوپر کی مٹی کے ساتھ رلجاوے۔ پھر دوسری فصل کی جوتائی کے وقت ایک دو اِنچ اور گہرا ہل چلوا دیں اِسطرح بتدریج طاقتور زمین کے ساتھ ملنے۔ کھاد۔ ہَوا اور حرارتِ آفتاب سے تہ زمین کی مٹی زرخیز اور طاقتور ہو جاویگی۔ علاوہ ازیں ترکاریوں کی حیثیت کے مُطابق کبھی ہلکی اور گہری جوتائی کی جاتی ہے۔ مثلاً آلوؤں اور شکرقند وغیرہ کے لیئے جوتائی گہری ہوگی اور سوئے پالک کے لیئے ہلکی +

کھاد (یا پانس)

MANURE.

کھادوں کا کھیتوں اور باغیچوں میں دینا بہت ضروری اور مُفید عمل ہے۔ کیسی ہی ابتداء میں طاقتور زمین ہو لگاتار فصلیں بونے سے کمزور اور نکمی ہو جاتی ہے۔ زمین سے جو اجزاء ترکاریوں وغیرہ کے ذریعہ نکال لیئے جاتے ہیں وہ اُنھیں اگر کسی ترکیب سے واپس نہ دیئے جاویں تونتیجہ خراب نکلتا ہے۔ پودے اپنی خوراک کچھ تو زمین سے حاصل کرتے ہیں کچھ کوئیں۔ نہر اور بارش کے پانی سے اور کچھ ہَوا سے۔ اُنکی پرورش کے سامان ان چیزوں میں قُدرت نے کافی طور پر مہیا کیئے ہوئے ہیں +

مختلف کھادیں جو سبز ترکاریوں کی کاشت کے لیئے کیاریوں میں دی جاویں اُن کا خُوب بوسیدہ ہونا اشد ضُروری ہے۔ ورنہ پودے اُن سے فی الفور اپنی خُوراک حاصل نہیں کرسکینگے۔ یہ ایک عرصہ تک کھیت میں

فضول پڑی رہینگی تا وقتیکہ اچھّی طرح سے گداز اور تحلیل ہوکر کارآمد نہ ہو جاویں - اِس اثناء میں کھُلے رہنے کی وجہ سے اُن کے بعض مفید اجزاء خارج ہو جاوینگے اور اُن کی موجودگی کے باعث کیاریوں میں دیمک اور موذی کیڑے مکوڑوں کے عمل و دخل کا پُورا احتمال ہوگا۔ فصلیں جو بوئی جاوینگی وہ اچھّی نہیں ہونگی -ان تمام وجوہات کو مدِنظر رکھکر انسب یہ ہے کہ کیاریوں میں کھادیں ڈلوانے سے پیشتر یہ دیکھ لیا جاوے کہ وہ مطلب کی ہیں یا نہیں - گو خاص خاص ترکاریوں کے لیئے خاص خاص کھادوں کا حسب موقعہ ذکر کیا جاویگا تاہم ذیل میں سبز ترکاریوں کے لِئے چار قِسم کی کھادوں کی سفارش کی جاتی ہے - تجربہ سے یقین ہے کہ یہ نہایت فائدہ مند ثابت ہونگی :-

(۱) کھیتوں یا کیاریوں میں جو خشک جڑیں باقی رہجاتی ہیں یا خُودرَو بُوٹیاں اور کئی قِسم کی گھاسیں اور خاردار جھاڑیاں جو فصل کاٹنے کے بعد پیدا ہو جاتی ہیں اِن کو بالعموم دوسری فصل بونے کے وقت جبکہ زمین درست کیجاتی ہے اُکھاڑ کر فضول پھینکدیا جاتا ہے -اگر سمجھا جاوے تو یہ بڑا بھاری نقصان ہے اِس قِسم کی روئیدگی اور ایسے پودوں میں وہ بہت سے اجزاء موجود ہوتے ہیں جو پودوں کے تغذیہ وتنمیہ کے لِئے درکار ہیں اِن کے ضائع جانے میں سراسر نقصان ہے - اِنکی کھاد بنانے کا ازروئے تجربہ سب سے بہتر طریق یہ ثابت ہوا ہے کہ اِن کو جڑوں سمیت نکلوا نکلوا کر اور کیاریوں میں جمع کرا کے آگ دیدی جاوے

Burnt Weeds manure. 21

مگر وہ آگ زیادہ بھڑکنے نہ پاوے بلکہ بہت مدھم مدھم سلگتی رہے تاکہ
وہ خار و خس جلکر بالکل راکھ کا ڈھیر نہ بن جاوے بلکہ چھوٹے چھوٹے
اور پتلے پتلے کوئلوں کی صورت میں تبدیل ہو جاوے۔ جب آگ زیادہ
بھڑکے تو آہستگی اسپر پانی کے چھینٹے دے دیکر کم کردیں۔ بالکل بجھ جانے پر اُن کوئلوں
اور راکھ کو کیاریوں میں پھیلا سکتے ہیں اور یہ ایک بیش قیمت کھاد ہے
اِسکے چھوٹے چھوٹے کوئلے پانی کو جلد جذب کر لیتے ہیں اور دیر تک نمی کو
خارج نہیں ہونے دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ اِن کے باعث زمین عرصہ
تک تر رہتی ہے۔ صِرف راکھ بہت باریک ہونے کے سبب دیر تک
تری کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ غرضکہ یہ کھاد پودوں کو آہستگی اُنکی ضروری
خوراک بہم پہنچاتی رہتی ہے +

(۲) کھاد مجموعہ[ع] میں کئی چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ اور یہ کھاد
سبز ترکاریوں کی کاشت کے لئے بیش بہا اور نہایت مُفید ثابت ہوئی
ہے۔ مگر اِسکا خوب بوسیدہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ کسی دُور اُفتادہ جگہ یا
گوشۂ باغ میں ایک گڑھا کھدوا کر اُس میں گائے بھینسوں کا گوبر۔ پس خوردہ
بھوسہ۔ سانی کی بچی ہوئی کھل۔ بھیڑ بکری اور اونٹوں کی مینگنیاں۔
ہاتھی گھوڑوں کی لید درختوں اور سبز ترکاریوں اور میوہ جات کے پتے
چھلکے۔ پرندوں کی بیٹ۔ لکڑی کنڈوں پتوں اور نیشکر کے چھلکوں کی
راکھ۔ نیل کی سینٹھیاں۔ اور دالوں اور اناج کے چھلکے وغیرہ جمع کراتے
جاویں اور ساتھ کے ساتھ اُن پر ہلکا سا مٹی کا غلاف بھی چڑھاتے

ع Farmyard manure.

جاویں تاکہ اِس کھاد کے بہت سے اجزاء ابخرات بنکر اُڑنے سے بچ جاویں۔ نس ث چڑھانے سے مُراد یہ ہے کہ معمُولی یا باغ کی روشوں اور ٹوکوں پر جھاڑُو دینے سے جو باریک مٹّی اِکٹھّی ہو اُس کی دو چار ٹوکریاں کھاد کے اُوپر اِسطرح ڈلوائیں کہ وہ تمام سطح پر پھیل جاوے اِس کے اُوپر پھر بدستور کھاد ڈلوانی شروع کردیں جب کچھُ مقدار جمع ہوجاوے تو پھر مٹّی ڈلوادیں۔ اِس قِسم کی کھاد گڑھوں میں بھی جمع کراسکتے ہیں اور اُونچے اُونچے ڈھیروں کی صوُرت میں بھی۔ گڑھے کے چاروںطرف دو ڈھائی بالِشت اُونچی کچّی مُنڈیر بنوا دیں تاکہ زور کی بارش کے وقت آس پاس کا پانی بہ کر کھاد کے گڑھوں میں نہ جمع ہو جاوے۔ ورنہ کھاد کے اجزاء گھُل کر حرارتِ آفتاب کے ذریعہ بہت کچھُ اُڑ جاوینگے۔ کھاد ڈلوانے سے پہلے اگر گڑھے کی تہ میں پکّی اینٹیں یا روڑے کٹوا دیئے جاویں تو اَنسب ہے۔ اِس سے فائدہ یہ ہوگا کہ کھاد کے رقیق اجزاء زمین کے اندر سرایت نہیں کرجاوینگے۔ گڑھے کی تہ کے پاس دیواروں پر بھی دو دو فٹ کی اُونچائی تک چکنی مٹّی سے موٹا موٹا لپوادیں۔ تجربہ سے تحفّظ کھاد کے لئے یہ عمل نہایت مُفید ثابت ہوا ہے۔ اگر یہ دیکھیں کہ جس زمین میں فصل بونی ہے اُس کی مٹّی اعتدال سے زیادہ چکنی ہے تو کھاد مجموعہ کے ساتھ کسی قدر دریا یا کوُئیں کا موٹا اور چمکیلا بالُو ریت شامِل کردیں۔ یہ چکنی مٹّی کے مسَاموں کو کُشادہ رکھنے میں پوُری مدد دیگا۔ کھاد مجموعہ سال سوا سال کے اندر

قابل استعمال ہو جاتی ہے۔ کھاد کے گڑھے کے گرد کسیقدر اُونچا پُشتہ بنوانے کے بعد اگر اُس کے اوپر ایک ہلکا سا چھپّر ڈلوا دیا جاویگا تو بہُت بہتر ہوگا۔ اگر یہ عمل باغ یا باغیچوں میں کرنا مدِّ نظر ہے تو یہ خیال رہے کہ یہ گڑھا کسی ایسی جگہ واقع ہو کہ جہاں سوائے خاص مطلب کے کسی کا گزر نہو۔ نیز گڑھا بہت گول یا مربع ہو جسکے گرد خوبصورت جعفری لگواکر اُپر خوش وضع چھپّر چھایا جاسکے۔ اِس انداز کے بنگلے پر ایسی بیلیں چڑھائی جاسکتی ہیں کہ ہر ایک موسم میں ہری رہیں +

(۳) پتّوں کی کھاد۔ یہ ایک قُدرتی کھاد ہے جس سے بہت سہل طریق سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ موسم خزاں میں جب پت جھڑ ہوتا ہے اُس وقت پتّے جمع کرا کے کسی گڑھے میں ڈھیر لگوانے شروع کرادیں۔ اگر تھوڑا تھوڑا نمک کا چُورہ اُن پر چھڑک دیا جائے تو بہت مفید ثابت ہوگا اور انجام میں سارے اخراجات کی کسر نکال دیگا +

یہ کھاد خوب تخمیر ہوکر بوسیدہ ہو جاوے اُسوقت کام میں لانی چاہیے ایک سال کے اندر یہ قابل استعمال ہو جاتی ہے +

ایک صاحب اپنے ذاتی تجربہ سے پتّوں کی کھاد بنانے کی ایک نئی ترکیب لکھتے ہیں جسکا غالبًا عوام کو بہت ہی کم خیال ہوگا وہ فرماتے ہیں کہ پتّوں کو لیکر دو تین دن دھوپ میں خُشک کریں پھر لکڑی کی موگلی سے کُٹواکر اُن کا چُورا کرالینا چاہیئے۔ بعد ازاں لوہے کی چھلنی میں اُنھیں چھنوالیں مگر چھلنی کے سوراخ یا خانے بہت باریک نہیں ہونے چاہئیں

Leaf mould ؎

چھنا ہوا پتّوں کا چورا پتّوں کی کھاد سمجھنا چاہیئے - اور اس کھاد کو فی الفور استعمال کر سکتے ہیں - وُہی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کھاد مفید اور سریع التاثیر ثابت ہوئی ہے - بہر حال اس نئی ترکیب کا مزید تجربہ ہونا چاہیئے ؎

(۴) مٹّی کی کھاد - دیمک کے ٹیلوں (WHITE ANT HILL) کی مٹّی نہایت عمدہ کھاد ہوتی ہے - اِسے کیاریوں میں ڈلوا سکتے ہیں

(۵) سبز کھاد - سبز ترکاریوں کی کاشت کے لیئے "سبز کھاد" بھی نہایت مُفید ہوتی ہے - سبز کھاد عام طور پر اسطرح دیتے ہیں کہ سَن سَن - نیل - یا جنیت بو کر جب وہ کسیقدر بڑا ہو جاتا ہے تو حل چلا کر اُسے مٹّی کے نیچے کر دیتے ہیں - تھوڑے ہی عرصہ میں وہ گل کر مٹّی کے ساتھ آمیز ہو جاتا ہے - اور طاقت ور کھاد کا کام دیتا ہے -

لیکن یہ عمل وسیع رقبوں میں سہولیت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے - باغیچوں میں بہتر یہ ہے کہ مٹر بوئیے - سینگروں - سیم - اور کھاج وغیرہ پھلی دار پودوں سے جب پھلیاں اُتر چکیں اور کچھ باقی رہجاویں تو مع بیلوں کے اُکھڑوا کر وہیں یا جہاں سبز کھاد دینی منظور ہو خُوب پھیلوا کر چھ انچ مٹّی کے نیچے دبوا دیں - اُوپر سے اگر موسم خُشک ہو تو تھوڑا سا پانی بھی دلوا دیں تاکہ جگہہ تر ہو جاوے - بہت جلد یہ کھاد زمیں کو طاقتور اور زرخیز بنا دیگی - آک (مدار) کے پتّے اور اُسکی شاخوں کے ٹکڑے اور ناگ پھنی کے پھن اور

Green Manure or Earth Manure d.

اُس کے تنہ کے ٹکڑے اور ڈنڈا تھوہر کے ٹکڑے کیاریوں میں دبوا دینے بھی سبز کھاد میں شامل ہیں۔ مگر دبوانے سے پیشتر بہتر یہ ہے کہ اُنھیں دُرمٹ یا لکڑی کی موگلی سے کسیقدر کُٹوا دیا جاوے تاکہ دوبارہ اُنکے پھُوٹ نکلنے کا احتمال باقی نہ رہے۔ چُونکہ یہ کھاد زیادہ تیز ہوتی ہے اِس لئے بہتر ہے کہ اسکے ساتھ درختوں کی شاخوں کے (جو چھانگ کر پھینک دی جاتی ہیں) سبز پتے ناکارہ گھاس پلاس جو نلائی کیوقت اُکھاڑ دیجاتی ہے اور نیم خُشک شدہ بیلیں وغیرہ شامل کردیجاویں +

راکھ کی کھاد۔ زمین میں چُونے کا جُزو بھی سرسبزی کا باعث ہوتا ہے۔ جس زمین میں چُونے کا جُزو کم ہو اُس میں صرف لکڑی کی راکھ دینی چاہیئے۔ یا وہ چُونا جو خودبخود ہَوا سے کِھل گیا ہو پانی سے نہ بجھایا گیا ہو۔ زمین میں خالص راکھ کی کھاد دینے کے ایک ہفتہ بعد اور کھادیں دینی چاہئیں۔ کھاد مجمُوعہ یا اور کسی کھاد کے ساتھ چُونہ شامل نہیں کرنا چاہیئے ورنہ نوشاد کا جزو جو کھادوں میں ہوتا ہے اُسے چُونہ خارج کردیگا +

کھاد کے گڑھوں کی نسبت بہت سے اشخاص کی یہ رائے ہے کہ گہرے گڑھے کھُدواکر اُن میں کھاد ڈلواتے جاویں جب وہ اتنے بھر جاویں کہ قریب قریب معمُور ہوجاویں تو اُنھیں مٹی سے بند کرادیں۔ چُونکہ وہ سطح زمین کے ہموار ہونگے اِس لئے کسی کو مشکل

Ash manure ط

سے معلوم ہوگا کہ یہاں کیا ہے۔ اُوپر گھاس پلاس اُگ آویگی۔ اسطرح
سے کھاد ایک سال کے اندر قابل استعمال ہو جاتی ہے۔

(٦) رقیق کھاد۔ پتلی کھادیں ایسے پودوں کو دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے۔ جو خوب نشو و نما ہو رہے ہوں۔ کئی ولایتی سبز ترکاریوں کو رقیق کھاد دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً مارچوبا اور گوبھی کے حق میں رقیق کھاد بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ باغیچہ کے کسی دُور اُفتادہ گوشہ میں کسی آڑ کی جگہ میں زمین کے اندر ایک بڑا سا گھڑا یا خُم گاڑ دیں۔ اُس میں گائے بھینسوں کا گوبر اور بکریوں کی مینگنیاں۔ پرندوں کی بیٹ وغیرہ ڈالکر چھوڑ دیں اور ایک ڈنڈے یا بانس کی لکڑی سے خوب گھول دیں۔ پانچ چار دن بعد نترے ہوئے پانی کو باہستگی مٹی کے لوٹے یا ٹین کے کُوزہ سے نکال کر کسی برتن میں بھرتے جاویں۔ اس صاف پانی میں کسی قدر اور سادہ پانی آمیز کرکے پودوں کی جڑوں میں ڈالیں۔ اگر دیکھیں کہ یہ کھاد گاڑھی اور تیز ہے تو اور زیادہ پانی ڈال کر پتلی اور ہلکی کر لیں ورنہ نقصان متصور ہے۔ کسی ٹین کے ٹونٹی دار برتن سے جسکا مُنہ آگے سے کشادہ ہو کھاد پودوں کی جڑوں میں دینی چاہیئے۔ اگر مینگنیاں اور پرندوں کی بیٹ وغیرہ نہ ملے تو صرف گائے بھینسوں کا گوبر اور لید کا خُم میں گھول دینا کافی ہے۔ رقیق کھاد کی گاد ہرگز پودوں کی جڑوں میں نہ دی جاوے

Liquid manure. ۵۸

ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ یہ پلسٹر کا کام دیگی۔ اور پانی اور ہوا کے جڑوں تک پہونچنے میں کسی قدر سدِّراہ ہوگی اگر بے احتیاطی سے دیدی جاوے توفی الفور رہی سے جگہ کو گوڑ دینا چاہیئے۔ صابون اور ریٹھوں کو پانی میں گھولکر اور جھاگ اُٹھاکر پودوں پر چھڑکنا اور اُنہی جڑ دنہیں ڈالنا گویا رقیق کھاد دینا ہے۔ تمام اقسام کی گوبھی کے لیئے یہ کھاد نہایت فائدہ مند ہے اِس سے ایک تو کیڑے مکوڑے پودوں کے پاس کم آتے ہیں اور دُوسرے پودے خُوب نشو ونما ہوتے ہوتے ہیں۔ مگر کمزور اور بہت چھوٹے پودوں کو یہ کھاد ہرگز نہیں دینی چاہیئے

آبپاشی

IRRIGATION.

سبز ترکاریوں کی کاشت کے لیئے بالعموم کوؤں سے آبپاشی کی جاتی ہے اور بہترین طریقہ بھی یہی ہے۔ لوگوں کو حسبِ موقعہ و سہولیت اِختیار ہے کہ خواہ رہٹ سے پانی دیں یا نہر چرسے۔ چرمی ڈھیکلی۔ نل۔ بمبے۔ یا کسی اور کل وغیرہ کے ذریعہ زمین کو سیراب کریں کوئیں سے سینچنے سے بڑا فائدہ یہ مُتصور ہے کہ پانی کیاریوں میں اِعتدال کے مُطابق پہنچتا ہے۔ اگر کہیں نہر کا پانی دینا ہو تو مُقدم احتیاط یہ رکھیں کہ پانی زیادہ نہ دیا جائے ورنہ بہت سی خرابیاں واقع ہونگی۔ جن کی تشریح اِس موقع پر ضرُوری معلوُم نہیں ہوتی۔ بالعُموم اپنی جہالت اور لاپروائی کے سبب لوگ نہروں کے پانی پر اِلزام لگاتے ہیں۔ مگر یہ تُہمت غلط ہے۔ کوؤں سے پانی دیتے وقت کچھ

جسمانی محنت بھی کرنی پڑتی ہے اِس لئے جہاں ایک کیاری تر ہوئی اُسی وقت پانی بند کر کے دُوسری میں موڑ دیتے ہیں مگر نہر کے پانی کو اندھا دُھند چلنے دیتے ہیں یہانتک کہ کیاریاں خاصی ڈُبکی لگانے کے قابل ہوجاتی ہیں - اِس حالت میں مٹّی اعتدال سے زیادہ گھُل جاتی ہے اور پَودوں کی خوراک کے اجزاء کئی صُورتوں سے بہت جلد خارج اور ختم ہو جاتے ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں زمین کمزور پڑ جاتی ہے - بعض چھوٹے چھوٹے باغیچے جہاں آب رسانی کا کام جاری ہے نل کے پانی سے بھی خُوب تر ہو سکتے ہیں - اِس صُورت میں بھی اعتدال مدِ نظر رکھنا چاہیئے - جن کھیتوں یا کیاریوں میں بارش کا پانی زیادہ دیر تک کھڑا رہتا ہے اور کافی ڈھال نہ ہونے یا تہ زمینوں کے سخت ہونے کے سبب وہیں جمع رہتا ہے یا بہت دیر میں خُشک ہوتا ہے وہ در حقیقت پَودوں اور بیلوں کو حد سے زیادہ گزند پُہنچاتا ہے - بارش کا پانی پَودوں پر خواہ کِتنا ہی پڑے چنداں نُقصان نہیں کرتا - لیکن جب وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور جڑوں میں مرنے لگتا ہے تو نباتات کے حق میں ضرر رساں ثابت ہوتا ہے - پس ابتداء سے ہی یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ کیاریوں کی ڈھال اور نہ زمین دُرست ہو ۔

تخم ریزی اور پنیری لگانا

SEED SOWING AND TRANSPLANATING.

فصل کی عمدگی کا دار و مدار بیجوں پر ہُوا کرتا ہے - اگر بیج عمدہ
طاقتور اور صحیح و سالم ہونگے تو پَودے بھی بہر صورت تناور اور اچھے
پیدا ہونگے ورنہ بصورت دیگر پودے ناقص اور مریض برآمد ہونگے
ہمارے ہاں بالعموم بیجوں کے حاصل کرنے اور انتخاب کرنے میں
بہت کم توجّہ کی جاتی ہے - جہاں سے جیسے بیج ملے لے آئے اور
بو دیئے - ممالک یورپ میں تخم فروشی کے بڑے بڑے کار خانے
لاکھوں کروڑوں روپیہ کے سرمایۂ سے بڑی عمدگی کے ساتھ چل
رہے ہیں - ان کار خانوں کا محض یہی کام ہے کہ ہر قسم کے تخم
ہر دیار و امصار سے منگواویں یا خود پیدا کرا کے انھیں بحفاظت
تمام رکھیں اور حسب فرمایش اپنے وطن اور ممالکِ غیر کو بہم پہنچاویں -
ان کے گماشتے جو اس کام میں بہت مشاق ہوتے ہیں ہمیشہ اعلےٰ
درجہ کے تخم خریدتے ہیں اور خوب غور سے دیکھ لیتے ہیں کہ ان میں
کسی قسم کا نقص تو نہیں ہے - خام نیم پختہ یا کرم خوردہ اور کہنہ بیجوں کو
وہ ہاتھ نہیں لگاتے - پس اگر عمدہ فصلیں بونی مدّ نظر ہیں تو مقدم
کام یہ ہے کہ اچھے بیج بوئے جاویں - اس وقت ہمارے بازاروں
میں جسقدر سبز ترکاریاں دیسی بیجوں کی پیداوار ملتی ہیں وہ قریب

قریب سب بد ذائقہ اور نکمّی ہوتی ہیں۔ انھیں ترکاریوں کے مُعتبر تُخم فروش کارخانوں سے بیج منگواکر بوئیے یا جہاں سے عُمدہ بیج ملیں لیکر کاشت کرایئے پھر آپ کو خُود بخُود صُورت شکل اور ذائقہ میں زمین و آسمان کا فرق معلُوم ہو جاویگا۔ ممالکِ یوروپ کے سوداگرانِ تخم ہر سال لاکھوں رُوپیہ کا ہندوستان سے صرف بیجوں کی تجارت کرتے ہیں اور اِس تجارت کو روز بروز ترقّی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ بیجوں کی قدر اور ماہیّت کو سمجھتے ہیں اور اِس تجارت کو فروغ دینے کے طریق جانتے ہیں *

دیسی ترکاریوں میں عُمدگی پیدا کرنے کے لِئے یہ ضرُوری ہے کہ یا تو ہم مُختلف مقامات سے جہاں وہ قابلِ تعریف پیدا ہوتی ہوں بیج منگواکر بوویں یا فصل کے موقعہ پر ایسے پودوں کو نگاہ میں رکھّیں جو سب سے اچھّے ہوں۔ اِن پودوں کو بیجوں کے لئے منتخب کر لینا چاہیئے۔ بیج ٹھیک وقت پر لِئے جاویں اور اُنھیں بحفاظت تمام رکھا جاوے۔ اِن بیجوں سے آیندہ فصل خاص احتیاط کے ساتھ بوئی جاوے اور پھر اُس فصل میں جو سب سے عُمدہ پودے ہوں اُن سے بیج حاصل کرکے دُوسری فصل میں زمین کو خُوب دُرست کرکے بوئے جاویں۔ اِسی طرح سے برابر کئے جاویں۔ اِس عمل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ فصلیں ایک سے ایک بڑھکر ہونگی۔ تنزل کے آثار ہرگز نمودار نہیں ہونگے۔ بہت جلد

ترکاریوں کی ساخت۔رنگ۔ ذائقہ میں نمایاں تفاوت ہوجاویگا۔ اس اصول کو "اصول انتخاب" کہا جاتا ہے۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ محض بیجوں کی عمدگی پر اکتفا کی جاوے۔ دیگر ضروری مراتب کا بھی لحاظ رکھنا لازمی امر ہے ٭

اس کتاب میں جو موسم ہر ایک ترکاری کی کاشت کے لیئے دیا گیا ہے اُس میں دو باتیں ملحوظ رکھی گئیں ہیں۔ یعنی بہت شروع کا موسم جبکہ تخم ریزی کرسکتے ہیں اور آخری سے آخری وقت جبتک بیج بو سکتے ہیں۔ بوتے وقت ہر شخص اپنی سہولیت کو سمجھ سکتا ہے اگر وسط ایام میں تخم ریزی کی جاوے تو بہت مناسب ہے مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہوسکتا۔ ایک ترکاری کو برابر موسم کے اخیر تک حاصل کرنیکے لیئے تخم ریزی ہفتہ ہفتہ یا دو دو ہفتہ بعد کرنی پڑتی ہے۔ البتہ بہت پہلے بونے سے زیادہ غور و پرداخت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہت پچھیتی فصل بونے میں جیسی کہ چاہیے کامیابی نہیں ہوتی۔ اگر موسم فہوالمراد اور زمین اچھی ہو تو اگیتی اور پچھیتی فصلوں میں بھی چنداں ناکامی نہیں ہوتی۔ مگر تخم ریزی کے لیئے بنگال۔ بہار۔ مدراس بمبئی۔ الہ آباد۔ لکھنؤ اور پنجاب میں بھی کسیقدر وقت کا تفاوت رکھنا پڑتا ہے۔ موسم سرما کی فصلوں کے لیئے ولایتی تخم بسا اوقات ممالک یوروپ سے جولائی اور اگست میں یہاں آجاتے ہیں۔ بہت سے اصحاب اُنھیں فی الفور بو دیتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ یاتو

بالکل اُگتے ہی نہیں یا اُگ کر مُرجھا جاتے ہیں۔ بات اصل یہ ہے کہ وہ بہت سرد ملکوں کے تخم ہوتے ہیں وہ یہاں جلدی بونے نہیں چاہئیں۔ البتہ ہمارے پہاڑوں پر جو سبز ترکاریاں ولایتی بیجوں سے بوئی جاویں اُن کا لحاظ اور طرح رکھنا چاہیئے۔ ہمارے پہاڑ سرد ہیں اور جو سبز ترکاری ولایت میں اپریل میں بوئی جاتی ہے وہی ہمارے پہاڑوں پر بھی اپریل میں بوئی جاسکتی ہے۔ مثلاً انگلستان کے میدانوں میں پھول گوبھی کی ایک فصل اپریل میں بوتے ہیں پس سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم اپنے پہاڑوں پر بھی اپریل میں پھول گوبھی بوسکتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے میدانوں میں اگر پھول گوبھی بونا چاہیں تو ہمیں اکتوبر تک انتظار کرنا پڑیگا۔ گویا ولایت کے سرد مقامات کی ترکاریاں ہمارے پہاڑوں پر قریب قریب یکساں وقت پر بوئی جاسکتی ہیں البتہ بعض ترکاریاں ایسی ہیں کہ زیادہ بلندی پر بغیر خاص تردد کے پیدا نہیں ہوسکتیں ؎

تخم ریزی کے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ کیسے بیج کتنی گہرائی میں بوئے جاویں۔ مثلاً مٹر اور باقلے وغیرہ کے بیج یا موٹے بیج دبیز گہرے بونے چاہئیں۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ اُن پر مٹی کا غلاف چڑھانا چاہیئے۔ چھوٹی اقسام کے بیجوں پر صرف برائے نام مٹی کا غلاف کافی ہے اور بہت ہی ننھے ننھے بیجوں پر نام کو مٹی چھڑک دینی چاہیئے۔ جس سے وہ ذرا ڈھک جاویں ؎

بیجوں کے اوپر مٹی کا غلاف چڑھانے کا یہ بھی ایک
اندازہ ہے کہ جتنے موٹے بیج ہوں اُتنی ہی موٹی مٹی
کی تہ اُن پر بچھادی جاوے۔ اصل مُراد یہ ہے کہ بیجوں کی جسامت
کے مُطابق اُنھیں کم یا زیادہ گہرائی میں بویا جاوے۔ موٹے اور
بہت کڑے بیجوں کو اکثر ایک آدھ دن پانی میں بھگوکر بونا چاہیئے +
اکثر ترکاریوں کی کاشت پنیری کے ذریعہ کی جاتی ہے اور پنیری
پہلے کسی چھوٹی سی کیاری یا گملوں میں بیج بوکر پیدا کی جاتی ہے
اِس کیاری اور گملوں کی دُرستی پر بیجوں کا آسانی سے پھُوٹنا اور عمدہ
پنیری کا پیدا ہونا مُنحصر ہوا کرتا ہے۔ بیج ایسی زمین میں اچھی
طرح سے اُگتے ہیں جو نرم اور طاقتور ہو اور اگر ابتداء میں اس زمین
میں پانی یا کھاد کی زیادتی ہو جاوے تو بیجوں کو صدمہ پہنچتا ہے اور
بہُت سے بیج اِس بے احتیاطی کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں۔
اگر اِس کیاری کی زمین ناقص اور سخت ہوتی ہے تب بھی بیج
مُشکل سے اُگتے ہیں۔ بیج بونے کے لیئے پنیری کی کیاری میں
سب سے اچھی مٹی دریاؤں یا ندّیوں کے کناروں کی دریا برآمد مٹی
ہوتی ہے۔ برسات میں جب دریا چڑھتے ہیں تو کناروں کے آس
پاس کی زمین غرقاب ہو جاتی ہے اور جب وہ اُترتے ہیں تو نئی
مٹی نکل آتی ہے۔ یہ نئی مٹی زیادہ تر پہاڑوں کی نہایت طاقتور
مٹی ہوتی ہے۔ جس میں کئی قسم کے معدنی اجزاء۔ نباتات اور

درختوں کی گلی ہوئی پتیاں شامل ہوتی ہیں۔ اِس مٹی کو اگر پنیری
کی کیاری یا پنیری کے گملوں میں ڈالا جاوے تو بہت بہتر ہے
بعض اوقات یہ مٹی کسیقدر سخت اور چکنی ہوتی ہے جس میں پانی
ٹھیک طور پر جلد جذب نہیں ہوتا۔ اِس صورت میں اسکے ساتھ
کسیقدر ریت یا اینٹوں کی سُرخی مِلا دینی چاہیئے۔ اگر اسقدر تردد کرنا
منظور نہ ہو تو عُمدہ ترکیب یہ ہے کہ تخم ریزی کے لئے پنیری کی
کیاریوں میں باغیچہ کی طاقتور مٹی کے ساتھ بوسیدہ پتّوں کی کھاد
دو چند اور کسیقدر موٹا بالو ریت مِلا دینا چاہیئے۔ اکثر یہ بھی کہا جاتا
ہے کہ محض پتّوں کی کھاد گملوں میں بھر کر یا زیادہ مقدار میں
کیاریوں میں ڈال کر پنیری بو دی جاتی ہے۔ اگر بالو ریت منگوانے
میں بھی دقت ہو تو صرف اینٹوں کی سرخی کا مٹی سے ساتھ اعتدال
کے مطابق مِلا دینا کافی ہوگا۔ پنیری لگانے کے لئے اینٹوں کی سُرخی
کو مویشیوں کے بول یا تالاب کی کسی قدر پتلی گاد سے تر کرکے
بوزن مساوی باغیچہ کی طاقتور مٹی مِلاکر کام میں لایا جاتا ہے۔ سُرخی
کے ساتھ کسیقدر ان بجھے ہوئے کوئلوں کا چُورہ بھی شامل کر دینا خالی
از منفعت نہیں ہوتا۔ تخم ریزی کے بعد پانی ٹین کے دستی فواروں
سے دینا چاہیئے ورنہ زور کے پانی سے مٹی بیجوں کے اُوپر سے
ہٹ جاتی ہے اور چھوٹے چھوٹے بیج یا تو اپنی جگہ سے اِدھر
اُدھر سرک جاتے ہیں یا بہت نیچے دب جاتے ہیں یہ دونوں

حالتیں مفید مطلب نہیں ہوسکتیں۔ تخم ریزی اگر ایسے وقت کی جاوے کہ جلد یا کسی قدر دیر بعد بارش کا احتمال ہو تو بہتر یہ ہے کہ یا تو گملوں ناندوں اور کھلے صندوقوں وغیرہ میں بیج بودیں یا اونچی چبوترہ نما کیاریوں میں تاکہ پانی سے بیجوں اور نازک پنیری کو گزند نہ پہنچے زیادہ بارش کے وقت گملوں کو سایہ میں رکھ دینا چاہیئے اور اونچی کیاریوں پر چٹائیوں یا لوہے کی ہلکی ہلکی چادروں کا سایہ کر دینا عین واجب ہے۔ اگر پنیری کے گملوں اور اونچی کیاریوں میں پانی کی نمی زیادہ معلوم ہو تو لکڑی یا کنڈوں یا پتّوں کی سرد راکھ بقدر مناسب تمام سطح پر پھیلوادیں ؁

گملوں میں بیج بوکر پنیری طیّار کرنے کی ایک ترکیب یہ بھی ہے کہ ضرورت کے مطابق باغیچہ کی عمدہ طاقت ور مٹّی گھڑوں یا بڑی بڑی کڑاھیوں میں ڈال کر پانی سے خوب گھول دی جاوے۔ مگر پانی زیادہ نہو۔ صرف اِس قدر کافی ہے کہ مٹّی پتلی ہو جاوے۔ زاں بعد اسے خوب پکاکر سرد کر لینا چاہیئے۔ پکانے سے مٹّی کی اصلی طاقت زائل نہ ہوگی۔ پکاتے وقت اگر گھڑوں یا کڑاھیوں کو ڈھانک دیا جاوے تو بہتر ہے زاں بعد اُس مٹّی کو گملوں میں بھر کر بیج بو سکتے ہیں۔ اِس ترکیب سے یہ فائدہ متصوّر ہے کہ مٹّی کے اندر جو بہت باریک کرم ہوتے ہیں وہ دُور ہو جاوینگے۔ اور پنیری کی جڑوں اور پتّوں کو نقصان نہیں پہنچا سکینگے۔ اِسی اصُول کے مطابق پنداووں کی

جلی ہوئی مٹّی گملوں میں بھر کر یا کیاریوں میں پھیلا کر تخم ریزی کر سکتے ہیں۔ یہ مٹّی بھی ایک اچھّی کھاد کا کام دیتی ہے +

تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تخم ریزی کے وقت اگر بیجوں کو ہاتھ کی ہتیلی پر رکھ کر اور کسیقدر خشک تمباکو (جو کھانے کے مصرف میں آتا ہے) اوپر ڈال کر دوسرے ہاتھ کی ہتیلی سے آہستگی کے ساتھ مل دیا جاوے اور پھر یہ بیج تمباکو کے بو دیئے جاویں تو موذی کرم انہیں ضرر نہیں پہنچاتے +

عمدہ اور ناقص بیجوں کی شناخت کی کئی ترکیبیں ہیں مگر سب سے بڑھکر ذاتی تجربہ ہے۔ دو چار مرتبہ جب بیج نگاہ اور ہاتھوں سے نکلجاتے ہیں اور اپنے سامنے بونے کے بعد اُگ آتے ہیں تو خود بخود اُن کا حسن و قبح معلوم ہو جاتا ہے۔ تاہم عام شناخت یہ ہے کہ جو بیج ہلکے اور بد رنگ ہونگے وہ خراب نکلینگے۔ بیج ہلکے یا تو کیڑوں کے کھانے سے ہو جاتے ہیں یا خام۔ نیم پختہ۔ یا اعتدال سے زیادہ خشک ہو جانے کے باعث۔ ہوا اور نمی کے سبب بیجوں کا رنگ سیاہی مائل یا بھوسلا سا ہو جاتا ہے۔ گرم پانی میں ڈالنے سے عمدہ اور وزنی بیج نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور ہلکے اوپر تیرنے لگتے ہیں۔ نیز گرم توے یا آگ پر ڈالنے سے اچھے بیج وہیں بھُننے شروع ہو جاتے ہیں اور نکمّے چٹخ کر اُڑ جاتے ہیں۔ امتحاناً تھوڑے سے بیج بو کر بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اگر کم پھوٹیں تو سمجھنا چاہیئے کہ

ناقص ہیں ورنہ عمدہ - اِس صورت میں موسم کا لحاظ ضرور رہنا چاہئیے بے وقت یہ آزمایش نہ کی جاوے ؛

پنیری اُکھاڑنے اور لگانے میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے - اُکھاڑتے وقت یہ لحاظ رہے کہ جڑیں کٹنے یا ٹوٹنے اور مُڑنے نہ پاویں - بہتر یہ ہے کہ یوروپین اصحاب کی کھانے کی میز کا ایک کانٹا خرید کر اُس کو کام میں لایا جاوے - اِس کانٹے کے ذریعہ بآسانی پنیری کی جڑوں کے گرد مٹی کو گوڑ کر اُسی کے سہارے سے پنیری باہر نکال سکتے ہیں - پہلے مٹی کو گوڑنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ جڑوں کے باریک سوت کے مانند ریشے کٹنے سے بچ جاویں گے - ہاتھ سے ہلاکر اور جھٹکے دے دے کر پنیری کو اُکھاڑنا نہیں چاہیئے ؛

جب پنیری کو ایک ایک کرکے علیحدہ کیا جاوے تو جلدی نہیں کرنی چاہیئے ورنہ پودوں کو نقصان پہنچے گا - پنیری لگانے کا طریق عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ قطاروں پر اُنگلی سے سوراخ نکالا اور اُس کے مُنہ پر پنیری کے وسطی حصے کو رکھ کر اُنگلی سے دبا دیا - اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پنیری کی جڑ اُوپر کو اُٹھ جاتی ہے اور سیدھی زمین کے ساتھ پیوستہ نہیں ہوتی - اِسی وجہ سے اکثر پودے مارے جاتے ہیں اور بعض بہت کمزور رہجاتے ہیں - اُنگلی سے بھی سوراخ کرنے سے سوراخ یکساں نہیں ہوتا - ولایت میں پنیری کے سوراخ نکالنے کے لئے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں خاص ترکیب سے بنائی جاتی ہیں - جن سے سوراخ یکساں نکلتا ہے -

اور اُن پر اِنچوں کا اندازہ ہوتا ہے جِتنا گہرا سوراخ نکالنا چاہیں نکال سکتے ہیں۔ اگر اِس کو استعمال کیا جاوے تو بہت بہتر ورنہ اِس مطلب کے لئے دو چار لکڑیاں خود بنوا سکتے ہیں۔ پنیری کو سوراخ کے اندر دابنے سے پہلے ہاتھ سے سیدھی کر لینی چاہیئے تاکہ جڑ سیدھی زمین سے مِلجاوے۔ گو یہ کام کسی قدر توجہ اور محنت طلب ہے مگر اِس کے فوائد کثیر ہیں +

حفاظت و شناخت تُخم

SEED TESTING & SEED STORAGE.

بیجوں کو بحفاظت تمام رکھنے کی ہمارے مالیوں کو چنداں پرواہ نہیں ہوتی وہ سمجھتے ہیں کہ اِس بارہ میں کوئی خاص تردّد کرنا فضول ہے سبز ترکاریوں کے بیج یا تو وہ کسی طاق میں معمولی پھٹے پُرانے کپڑے کی پوٹلی میں باندھکر رکھ چھوڑتے ہیں یا کسی تھیلی میں ڈال کر لٹکا دیتے ہیں یا مٹّی کے گھڑوں اور ہانڈیوں میں بھر کر ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ اِس طرح بیج خراب ہو جاتے ہیں اور اُن کی اصلی قوتِ نمو بہت کچھ زائل ہو جاتی ہے۔ ولایت سے جو تُخم آتے ہیں وہ بہت حفاظت سے بکسوں میں بند ہو کر آتے ہیں تاکہ اُن کو ہوا اور نمی نہ پہنچ سکے ایسے بکس چاروں طرف سے بند ہوتے ہیں یا اُن کے مُنہ پر خوب پھنسا ہوا پیچدار ڈاٹ لگا ہوا ہوتا ہے۔ اگر ایسے بکس

مل سکیں تو بہتر ورنہ بوتلوں میں بیج رکھ کر کاگ سے اُنھیں اِس طرح بند کر دیں کہ ذرا بھی ہوا اندر نہ جا سکے۔ کاگ اور بوتل کا مُنہ ایک ہو جاوے۔ پھر اُن بوتلوں کو ایسے کمروں میں یا ایسی جگہ رکھنا چاہیے کہ جہاں گرمی یا سیل نہ ہو۔ شوردار کوٹھریوں یا مرطوب مقامات میں تُخم ہرگز نہیں رکھنے چاہئیں۔ جب ضرورت ہو بیج نکال لیں۔ مگر پھر کامل احتیاط سے فی الفور اُنھیں بند کر دیں۔ بوتلوں میں بیج بھرنے سے پہلے اِنھیں پانی سے صاف کر کے دُھوپ میں خُشک کر لینا چاہیے۔ کاگ اچھّا ہو کہیں سے گلا سڑا نہ ہو ورنہ ہوا کو اندر جانے سے روک نہیں سکے گا۔ اگر تُخم فروشوں سے بیج منگوائے جاوینگے تو یا تو وہ چاروں طرف سے بند بکسوں میں آوینگے یا پولنڈوں میں جو کاغذ اور موم جامہ وغیرہ سے خُوب بند ہوتے ہیں۔ ایسے تُخم اُس وقت نکالنے چاہئیں جبکہ نکالتے ہی بُو دیئے جاویں۔ کھُلے رکھنے سے نقصان متصور ہے +

موذی کیڑوں اور جانوروں کے دفعیہ کے طریق

NOXIOUS INSECTS & PESET.

موذی کیڑے مکوڑے۔ جانور اور پرند زیادہ تر پھَل اور پھُولوں

کو نقصان پہنچاتے ہیں مگر سبز ترکاریوں کو بھی کم وبیش آزار پہنچانے
میں حسب موقعہ وہ کوتاہی نہیں کرتے۔ سبز ترکاریوں پر مختلف اقسام کے
کرم طرح طرح کی سونڈیاں۔ مچھر۔ مکھیاں۔ چیونٹیاں۔ اور ٹڈے ٹڈیاں زیادہ تر
حملہ آور ہوتی ہیں ؛

پرندے۔ چڑیاں۔ کوے۔ فاختہ۔ مینا۔ بلبل۔ وغیرہ پرندوں سے سبز ترکاریوں
کی کیاریوں کو صرف تخم ریزی کے وقت بچانے کی ضرورت ہوتی ہے
بعد ازاں اُن سے بہت کم اندیشہ رہتا ہے۔ اکثر یہ کیا جاتا ہے کہ فصلیں
بونے کے وقت دس پندرہ دن کے لیئے لڑکے رکھ لیئے جاتے ہیں
تاکہ وہ دن میں کھیتوں یا باغیچوں میں برابر چکر لگاتے رہیں اور
غل مچاکر یا بانس کے کھٹکے سے پرندوں کو اڑاتے رہیں۔ یہ طریق
بہت اچھا ہے۔ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اُن کیاریوں میں جن میں بیج
بوئے جاتے ہیں ایک لکڑی گاڑ کر اُسپر ایک اُلٹی ہانڈی کو رکھدیتے
ہیں جسکا پیندا خوب سیاہ کر دیا جاتا ہے۔ اس سے درحقیقت پرندے
بہت کچھ خوف کھاتے ہیں۔ شاید وہ یہ سمجھتے ہوں کہ کوئی چوکیدار کالی
پگڑی باندھے پہرے پر ڈٹا کھڑا ہے۔ نیز اگر کیاریوں کے پاس کوئی
درخت ہوتا ہے تو اُس میں ٹین کا کھٹ کھٹا لٹکا دیتے ہیں اور اُس
میں ایک لمبی سی رسّی باندھ دیتے ہیں جسے کھینچنے سے زور زور سے
کھٹ کھٹ ہونے لگتی ہے اور آس پاس کے پرندے فی الفور اڑ
جاتے ہیں۔ بعض اشخاص کیاریوں میں بیج بوکر اور چھوٹی چھوٹی لکڑیاں

Birds ط

گاڑ کر اُن پر جال پھیلا دیتے ہیں بالخصوص یہ عمل مٹر کی کیاریوں میں کیا جاتا ہے - یہ طریق بھی بہت اچھا ہے - اگر بیجوں کے ساتھ کسیقدر سوئے کے بیج شامل کرکے بوئے جاویں تو پرندے کیاریوں کے پاس نہیں آتے جب سویا اگ آوے تو اُسے اکھاڑ ڈالیں یا ساگ بنالیں یا سبز کھاد کے طور پر وہیں کیاریوں میں ڈال دیں - خار دار شاخیں پنیری کی کیاریوں پر ڈالنے سے کسی قدر امن رہتا ہے +

(گلہریاں و چوہے) گلہریاں اور چوہے بھی سبز ترکاریوں کی کیاریوں کو زیادہ تر اسی وقت تک گزند پہنچاتے ہیں جبتک کہ بیج پھوٹ کر کچھ اونچے نہیں ہو جاتے - یہ جانور مٹر - لوبیئے - اور اقسام سیم کے بیجوں کو کھانے کے لئے بڑی جستجو سے کھودتے اور کریدتے ہیں - اگر ان بیجوں کو میٹھے تیل میں تر کرکے اور سیندور سے رنگ کر اگر بویا جاوے تو چوہے گلہریوں اور پرندوں کی دستبرد سے بالعموم بچ رہتے ہیں +

جنگلی چوہے وغیرہ زیادہ تر ان کھیتوں اور باغ باغیچوں میں مسکن گزیں ہو جاتے ہیں جن کی غور و پرداخت کم ہوتی ہے اور جن میں انسان کا ہاتھ کم کام کرتا ہے اور قدم گاہے ماہے پڑتا ہے - چوہوں کو بھگا دینے کی مؤثر ترکیب یہ ثابت ہوئی ہے کہ اُن کو دق کیا جاوے اور چین سے نہ رہنے دیا جاوے - مثلاً کبھی اُن کے بلوں میں پانی چھڑوا دیا جایا کرے کبھی بلوں میں کوٹ کوٹ کر روڑے - اور مٹی بھروا دی جایا کرے - اگر وہ زیادہ ہوں تو چوہے دانوں میں پکڑوا کر بہت دور چھڑوا دینے چاہئیں +

سیاہ چیونٹیاں اور بڑے چینٹے - تخم ریزی کے بعد جبتک کہ بیج پھوٹ نہ آویں سیاہ چیونٹیاں اور بڑے چینٹے جن کی دُم اوُپر کو اٹھی ہوئی ہوتی ہے بیجوں کو چُن چُن کر اپنے بلوں میں یجاتے ہیں - جن بیجوں میں تیل ہوتا ہے اُن کی جانب یہ سب سے پہلے متوجہ ہوتے ہیں - ان سے بیجوں کو محفوظ رکھنے کی مُوثر ترکیب یہ ہے کہ گملوں کو مٹی کی طشتریوں میں جن میں پانی لبالب بھرا ہوا ہو رکھدیا جاوے اور کیاریوں کی سطح کو تر رکھا جاوے خُشک نہ ہونے دیں - نیز یہ خیال رکھیں کہ کیاریوں کے پاس چیونٹیوں اور چینٹوں کے بل نہوں بیجوں کے پھُوٹ آنیکے بعد سیاہ چینٹیوں اور چینٹوں کا خطرہ کم ہو جاتا ہے +

دیمک - نہایت مُوذی چیُونٹی ہے - سبز ترکاری کو یہ زیادہ نقصان نہیں پہنچاتی مگر ترکاری کی بیلوں کے نیچے جو درختوں کی شاخوں وغیرہ کی ٹیکن دیجاتی ہے اُن پر یہ چڑھائی شروع کر دیتی ہے - اِس سے ٹیکوں کو محفوظ رکھنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ ٹیکیں گاڑنے سے پہلے اُن کے سروں کو جس طرف سے کہ وہ زمین میں گاڑنے ہوں گرم چیڑھ کے تیل یا کولتار میں ڈبو دیا جاوے - چیڑھ کا تیل برش یا کپڑے سے ٹیکوں کے سروں کو لگانے میں یہ نُقص باقی رہ جاتا ہے - بیچ بیچ میں جہاں تیل یا کولتار نہیں لگتا وہاں دھبے باقی رہ جاتے ہیں اُن مقامات سے دیمک لکڑی میں بآسانی سُوراخ کریتی ہے اور اندر ہی اندر گھُن کی طرح لکڑی کو کھوکھلا کرنا شروع کر دیتی ہے -

White ants   Black ants

تیل یا کولتار ٹیکوں کے سروں پر اِس انداز سے لگایا جاوے کہ سطح زمین سے اوپر کے بھی کچھ حصّہ پر کولتار دکھائی دیتا رہے +

دیمک کے دفیعہ کی سب سے بہتر ترکیب یہ ہے کہ باغ یا کھیت میں دیمک کے بِل تلاش کرا کے کھُدوانے شروع کیئے جاویں اور بیچے سے بڑی دیمک کو نکلوا کر اُس کا قلع و قمع کرا دیا جاوے۔ بعض بعض پُرانے اور بڑے بڑے دیمک کے ٹیلوں کے نیچے سے دو دو چار چار بڑی دیمکیں نکلتی ہیں۔ اُن کے دفع ہو جانے پر دیمک فی الفور مُنتشر ہو جاتی ہے۔ لیکن بڑی دیمک کے نکلوا دینے کے بعد بِل کی بہت سی مٹی جسمیں چھوٹی دیمک شامل ہوتی ہے نکلوا کر دُور پھکوا دینی چاہیئے۔ ورنہ کچھ عرصہ بعد پھر بڑی دیمک موجود ہو جاویگی اور اِن مُوذی جینوؤں کا خاتمہ نہیں ہوگا +

دیمک کے بلوں میں ایلوے کو پانی میں گھولکر ڈالنا پھر بلوں کو موٹے بالو ریت سے بھر دینا بہت کارگر ثابت ہوتا ہے۔ پودوں اور بیلوں کے اِرد گِرد جہاں دیمک کا گزر ہو پتھر کے تیل کو چھڑک دینے سے بھی بہت کچھ امن رہتا ہے۔ بعض اوقات دیمک کے بلوں میں بھی مٹی کا تیل چھوڑا جاتا ہے +

کیاریوں کو سیراب کرنے سے بھی دیمک دُور ہو جاتی ہے اور اس کے ٹیلوں کو ہموار کر کے اور اُن کا مُنہ کھول کر پانی کچھ دیر کے لئے موڑ دینا مطلب برآری کا باعث ہوتا ہے۔ پانی اُس وقت بند کیا جاوے جبکہ

سُوراخوں میں جذب کرنیکی گنجائش باقی نہ رہے۔ عام طور پر یہ بھی کیا جاتا ہے کہ مٹّی کے گھڑوں میں کنڈوں کے ٹکڑے مُنہ سے کچھ نیچے تک بھرکر کھیتوں اور کیاریوں میں گاڑ دیئے جاتے ہیں۔ جب دیمک کنڈوں کی وجہ سے گھڑوں میں بھر جاتی ہے تو اُسے نکال کر دیمک کو دُور پھینک آتے ہیں۔ اکثر ارنڈ کی کھلی یا ڈھاک کے خُشک پھُول ایسے مقام پر رکھ دیتے ہیں کہ جہاں سے پانی کاٹ کر کیاریوں میں دیا جاتا ہے اس عمل سے بھی دیمک بہت کچھ دفع ہو جاتی ہے۔ نیز کسی گھڑے میں آگ (مدار) کے دس بیس پتّے ڈال کر پانی بھر دیا جاتا ہے اور اُوپر سے تھوڑا سا نمک ڈال کر علیحدہ رکھدیا جاتا ہے۔ پانچ چار دن بعد یہ پانی پودوں کی جڑوں کے گرد کیقدر مٹّی ہٹاکر دینا پُر تاثیر پایا گیا ہے۔ پودوں کی جڑوں کے گرد خشک ہلدی پیسکر ڈالنے سے بھی دیمک نزدیک نہیں آتی۔ غرضکہ حسب موقعہ و وقت جو تدبیر آسان معلوم ہو کی جاوے +

ٹڈّی دل۔ کبھی کبھی ٹڈیوں کا بھی کھیتوں اور باغیچوں کے اُوپر سے گذر ہوتا ہے۔ جن مقامات پر یہ اُتر آتی ہیں وہاں سبزہ کا بہت نُقصان کرجاتی ہیں۔ سبز ترکاریوں کے کھیت یا کیاریاں ٹڈیوں کی یُورش سے اگر پُوری کوشش کی جاوے تو بہت کچھ محفوظ رہ سکتے ہیں۔ کیاریوں کے اُوپر گھاس پھُوس پھیلانے۔ چٹائیاں ڈالنے یا جال تاننے سے بہت کچھ حفاظت ہوسکتی ہے۔ نیز جسوقت ٹڈی دل

Locusts

نمودار ہو اُسی وقت کھیتوں اور باغیچوں میں ہوا کا رُخ دیکھکر لکڑیاں - بھوسہ اور پتّے وغیرہ جلا دیں - تاکہ دھُواں خُوب پھیلے - اِن لکڑیوں پر چیڑھ کا تیل اور درخت سیہنڈ کی ہری ہری ٹہنیاں بھی کاٹ کر ڈالی جاتی ہیں - اِس ترکیب سے ٹڈیاں نیچے نہیں اُترتیں - درخت سیہنڈ کا لاطینی نام (EUPHORBIA TIRUCALLI) ہے - اور انگریزی میں اِسے (MILKBUSH) مِلک بُش کہتے ہیں - یہ درخت بہت چھوٹا ہوتا ہے - اور اِس مُلک میں اکثر بطور باڑ لگایا جاتا ہے - اِس کا دُودھ بہت تلخ اور تیز ہوتا ہے اور اِس میں بڑی جھال نکلتی ہے - اِس کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے اور اِس سے کاٹھ کے چھوٹے چھوٹے کھلونے بنائے جاتے ہیں - اِسے ہر جگہ بطور باڑ لگا سکتے ہیں - بعض اصحاب آک (مدار) اور ڈنڈا تھوُہر کے پودوں کو بھی مِلک بُش (MILKBUSH) کہتے ہیں مگر اصلی مِلک بُش کا دیسی نام سیہنڈ ہے جسے بنگال میں لنکا سِج کہا جاتا ہے - عام طور پر ٹڈیاں آنے کے وقت ڈھول بجواتے ہیں - شور و غُل مچایا جاتا ہے - اور ہر ایک شئے سے جس سے کھٹ کھٹ یا کھڑ کھڑ کی آواز پیدا ہو سکے کام لیا جاتا ہے - غرضکہ مُراد یہ ہوتی ہے کہ ٹڈیاں[1] نیچے نہ اُتریں ✤

۵۲ مُوذی کیڑے مکوڑے - کئی طرح کے کیڑے مکوڑے سبز ترکاریوں پر حملہ کرتے ہیں - اِن سے بچاؤ کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ روزمرّہ کیاریوں اور کھیتوں میں چکر لگا کر پتّوں کے دونو طرف شاخوں اور

[1] جہاں ٹڈیاں رات بس جاتی ہیں وہاں علاوہ سبزہ کا نقصان کرنیکے انڈوں کی صورت میں اپنی نشانی چھوڑ جاتی ہیں - انڈوں سے چند ہفتوں کے اندر ہی چھوٹے چھوٹے ٹڈے نکل آتے ہیں اور یہ رہی سہی صفائی کرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں - لہٰذا انسب یہ ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے انڈوں کو اکٹھا کرا کے دُور جگہ گہرے گڑھے کھُدوا کر دبوا دیں

Insect pests ۵۲

بیلوں کے ہر طرف غور سے دیکھتے رہیں۔ جہاں کہیں کسی قسم کا موذی کیڑا نظر آوے فی الفور اُس پتّے یا شاخ کو قلم کرا کے اور دُور لیجاکر جلوا دیں یا ہاتھ سے اُٹھواکر دفع کرا دیں۔ صبح کا وقت اِس کام کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے کیونکہ اُس وقت موذی کیڑے مکوڑے سکڑے سمٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جوں جوں دن چڑھتا جاتا ہے وہ چست ہوتے جاتے ہیں۔ اوپلوں یا لکڑی کی راکھ کو پودوں اور بیلوں پر چھڑکنے سے موذی کیڑے مکوڑے دُور ہو جاتے ہیں +

دیسی تمباکو کے پتّوں کو پانی میں خوب جوش دیکر اور پانی کو سرد کرکے پودوں پر چھڑکنا بہت مفید ہے۔ اِس سے موذی کیڑے مکوڑے فی الفور غائب ہوجاتے ہیں۔ ریٹھوں کو پانی میں جوش دیکر اور پانی کو سرد کرکے پودوں پر چھڑکنا بھی بہت اچھا ہے۔ اس سے کیڑے مکوڑے معدوم ہو جاتے ہیں + سرسوں۔ رائی۔ اور ہل ہل کے بیجوں کو پیسکر اور پانی میں گھولکر پودوں پر چھڑکنا موذی کیڑوں کے دفعیہ کے لئے سریع التاثیر حکمت ہے + ہلدی کا سفوف بھی کرم آلودہ پتّوں اور بیلوں پر چھڑکنا سُودمند عمل ہے +

ولایت میں موذی کیڑے مکوڑوں کے دُور کرنے کے لئے دھوئیں اور کاجل کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ علاوہ کرم کُش ہونے کے نہایت مفید کھاد ہے۔ اِس کے استعمال کرنے کے دو طریق ہیں۔ ایک تو راکھ کی طرح پودے پر چھڑکنا۔ دوسرے اُس کی پوٹلی بناکر کسی پانی سے

بھرے ہوئے گھڑے یا خم میں چھوڑ دینا تا کہ اُس کا اثر تمام پانی میں ہو جاوے۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد اُس پانی کو پودوں پر چھڑکنا چاہیئے +

ہندوستان کے بازاروں میں اِس قسم کا دُھواں اور کاجل عام طور پر دستیاب نہیں ہوتا۔ ریل کے انجن کی چمنی یا کسی اور کل کے انجن کی چمنی کا کاجل اِس کام کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے +

لیتھو گرافک (پتھر پر چھپائی کے) چھاپہ خانوں میں رول دینے کے لئے زیادہ تر پڑیوں کی سیاہی برتی جاتی ہے جسے جہازی سیاہی کہتے ہیں۔ مشہور ہے کہ یہ دُخانی جہازوں کا کاجل ہوتا ہے اسے اگر پیسکر کام میں لایا جاوے تو مطلب برآری ہوسکتی ہے +

لہ انگریزی میں اِس دھوئیں کو (Soot) (سوٹ) کہتے ہیں۔ اور یہ زیادہ تر انجنوں کے دودکش سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یوروپ میں اِس کے خوب دام کھڑے کئے جاتے ہیں ۔ ہندوستان میں بظاہر اِسے کسی مصرف میں نہیں لایا جاتا +

باب دوم

موسمِ گرما کی ترکاریاں

OCHRO, OKRA, GOMBO, LADIES FINGERS,

HIBISCUS ESCULENTIS.

بھنڈی

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بھنڈی۔ بھنڈی توری۔ رام توری۔ وَھن رَس۔	اوچرو۔ اوکرا۔ گومبو۔ لیڈیز فنگرز۔

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
شروع مارچ سے اخیر جولائی تک	وسط اپریل سے وسط جُون تک

بیان و استعمال- بھنڈی کا استعمال زیادہ تر بطور ترکاری ہوتا ہے- چھوٹی چھوٹی بھنڈیوں کا آچار بھی ڈالتے ہیں- اِس کے پودے کی کوئی شے بھی بیکار نہیں .. اس کے پتّوں کو جلاکر باغیچہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی کھاد طیّار کی جاسکتی ہے- اِسکے تنہ سے نہایت عمدہ دیرپا اور ریشم کی مانند ریشہ نکلتا ہے- مگر بظاہر اِس مُلک میں کسی جگہ محض ریشہ کی غرض سے اِسے بویا نہیں جاتا- وجہ یہ ہے کہ جبتک متواتر تجربات سے یہ امر بوجہ احسن پایہ ثبوت کو نہ پہنچا دیا جاوے کہ سَن اور روئی وغیرہ کی طرح اِس کی کاشت نفع انگیز ہوسکتی ہے اور اس کی خریدو فروخت کا سلسلہ بھی جاری رہ سکتا ہے تب تک قیاس میں نہیں آتا کہ ریشہ حاصل کرنے کی مُراد سے اِس کی وسیع رقبہ میں کاشت کیجاوے

طریق کاشت- گو بھنڈی ہر قسم کی زمینوں میں بہ آسانی ہوسکتی ہے مگر طاقتور اور ایسی زمین میں جہاں پہلے سے خُوب کھاد پڑی ہوئی ہو- بہت عُمدہ پیدا ہوتی ہے اور کمالیت کے درجہ کو پہنچتی ہے- سخت زمین میں اِسکا پودا اچھی نشو ونُما نہیں ہوتا- پہلے کسی کیاری میں تُخم بوکر پنیری پیدا کرلینی چاہیئے- جب پودے ۴ یا ۵ انچہ اُونچے ہو جاویں اُس وقت کمزور پودوں کو اُکھاڑ کر پھینک دیں اور صحیح و سالم پودوں کو احتیاط سے نکالکر کیاریوں کی قطاروں پر لگادیں- قطاروں کا فاصلہ آپس میں دُو دُو یا ڈھائی فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے- اور پودے بھی ایک دُوسرے سے دُو دُو یا

ڈھائی ڈھائی فٹ کی دُوری پر لگانے چاہئیں - اکثر اشخاص بھنڈی کے بیجوں کو قطاروں پر ہی بو دیتے ہیں اور جب پودے ذرا اُونچے ہو جاتے ہیں تو اُنھیں بیچ بیچ میں سے اِس طرح اُکھاڑ ڈالتے ہیں کہ بقیّہ پَودوں کا آپس میں قریب دو دو ڈھائی ڈھائی فٹ کا فاصلہ رہ جاتا ہے - یہ طریق بھی خاصہ ہے - اور اِسی پر زیادہ عمل کیا جاتا ہے بعض کا یہ خیال ہے کہ پنیری کے ذریعہ بھنڈیوں کی کاشت میں جیسی کہ چاہیئے کامیابی نہیں ہوتی - مگر یہ صحیح نہیں ہے اگر لگاتار بھنڈیاں لینی مدِ نظر ہوں تو شروع مارچ سے اخیر جولائی تک میدانوں میں تین تین ہفتہ بعد بونے چاہئیں - اگر ایک فصل موسم کے شروع ہوتی ہے اور دوسری فصل موسم کے خاتمہ پر بوئی جاوے تب بھی بھنڈیاں بہت دیر تک اُترتی رہتی ہیں - پہاڑوں میں بھی کاشت کا طریقِ عمل یہی ہے وہاں جہانتک ممکن ہوسکے بھنڈیاں جنوب رویہ جگہ میں بوویں تاکہ حرارت آفتاب سے پَودے خُوب مستفید ہوتے رہیں ۔

جب موسم خُشک ہو تو چوتھے پانچویں دِن ضرور پانی دینا چاہیئے نیز حسبِ ضرورت نلائی کرتے رہیں ورنہ زمین کے سخت ہو جانے اور ناکارہ گھاسوں کے اُگنے کے سبب پودے خاطرخواہ ترقّی نہیں کرسکیں گے ۔

عام کیفیت - نباتات کی جس جنس میں بھنڈی ہے اُس میں ۳۸ اور چھوٹے بڑے پودے اِس ملک میں پائے جاتے ہیں - بعض محض خُوبصورت پھُولوں کے لیئے کاشت کیئے جاتے ہیں - بعض ترکاریوں کے

لیئے اور بعض مختلف علاقوں میں خود رَو پیدا ہوتے ہیں۔ اِنمیں سے ایک قسم کی بھنڈی سے بہت مُشابہ ہے اور اُس کا لاطینی نام ہائی بِس کس لونگی فولی اِس (HIBISCUS LONGIFOLIUS) ہے۔ اکثر مقامات میں اِسے کاشت کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر رکس برگ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ بھنڈی کی یہ قسم نہایت مقوی اور صحت کے حق میں بہت مفید ہوتی ہے + عام بھنڈیاں ہر سال بوئی جاتی ہیں۔ امریکہ سے جو تخم آتے ہیں اُن کی بھنڈیاں بہت عُمدہ اور نرم ہوتی ہیں۔ اُن میں بڑا وصف یہ ہوتا ہے کہ اُن کی جلد پر سفید رُواں نہیں ہوتا۔ انگلستان کی بھنڈیوں کی بھی کئی اقسام ہیں۔ مگر امریکہ کی بھنڈیاں افضل شمار کی جاتی ہیں۔ اگر ہمارے ہاں بھی عُمدہ بیج بوئے جاویں اور اچھّی طرح غور و پرداخت کی جاوے تو کسی حالت میں یہاں کی بھنڈیاں اور ممالک کی بھنڈیوں سے کمتر نہیں رہ سکتیں۔ بونے کے لیئے بیجوں کا یہ اندازہ رکھنا چاہیئے کہ ۵۰ گز لمبی قطار کے لیئے ۶ اونس تخم کافی ہیں۔ اسی اندازہ سے کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔ مثلاً سَوگز لمبی قطار کے لیئے ۱۲ اونس تخم درکار ہونگے۔ اور ۲۵ گز لمبی قطار کے لیئے صرف ۳ اونس بیج اکتفا کرینگے +

بھنڈیوں کے جن پودوں سے ریشہ نکالنا منظور ہوتا ہے اُنھیں پھُول آتے ہی کاٹ لیتے ہیں ورنہ ریشہ بہت کم۔ موٹا اور بھدّا برآمد ہوتا ہے۔ جب آپ تخم فروشوں سے بھنڈیوں کے بیج منگواویں تو دو قسم کے بیجوں کی جو امریکہ سے آتے ہیں ضرُور فرمایش کریں +

(۱) (WHITE VELVET) وائٹ ولوٹ +

(۲) (DWARF PROLIFIC OR DENSITY ڈوارف پرالی فک یا ڈِن سٹی) یہ اقسام نہایت خوبصورت اور خوش ذائقہ شمار کی گئیں ہیں۔ نیز اُن سے بھنڈیاں بھی افراط سے اُترتی ہیں +

ٹنڈس

CITRULLUS, VULGARIS (VAR) FISTULOSUS.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ٹنڈ۔ ٹینڈس۔ دل پسند۔	سائی ٹرلّس۔ ول گے رس۔ (نوع) فِس ٹیُو لوسَس +
(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط جُون سے اخیر جولائی تک	وسط مارچ سے وسط مئی تک

بیان و استعمال۔ ٹنڈس زیادہ تر ترکاری کے کام آتے ہیں۔ جبتک یہ کچے اور مُلائم رہتے ہیں اور جسامت میں بڑھ نہیں جاتے اور بیج بھی سخت نہیں ہوتے تب تک ترکاری کے مطلب کے لیئے اچھے خیال کئے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ اس کے بونے کی عمدہ ترکیب یہ ہے کہ کیاریوں کو خوب درست کر کے اور بوسیدہ کھاد مجوعہ ڈال کر دو دو تین تین بیج گز گز بھر کے فاصلے پر (اسطرح کہ چاروں طرف سے فاصلہ گز سوا گز سے

کم نہو) سوراخوں میں بوئے جاویں۔ اگر سارے بیج پھوٹ آویں اور قریب ۴۔انچ کے اونچے ہو جاویں تو کمزور پودوں کو اُکھاڑ ڈالیں۔ اور باقی بدستور رہنے دیں۔ اگر بیج کم پھوٹیں تو سوائے مریضانہ شکل کے پودوں کے اوروں کو نہ اُکھاڑیں۔ جب پودے پھیل جاویں تو احتیاط رکھیں کہ ناکارہ گھاسیں کیاریوں میں اُگنے نہ پاویں۔ مہینے میں تین چار مرتبہ اِس طرح سے گوڑ دیا کریں کہ پودوں کو نقصان نہ پہنچے۔ ٹینڈس ایسی زمین میں خوب پیدا ہوتے ہیں جسمیں اعتدال کے ساتھ ریت کا جزو بھی ہو۔ اِنھیں سخت اور بہت چکنی زمین ناموافق ہے۔ بونے سے پہلے اگر بیجوں کو دو تین دن تک پانی یا دودھ میں کسیقدر پانی ڈال کر بھگو رکھیں تو یہ جلد پھوٹ آوینگے +

عام کیفیت۔ وُڈ رد صاحب لکھتے ہیں کہ علاقجات گجرات اور سندھ میں موسم گرما میں ٹنڈس کو اِس طرح سے پیدا کرتے ہیں جیسے بنگال میں پانوں کو بھیتوں (پھونس کے بنگلوں) کے اندر پیدا کیا جاتا ہے مگر شمالی ہند میں اسطرح سے اُنھیں بویا نہیں جاتا۔ یہاں اُنھیں خربزے اور تربُوزوں کی طرح کُھلی کیاریوں میں بوتے ہیں ۔ زیادہ پانی دینے سے ٹنڈس کی فصل خراب ہو جاتی ہے۔ پانی صرف اُس وقت دیا جاوے جبکہ بیلیں مُرجھانے پر آجاویں۔ البتہ گوڑائی مہینے میں چار مرتبہ ضرور ہونی چاہیئے۔ جب پانی دینے کی ضرورت ہو تو پہلے کیاریوں کو گوڑ دینا چاہیئے۔ بعد میں پانی دیا جاوے +

پیٹھا

BENINCASA, CERIFERA (WHITE GOURD).

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پیٹھا - کُھنجا -	وائیٹ گورڈ -

موسمِ کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے وسطِ اپریل تک -	وسط مئی سے وسط جولائی تک -

بیان و استعمال - پیٹھے کی ترکاری یا رائتہ اسی وقت تک بنتا ہے جبتک کہ بہت چھوٹا رہتا ہے - جب بڑا ہو جاتا ہے تو اس سے مُربّہ بڑیاں اور مٹھائیاں وغیرہ تیار کی جاتی ہیں +

طریق کاشت - اس کی کاشت کے لئے ہلکی اور ایسی زمین انتخاب کی جاتی ہے - جس میں ریت کا جُزو معقول ہو - اگر کیاریوں میں موسم سرما کی کسی فصل کے لئے کھاد دی جا چکی ہو تو پھر پیٹھے کی کاشت کے لئے دوبارہ کھاد دینے کی ضرورت نہیں ہوتی - البتہ جہاں جہاں تخم بونے ہوں وہاں پہلے کسی قدر کھاد مجموعہ ڈال دینی چاہیئے - بعد ازاں سطح کو ہموار کرکے بیج چاروں طرف سے پانچ پانچ فٹ کے فاصلے پر بو دیں - ایک ایک جگہ تین تین چار چار بیج بونے چاہئیں - جب وہ پھوٹ کر کچھ اونچے ہو جاویں تو کمزور پودے

اُکھاڑ کر پھینک دیں اور باقی رہنے دیں۔ احتیاط رکھیں کہ کسی قسم کی گھاس یا خود رَو بیلیں پودوں کے نیچے اُگ کر اُن کی خوراک نہ ہضم کرنے لگ جائیں ✤

پہاڑوں میں بھی پیٹھا پیدا ہوتا ہے وہاں اِسے اِسطرح بوتے ہیں کہ چاروں طرف سے چھ چھ سات سات فٹ کے فاصلہ پر گڑھے کھود لیتے ہیں جن کی گہرائی تین تین فٹ ہوتی ہے۔ اِتنے ہی فٹ وہ لمبے چوڑے ہوتے ہیں۔ اِن گڑھوں کو مٹّی سے جس میں خُوب بوسیدہ گوبر کی کھاد ملی ہوئی ہوتی ہے بھر دیتے ہیں۔ پھر ان میں تین۳ تین۳ چار چار بیج بو دیتے ہیں۔ جب وہ پھُوٹ آتے ہیں تو اُن کو چھانٹ دیتے ہیں تاکہ بیلیں اچھی طرح سے پھیلیں۔ حسبِ ضرُورت نکائی اور آبپاشی کرتے رہتے ہیں ✤ بیلوں کے نیچے ٹیکیں ضرور دینی چاہئیں ورنہ پیٹھے اچھّے نہیں ہونگے ✤

عام کیفیت۔ دیہات کے باشندے اِس کی بیلوں کو اپنے چھپّروں پر چڑھا دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ عمدہ ترکیب ہے ✤

پھُوٹ

(CUCUMIS, MOMORDICA.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پھُوٹ۔	کوکیومِس۔ موموڈیکا۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط فروری سے اخیر مئی تک	شروع اپریل سے وسط مئی تک

بیان و استعمال- کچے پھوٹوں کی ترکاری بنتی ہے اور ان کے ٹکڑوں کو سرکہ میں ڈال کر یا اُنپر عرق لیموں نچوڑ کر استعمال کیا جاتا ہے۔ پکے ہوئے پھُوٹ خربزوں کی طرح کھائے جاتے ہیں +

طریق کاشت- تین تین چار چار فٹ کے چوگرد فاصلہ پر گڑھے کھود لئے جاویں جن کا طُول عرض اور عمق دو دو فٹ ہو۔ کھُدی ہوئی مٹّی کے ساتھ بوسیدہ کھاد مجموعہ ملاکر گڑھے بھر دیئے جاویں اور اُن کے عین وسط میں تین تین چار چار پھوٹوں کے بیج بو دیئے جاویں جب وہ چار پانچ انچ اُونچے ہو جاویں تو کمزور اُکھاڑ کر پھینک دیں اچھّے رہنے دیں۔ تھوڑے ہی عرصے میں بیلیں چلنے لگیں گی۔ آٹھویں دسویں نلائی کرنی چاہیئے اور شروع میں اگر موسم خُشک ہو تو چوتھے پانچویں پانی دیتے رہیں۔ جب پھوٹ دو تہائی پک جاویں تو پانی دینا کم کر دیں اور جب وہ بالکل پکجاویں تو پانی صرف اُس وقت دینا چاہیئے جبکہ بیلوں کے خُشک ہوجانے کا احتمال ہو۔ اگر پھُوٹ حدِ اعتدال سے زیادہ بیلوں میں نظر آویں تو اُنھیں کم کر دینا چاہیئے ورنہ وہ بیلوں کو کمزور کر دینگی اور خود ناقص رہ جاویں گے +

عام کیفیت۔ اگر عمدہ بیج حاصل کر کے چھوٹی اقسام کے پھُوٹ بوئے

جاویں تو وہ ترکاری کے مصرف میں زیادہ آسکتے ہیں۔ انکی کاشت کے لئے کمزور ریتلی زمین عمدہ خیال کی جاتی ہے۔ کھاد صرف وُہی دینی چاہیئے جہاں بیج بوئے جاویں۔ کیاریوں کی تمام سطح پر دینے کی کچھ ضرورت نہیں +

ککڑی

CUCUMIS UTILISSIMUS.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ککڑی	کوکیومس۔ یوٹی لِس سی مس۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط مارچ سے اخیر اپریل تک۔	وسط فروری سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال۔ ککڑیوں کی ترکاری بنائی جاتی ہے یا اُنھیں کچی کھاتے ہیں۔ بیج موسم گرما میں کئی اور چیزوں کے ساتھ پیسکر اور شیرہ و شکر ملاکر پیئے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر راکس برگ صاحب ایم۔ ڈی۔ تحریر فرماتے ہیں کہ صُوبۂ مدراس کے ایک علاقہ میں ککڑیوں کی زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔ وہاں اِن بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے اور یہ کھانے اور جلانے کے کام میں آتا ہے۔ نیز بیجوں کو وہاں

کے باشندے سُکھا کر پیس لیتے ہیں اور اِس آٹے کو کئی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ بیج بھُون کر اور چھلکے جُدا کرکے کوٹ پیئے جاتے ہیں اور اِس سفوف کو شکر ملا کر کھایا جاتا ہے۔ سالم ککڑیوں کو احتیاط سے بیلوں سے کاٹ کر لٹکا دیتے ہیں اور یہ مہینوں خراب نہیں ہوتیں مگر کاٹتے وقت اگر چھِل جاویں یا کہیں سے کٹ جاویں تو جلد ناقص ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے ہے کہ ککڑیوں کے بیجوں کا آٹا بہت مُقوی اور صحت کے حق میں مُفید ہوتا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اِس کی خورش عام ہو جاوے +

طریق کاشت۔ کسی قدر ریتلی زمین میں جس میں اچھّی طرح سے کھاد مجموعہ پڑی ہوئی ہو ککڑیاں خُوب پیدا ہوتی ہیں۔ طریق کاشت معمُولی ہے۔ چاروں طرف سے ایک ایک گز کے فاصلے پر تین تین چار چار بیج بو دیئے جاتے ہیں۔ پھُوٹ آنے پر زرد اور کمزور نکال دیئے جاتے ہیں باقی پودے رہنے دیئے جاتے ہیں۔ تھوڑے ہی دنوں میں بیلیں پھیلنے لگتی ہیں۔ خُشک موسم میں ہفتہ میں دو تین مرتبہ پانی دینا چاہیئے۔ شُروع میں نلائی کرنی ضرُوری ہے۔ یہ لازمی نہیں ہے کہ سوائے ریتلی زمین کے اور زمین میں ککڑیاں نہ بوئی جاویں جن زمینوں میں کدو کھیرے وغیرہ ہو جاتے ہیں اُن میں ککڑیاں بھی آسانی سے پیدا ہو جاتی ہیں +

عام کیفیت۔ اکثر ککڑی کی کیاریوں میں اور کئی موسم کی چیزیں

بو دی جاتی ہیں تا کہ ایک کے ختم ہونے پر دُوسری اور دُوسری کے خاتمہ پر تیسری طیار ہو جاوے - انگریزی میں اِس طریق کو مِکسڈ فارمنگ کہتے ہیں +

کھیرا

CUCUMIS SATIVUS-CUCUMBER.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کھیرا	کُکُمبر

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے آخیر جولائی تک } دیسی کھیرے	شروع مئی سے وسط جولائی تک } دیسی کھیرے
وسط اکتوبر سے وسط دسمبر تک } ولایتی کھیرے	شروع مارچ سے وسط جون تک } ولایتی کھیرے

بیان و استعمال - ترکاری - سلاد - رائیتہ وغیرہ - بیج موسم گرما میں کئی چیزوں کے ساتھ پیسکر ٹھنڈائی کے طور پر پیئے جاتے ہیں - ممالک یوروپ میں کھیروں سے کئی قیمتی چیزیں طیار کی جاتی ہیں +

طریق کاشت - کھیرے اگر باغیچوں - یا کھبتوں کی عُمدہ زمین میں بوئے جاویں تو اُنھیں کھاد کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی - تاہم اگر بیج بوتے وقت تھوڑی سی کھاد جہاں جہاں بیج بوئے ہوں دے دی جاوے تو فصل

Mixed farming. ۵ے

بہت اچھی ہوتی ہے مگر کھاد بوسیدہ گوبر اور پتّوں کی ہونی چاہیئے۔ زیادہ
تیز اور طاقتور کھاد نہ ہو۔ کیاریوں میں پانچ پانچ فٹ کے فاصلہ پر قطاریں
بنائی جاویں۔ اِن قطاروں کے اوپر یا دونوں جانب چھ چھ اِنچہ کی دُوری
پر بیج بود یئے جاہئیں جب وہ پھوٹ آویں تو نکمّے اور کمزور اکھاڑ کر پھینکدیں
اچھے رہنے دیں۔ جس وقت پَودے چھ اِنچہ بڑے ہو جاویں تو یا تو اُنھیں
مٹر کی طرح کھڑی ٹیکیں دیدیں یا زمین پر درختوں کی شاخیں بچھاکر یا
بانس کا ڈھانچ بناکر پھیلادیں۔ کھیروں کو بہت دیر تک بیلوں پر نہیں
رہنے دینا چاہیئے ورنہ پیدا وار میں کمی واقع ہو جاوے گی۔ نیز زیادہ دیر
بیلوں پر رہنے سے کھیرے پک جاتے ہیں اور کھانے کے قابل نہیں رہتے
اگر نہایت عمدہ کھیرے مطلوب ہوں تو بیلوں پر سے پھول کم کر دیں۔
اگیتی یعنی موسم گرما کی فصل کو دوسرے تیسرے پانی دینا چاہیئے۔ پچھیتی یعنے
برسات کی فصل کو پانی دینے کی بہت کم ضرورت پڑتی ہے۔ شروع سے ہی
خیال رکھیں کہ خار و خس کیاریوں میں جاگزین ہونے نہ پاوے +
عام کیفیت۔ یوروپ میں کھیروں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بعض
چھوٹے ہوتے ہیں۔ بعض بہت لمبے۔ بعض میانہ قامت کے۔ رنگتیں مختلف
ہوتی ہیں۔ ذائقہ میں بھی تھوڑا بہت فرق ہوتا ہے۔ اِن تمام اقسام کے
بیج اگر ہمارے میدانوں میں وسط اکتوبر سے وسط دسمبر تک بوئے جاویں
تو کامیابی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ولایتی کھیروں کی بیلوں کی جڑوں
میں جب وہ خوب پھیلنے لگیں تو کبھی کبھی پتلی کھاد دیدینے سے فائدہ

متصور ہے۔ جب تک بیلیں کیاریوں کی سطح پر پھیل نہ جاویں آٹھویں دسویں انھیں گوڑ دینا بہت ضروری ہے +

گول کھیرا

CUCUMIS SATIVAS VAR.

(GHERKIN.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گول کھیرا۔	گھرکن۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے آخر مئی تک	شروع اپریل سے وسط جون تک

بیان و استعمال۔ گول کھیرا در اصل جزائر غرب الہند میں اچھا پیدا ہوتا ہے مگر ہندوستان کی آب وہوا بھی اِسے خوب موافق ہے۔ یہاں عام طور پر جو گول کھیرا بویا جاتا ہے وہ در اصل دیسی کھیرے کی ایک قسم ہے۔ جزائر غرب الہند کا گول کھیرا اور چیز ہے۔ اِس کا آچار پڑا ہوا ہندوستان میں فروخت کے لئے بہت آتا ہے۔ انگریز اس کھیرے کو بہت پسند کرتے ہیں اور کئی طرح سے اِسے استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ دیسی گول کھیرا ہر ایک زمین میں جہاں اور ترکاریاں

بوئی جا سکتی ہیں پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر عام کھیرے کی نسبت اِسے کھاد زیادہ درکار ہے۔ پہلے کیاریوں میں کھاد مجموعہ ڈال کر انھیں اچھی طرح سے دُرست کر لینا چاہیئے۔ پھر پندرہ پندرہ انچ کے فاصلہ پر چھ چھ انچ اُونچی قطاریں بناکر دونوں جانب تین تین یا چار چار انچ کی دُوری پر دو دو تین تین بیج بوتے جاویں۔ جب بیج پھوٹ آویں تو ناکارہ پود کو اُکھاڑ کر پھینکدیں۔ تیسرے چوتھے دن قطاروں کے درمیان نالیوں میں پانی دیتے رہیں اور پانی دینے سے پہلے نگائی کر دیا کریں +

عام کیفیت ۔ دیسی گول کھیروں کی فصل صرف موسم گرما میں ہی ہوتی ہے ۔ برسات میں نہیں بوئی جا سکتی ۔ اگر دیر تک متواتر گول کھیرے حاصل کرنے مدِنظر ہوں تو بیج شروع مارچ سے اخیر مئی تک دو دو ہفتے بعد بونے چاہئیں +

کدو

CUCURBITA, MOSCHATA

PUMPKIN, REDGROURD, RED PUMPKIN.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کدو۔ میٹھا کدو۔ حلوا کدو۔	پمپ کن۔ رِڈ گورڈ۔ رِڈ پمپ کن۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے وسط جولائی تک	کمتر بلندی پر۔ شروع فروری سے اخیر مارچ تک ٭ زیادہ بلندی پر وسط مارچ سے اخیر مئی تک ٭

بیان و استعمال - ترکاری۔ آچار۔ حلوا وغیرہ۔ بیج ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں اور اِن سے روغن بھی نکالا جاتا ہے ٭

طریق کاشت۔ اسے بونے سے پہلے کھیتوں اور کیاریوں میں خوب کھاد دینی چاہیئے۔ کدو بونے کے دو طریق ہیں ایک یہ کہ کیاریوں میں تخم بو دیئے جاویں جب وہ اُگ آویں اور دو تین ابتدائی پتیاں بدل لیں تو اچھے اچھے پودے اُکھاڑ کر کھیتوں یا بڑی بڑی کیاریوں میں پانچ پانچ یا چھ چھ فٹ کے فاصلے پر بو دیں۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ پانچ پانچ۔ چھ چھ فٹ کے فاصلے پر گڑھے دو دو فٹ عمیق کھود کر پہلے خوب کھاد ڈالیں۔ پھر کھاد آمیز مٹی سے بھر کر اور کیاریوں کو ہموار کر کے اُن پر دو دو تین تین بیج بو دیں جب وہ پھوٹ آویں تو کمزور اُکھاڑ کر پھینک دیں باقی رہنے دیں۔ بہت جلد بیلیں تمام سطح پر پھیل جاوینگی۔ جو فصل مارچ میں بوئی جاتی ہے وہ گرمی کی فصل کہلاتی ہے۔ اُس کی بیلیں زمین پر پڑی رہنے دیں۔ مگر برسات کی فصل جو چھپتی بوئی جاتی ہے اُسکی بیلوں کے نیچے اگر ٹٹکیں نہ دی جاویں تو پانی اور زمین کی تری کے سبب جلد سڑنے لگ جاتی ہیں۔ ٹٹکیں یا جعفریاں مضبوط ہونی چاہئیں

کیونکہ کدو وزنی شے ہے۔ اگر چھپروں یا چھتوں پر کدو کی بیلیں چڑھا دی جاویں تو ٹیکوں کی کچھ ضرورت باقی نہیں رہتی۔ موسم گرما کی فصل کو حسب ضرورت تیسرے چوتھے خوب، پانی دینا چاہیئے۔ اور جب تک بیلیں تمام کیاری کو ڈھانپ نہ لیں نکائی پانچیں چھٹے ضرور کردی جاوے +

عام کیفیت - کدو کی اگیتی فصل بہت عمدہ ہوتی ہے - پہاڑوں میں تین ہزار سے چار ہزار فٹ کی بلندی تک اگیتی یعنے موسم گرما کی فصل کو ٹیکیں نہیں دی جاتیں۔ البتہ موسم برسات کی فصل کی بیلیں چھپروں یا بلندی پر چڑھا دیتے ہیں۔ مگر پانچ ہزار سے چھ ہزار فٹ کی بلندی تک دونوں فصلوں کو ٹیکیں نہیں دی جاتیں۔ یہ کدو بیلوں سے جدا کرنے کے بعد ایک ایک سال تک رکھا رہتا ہے اور ذرہ خراب نہیں ہوتا۔ بعض بعض کدو وزن میں تین من دس سیر تک اُترے ہیں۔ اِن کے وزن کا زیادہ ہونا بیجوں۔ زمین اور کھاد کی طاقت پر منحصر ہوا کرتا ہے

ولایتی کدو

CUCURBITA PEPO.

(SQUASH) VEGETABLE MARROW.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی کدو۔	سکویش (ویجی ٹے بل میرو)

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
کمتر بلندی پر۔ شروع فروری سے اخیر مارچ تک زیادہ بلندی پر۔ وسط مارچ سے وسط جون تک۔	وسط فروری سے وسط اپریل تک۔

بیان و استعمال۔ ترکاری۔

طریق کاشت۔ بجنسہ وہی ہے جو کدو کے بارہ میں لکھا گیا ہے۔ جس طرح میٹھے کدو کی اگیتی فصل کو ٹیکیں نہیں دی جاتیں اُسی طرح اسکو بھی نہیں دینی چاہئیں۔ بیلیں زمین پر خوب پھیلتی ہیں اور پھلتی ہیں اس کی پچھیتی یعنے برساتی فصل نہیں ہوتی۔ البتہ پہاڑوں میں زیادہ بلندی پر اس کی بیلوں کو بارش سے اسقدر گزند نہیں پہنچتا جسقدر کہ میدانوں میں۔

عام کیفیت۔ اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں اور یورپ میں اسے لوگ نہایت شوق سے کھاتے ہیں۔ ہندوستان میں انگریز اس کی نہایت قدر کرتے ہیں۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں اس کی کاشت آسانی سے ہوسکتی ہے۔ البتہ ہر سال نئے بیج تخم فروش کارخانوں سے منگوا لینے چاہئیں جو آسانی سے اور سستے مل جاتے ہیں۔ اس کدو کو جبتک نرم اور چھوٹا رہے استعمال کرسکتے ہیں۔ زیادہ بڑھجانے اور پک جانے پر سخت ہو جاتا ہے اور کھانے کے قابل نہیں رہتا۔ نیز توڑنے کے بعد یہ میٹھے کدو کی طرح رکھا نہیں جاسکتا۔ رکھنے سے یہ فی الفور خشک ہونا شروع ہو جاتا ہے اور تھوڑے ہی دنوں میں سکڑ سمٹ کر اس کے اندر بیج ہی بیج رہ جاتے ہیں۔ پہاڑوں پر اُسکی بیلوں کو چھپروں چھتوں اور جعفریوں

پر چڑھا سکتے ہیں +

لوکی

LAGENARIA ,VULGARIS.

BOTTLE GOURD.

ہندوستانی نام		انگریزی یا لاطینی نام
لوکی - گھیا -		باٹل گورڈ -
(میدانوں میں)	موسم کاشت	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے وسط اگست تک -		شروع اپریل سے آخر مئی تک -

بیان و استعمال - ترکاری - رایتہ - و آبی آچار - شیرینی - ادویات میں بھی استعمال کیجاتی ہے -

طریق کاشت - لوکیوں کی شکل مختلف قسم کی ہوتی ہے - کوئی گول - کوئی لمبی - اور کوئی چپٹی - اس کی کاشت کے دو طریق ہیں - یا تو ایک کیاری میں بیج بوکر پنیری لگالیں - جب پودے دو تین پتیاں بدل لیں تو انھیں اکھاڑ کر بڑی کیاریوں یا کھیتوں میں پانچ پانچ یا چھ چھ فٹ کے فاصلہ پر بو دیں - یا اسی قدر فاصلہ سے دو دو تین تین بیج اکٹھے سوراخوں میں بو دیں - جب وہ اگ آویں تو نکمے اکھاڑ کر پھینک دیں - اچھے رہنے دیں - جہاں جہاں بیج بوئے جاویں وہاں خوب کھاد مجموعہ دیدینی چاہیئے - شروع میں اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں دو تین مرتبہ پانی دینا چاہیئے - اور ساتھ کے ساتھ نلائی بھی کر دی جاوے - برسات کی

فصل قطاروں پر بوویں اور بیلوں کے نیچے ٹیکوں کا دینا اشد ضرُوری ہے۔ برسات میں لوکی کی بیلوں کو چھپّروں پر بھی چڑھا دیتے ہیں۔اس طرح دیر تک عمدہ لوکیاں اُترتی رہتی ہیں ۞

عام کیفیت۔ سخت زمین میں لوکیاں کم پیدا ہوتی ہیں۔پہاڑوں میں ان کی کاشت کے لیئے کشادہ جگہ انتخاب کرنی چاہیئے تاکہ دُھوپ سے بیلیں خوب مستفید ہوسکیں ۞

گھیا توری

LUFFA AEGYPTIACA.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گھیا توری۔	لفا ای جپ ٹی کا۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے وسط جولائی تک۔	وسط فروری سے اخیر مارچ تک

بیان و استعمال۔ ترکاری۔

طریق کاشت۔ اگیتی یعنے گرمی کی فصل کی بیلوں کو زمین پر پھیلنے دیا جاتا ہے۔ مگر پچھیتی فصل کو جو برسات کی فصل کہلاتی ہے ٹیکیں دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ زمین پر پڑے رہنے سے بیلیں سڑ جاتی ہیں۔ بیج دو دو تین تین اکٹھے لیکر تین تین فٹ کے فاصلہ پر بوویں

جب وہ دو تین ابتدائی پتیاں بدل لیں تو ناقص اُکھاڑ کر پھینک دیں
اور اچھے پودے رہنے دیں۔ یہ بہت جلد بڑھکر تمام کیاری میں پھیل
جاوینگے۔ برسات کی فصل کیاریوں میں جنکا باہمی پانچ پانچ یا چھ چھ
فٹ فاصلہ ہو اونچی قطاروں پر بوئی جاتی ہے۔ اِس فصل کے بیج قریباً
آٹھ آٹھ انچ کے فاصلہ پر بونے چاہئیں۔ جب پودے پانچ چھ انچ
اونچے ہو جاویں تو انھیں مٹر کی طرح ٹیکیں دینی چاہئیں۔ نیز بیلوں کو
درختوں۔ دیواروں۔ چھتوں چھپّروں اور احاطوں کی باڑ یا چار دیواری
پر بھی چڑھا دیا جاتا ہے۔ جہاں جہاں بیج بوئے جاویں وہاں بونے سے
پہلے خوب کھاد مجموعہ دینی چاہیئے۔ گرمی کی فصل کو تیسرے چوتھے پانی
دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نکائی حسب موقعہ کر دینی چاہیئے تاکہ کیاریوں
میں خار و خس پیدا نہ ہو جاوے +
عام کیفیت۔ توریوں کے بیجوں کو بیجوں کی توریوں میں ہی رہنے دیں
حسب ضرورت بونے کے وقت نکال کر کام میں لاویں۔ بیج عمدہ توریوں
سے حاصل کرنے چاہئیں۔ ورنہ دوسری فصل اچھی نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر راکس
برگ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے مختلف حصص میں نو
قسم کی توریاں پائی جاتی ہیں۔ بعض اقسام زیر کاشت ہیں۔ بعض خودرو
اور تلخ ہوتی ہیں یہ محض ادویات کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں +

کریلا

MOMORDICA, CHARANTIA.

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
مومورڈیکا چرنشیا۔	کریلا

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
شروع مارچ سے اخیر جون تک	شروع مارچ سے وسط جولائی تک

بیان و استعمال۔ ترکاری۔ آچار وغیرہ۔ تر اور خشک دونوں مصرف میں آتے ہیں۔ یوروپ کے اطبا کی رائے ہے کہ تازہ کریلوں کے عرق کی تاثیر کسی حالت میں مغربی عشبہ سے کم نہیں ہے +

طریق کاشت۔ بجنسہ وہی ہے جو گھیا توری کے لیئے لکھا گیا ہے۔ گرمی کی فصل کو ٹیکیں دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بیلیں زمین پر پھیلنے دیں۔ مگر برسات کی فصل کو قطاروں پر بودیں اور جب بیلیں پھیلنے لگیں تو یا تو انھیں دیواروں اور چھپروں وغیرہ پر چڑھا دیویں یا نیچے جعفریاں سی بناکر لگادیں تاکہ وہ پانی اور زمین کی سیل سے گل نہ جاویں۔ دوسری ترکیب بونے کی یہ ہے کہ بڑی بڑی کیاریوں میں اب ایک فٹ کے فاصلہ پر دو اونچی قطاریں بنادیں۔ ان قطاروں اور ان قطاروں کے درمیان کی نالی میں خوب کھاد مجموعہ ملا دینی چاہیئے

ان قطاروں پر نالی کی جانب بالمقابل - بیج - بو دیں۔ قطاروں کے دونوں جانب چھ چھ فٹ طول عرض کی کیاریاں بنانی چاہئیں انکے بعد پھر پہلے کی طرح دو قطاریں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر بناکر بیج بو دیں۔ اور اسی طرح سے زمین کی وسعت کے مطابق کرتے چلے جاویں۔ ابتداء میں پانی صرف نالیوں کو دینا چاہیئے۔ جب بیلیں چلنے لگیں تو قطاروں کی دونو جانب کیاریوں کی طرف اُن کا رُخ کر دیں۔ رُخ پھیرنے کے لیئے نالی میں سے تھوڑی مٹّی لیکر جڑوں کے اوُپر چڑھا دیا کرتے ہیں۔ اِس مٹّی کے دباؤ سے بیلوں کا رُخ پھر جاتا ہے۔ موسم گرما میں جب ہوا گرم چلنے لگے تو تیسرے چوتھے دن کیاریوں کو بھی علاوہ نالیوں کے تر کر دینا چاہیئے ورنہ بیلیں مُرجھا جاویں گی۔ جب تک بیلیں کیاریوں کی سطح کو ڈھانپ نہ لیں پانچویں چھٹے نکائی ضرور کر دینی چاہیئے۔ اِس طریق کاشت میں کھاد کم صرف ہوتی ہے۔ پانی ابتداء میں کم دینا پڑتا ہے اور زیادہ تردّد کی بھی ضرورت نہیں ہوتی ہے

عام کیفیت۔ پہاڑوں میں کریلوں کی کاشت کے لئے ایسی جگہہ انتخاب کرنی چاہیئے کہ جہاں دھوپ خوب آتی ہو۔ ہندوستان کے مختلف حصّوں میں کریلوں کی سات قسمیں پائی جاتی ہیں۔ زیر کاشت کم اور خود رو زیادہ ہیں۔ بن کریلے یا کگوڑے برسات میں بوئے جاتے ہیں۔ انھیں ٹٹکیں دینے کی ضرورت ہوتی ہے ◆

چھوٹی سیم

DOLICHOS. LABLAB. (COUNTRY FRENCH BEAN.)

انگریزی نام	ہندوستانی نام
کنٹری فرنچ بین۔	سیم۔ کھن۔ سیم۔ چھوٹی سیم۔

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
شروع مئی سے اخیر جون تک	شروع مئی سے اخیر جون تک

بیان و استعمال۔ ترکاری۔

طریق کاشت۔ باغیچوں میں اسے قطاروں پر بونا چاہیئے۔ جن کا آپس میں چھ چھ فٹ کے قریب فاصلہ ہو۔ تخم قریب آٹھ آٹھ انچہ کے فاصلہ سے بونے چاہئیں۔ گو کھاد دینے کی زیادہ ضرورت نہیں مگر تاہم جہاں جہاں بیج بونے ہوں اُن سوراخوں میں تھوڑی سی کھاد دیدینے سے پودے خوب بڑھتے ہیں۔ جب پودے پانچ چھ انچہ اُونچے ہو جاویں تو درختوں کی خشک چھڑیوں کی ٹیکیں لگا دینی چاہئیں۔ برسات میں پودے خوب بڑھتے ہیں۔ جب برسات ختم ہونے پر آتی ہے تو یہ پھول جاتے ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ بعد اُن سے پھلیاں اُترنے لگتی ہیں۔ جن دنوں کُہر اور ٹھنڈ زیادہ پڑتی ہے اُن دنوں پھلیاں اُترنی بند ہو جاتی ہیں۔ اگر بیلیں بچ رہیں تو موسم بہار میں پھر پھلنی شروع ہو جاتی ہیں +

اُودی سیم

MUCUNA CAPITATA
&
MUCUNA NIVEA.

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
میوکیُونا- کے پی ٹے ٹا-	اُودی سیم-
میوکیُونا- نی وی آ-	کھماچ

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
اپریل-	وسط اپریل سے وسط جُون تک-

بیان و استعمال- ترکاری-

طریق کاشت- کیاری میں پانچ پانچ یا چھ چھ فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنا کر ۶ × ۶ انچہ کے فرق سے بیج بو دیں- جب وہ اچھی طرح سے پھُوٹ آویں تو ناقص اُکھاڑ کر پھینک دیں- اچھے رہنے دیں- جب پودے چھ چھ انچہ کے قریب اُونچے ہو جاویں تو درختوں کی خشک شاخوں کی ٹیکیں لگاویں تا کہ بیلیں اُن پہ چڑھ سکیں- جبتک موسم خشک رہے تب تک کم از کم ہفتہ میں دو مرتبہ ضرور پانی دیدیا کریں- برسات میں زیادہ تردد کی ضرورت نہیں ہوتی- البتہ نکائی حسب موقعہ ضرور کرتے رہیں- اِن بیلوں سے وسطِ ستمبر سے پھلیاں اُترنی شروع ہو جاتی ہیں اور

اخیر نومبر تک بلکہ اگر زیادہ ٹھنڈ نہ ہو تو وسط دسمبر تک اترتی رہتی ہیں۔
عام کیفیت - اِن دونوں اقسام کی سیموں کی جلد پر نرم اور سیاہ
مخمل کی مانند رُواں ہوتا ہے اگر رُواں ہاتھ سے مَل دیا جاوے تو
جلد چکنی نکل آتی ہے - اگر نرم نرم پھلیاں پکائی جاویں تو ذائقہ بجنسہٖ
فرنچ (ولایتی سیم) جیسا ہوتا ہے - دونوں اقسام کی پھلیاں بہت کچھ
ہم شکل ہوتی ہیں - مگر خشک ہو جانے پر اُودی سیم کی ایک پھلی
سے پانچ چھ سیاہ بیج نکلتے ہیں اور کھاچ کی ایک پھلی سے اُتنے ہی
خاکی رنگ کے تخم برآمد ہوتے ہیں ÷

چار کونی سیم

PSOPHOCARPUS TETRAGONOLOBUS.
GOA BEAN.

ہندوستانی نام		انگریزی یا لاطینی نام
چار کونی سیم		گو - بین ۔
(میدانوں میں)	موسم کاشت	(پہاڑوں میں)
شروع مئی سے اخیر جون تک		

بیان و استعمال - ترکاری ÷

طریق کاشت - بجنسہٖ وہی ہے جو مکھن بیج کے بارہ میں لکھا گیا ہے

عام کیفیت - شمالی ہند میں اس کی کاشت کم کی جاتی ہے - اگر کی جاوے تو کچھ وقت پیش نہیں آتی - اس کی پھلیاں چار کونی اور چھ انچ سے نو انچ تک لمبی ہوتی ہیں +

چچینڈے

TRICHOSANTHES ANGUINA

SNAKE GOURD.

ہندوستانی نام		انگریزی یا لاطینی نام
چچینڈے	موسم کاشت	سینک گورڈ (ا)
(میدانوں میں)		(پہاڑوں میں)
وسطِ اپریل سے وسط جولائی تک -		اپریل - مئی -

بیان و استعمال - ترکاری - اہل یورپ اِسے زیادہ تر استعمال کرتے ہیں +

طریق کاشت - کیاریوں کو خوب درست کر کے اُن میں قریب چھ چھ فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنالیں - اُن پر چھ چھ انچ کے تفاوت سے بیج بونے چاہئیں - جب وہ ذرہ بڑے ہو جاویں تو اُنہیں اُکھاڑ کر پھینکدیں - بیلوں کے نیچے ٹیکوں کا دینا بہت ضروری ہے - اکثر انہیں درختوں اور چھپروں وغیرہ پر بھی چڑھاتے ہیں - اگر موسم خشک ہو تو چوتھے پانچویں آبپاشی اور ساتھ کے ساتھ نکائی کر دینی چاہیئے

موسم برسات میں کیاریوں میں خار وخس بڑھنے نہ دیں +
عام کیفیت - چچینڈے حد اعتدال سے بڑے ہو جانے پر کھانے کے قابل نہیں رہتے - اگر متواتر پھلیاں حاصل کرنی مدِنظر ہوں تو بیج ایک مرتبہ اپریل دوسری دفعہ مئی اور تیسری بار جولائی میں بونے چاہئیں - ہندوستان میں چچینڈوں کی سات قسمیں پائی جاتی ہیں - بعض زیر کاشت ہیں اور باقی خودرو - ایک دو قسمیں خورش کے قابل نہیں ہیں - دیگر مطالب میں کام آتی ہیں - پلول بھی چچینڈوں کی ایک قسم ہے +

لوبیا

VIGNA CATIANG, VAR: ASPARAGUSBEAN
OR
CUBA BEAN.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لوبیا - لوبئے کی پھلی -	اس پے رے گس بین - یا کیوبا بین

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع جون سے اخیر جولائی تک -	اپریل سے جون تک -

بیان و استعمال - ترکاری۔
طریق کاشت - کیاریوں میں چار چار، پانچ پانچ فٹ کے فاصلے پر آمنے سامنے قطاریں بناکر اُن پر چھ چھ انچ کی دُوری پر بیج بوویں - جب پودے کسی قدر اُونچے ہو جاویں تو کمزور چھانٹ دیں ساتھ ہی قطاروں پر درختوں کی خشک اور پتلی پتلی شاخوں کی ٹہنیں گاڑ دینی چاہئیں تاکہ بیلیں بآسانی چڑھنے لگیں۔ شروع میں آٹھویں دسویں نلائی کرتے رہیں - اور اگر موسم خشک ہو تو ابتداء میں چوتھے پانچویں دن پانی دینا ضروری ہے +
عام کیفیت - کھیتوں میں جو لوبیئے کی قسمیں بوئی جاتی ہیں وہ باغیچوں کی اقسام سے مختلف ہوتی ہیں - کھیتوں کی قسمیں بہت لمبی اور چوڑی ہوتی ہیں - باغیچوں کی قسمیں بالعموم نصف انچہ چوڑی اور قریب ایک فٹ کے طول میں ہوتی ہیں - پہاڑوں میں اِن کی کاشت کے لئے ایسی کشادہ جگہ انتخاب کرنی چاہیئے کہ جہاں دھوپ خوب آتی ہو - زیادہ بلندی پر اِن کی کاشت نہیں کی جاتی +

رتالو

DIOSCOREA, SATIVA.

COMMON YAM.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
رتالو	یام + ڈایوسکوری آ۔سے ٹائی وا۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے اخیر مئی تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک۔

بیان و استعمال۔ترکاری اچار وغیرہ +
رتالو کو انگریزی میں یام کہتے ہیں۔مگر یام کی سرزمین ہند میں قریب تین۳ قسموں کے پائی جاتی ہیں۔ اور سب کم و بیش مختلف ترکیبوں کے ساتھ کھانے گے قابل ہو جاتی ہیں۔ چند اقسام کی کاشت کی جاتی ہے۔ باقی جنگلوں اور پہاڑوں میں خودرو پیدا ہوتی ہیں + اقسام "یام" میں رتالو بہت عمدہ گنا جاتا ہے +
طریق کاشت۔ پہلے دو۲ دو۲ فٹ چوڑے اور قریب پانچ پانچ فٹ عمیق گڑھے ایک دوسرے سے چار چار فٹ کے فاصلہ پر کھودنے چاہئیں۔ ان گڑھوں کو مٹی کے ساتھ خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ ملاکر پُر کر دینا چاہیئے۔اور ان میں موٹے رتالوؤں کے اوپر

کے سرے (جنہیں دو دو چار چار آنکھیں ہوں) تراش کر گاڑ دیں۔
جب بیلیں پھیلنے لگیں تو کسی درخت جعفری یا دیوار پر چڑھا دیں۔ بعض اوقات درختوں یا جعفریوں کا سہارا نہیں دیتے بیلیں زمین پر پھیلنے دیتے ہیں اور برسات میں اُن کے نیچے خشک شاخوں کی ٹیکیں لگا دیتے ہیں۔ بعض اوقات رتالو موسم بہار یا موسم گرما کے شروع میں اُن چھوٹی چھوٹی جڑوں سے بھی بوئے جاتے ہیں جو بڑے رتالوؤں کے ساتھ ملحق ہوتی ہیں۔ اگر وسیع رقبہ میں رتالو کی کاشت منظر ہو تو پانچ پانچ فٹ کی دوری پر چار چار فٹ چوڑی اور پانچ پانچ فٹ گہری نالیاں کھدوا لی جاویں اِن نالیوں کے کھودنے سے جو مٹی برآمد ہو اُنہیں اچھی طرح سے کھاد مجموعہ ملاکر نالیوں کو بھر دیں۔ اِن نالیوں میں دو دو فٹ کے فاصلہ پر رتالوؤں کے ٹکڑے بو دیں۔ اگر موسم خشک ہو تو تیسرے چوتھے پانی دیدینا چاہیئے۔ نیز خار و خس سے نالیوں۔ قطاروں اور کیاریوں کو پاک رکھیں ۔ ہر ایک نالی کے دونوں جانب ایک ایک فٹ اونچی قطاریں بناتے جاویں تاکہ بیلیں اُن پر پھیل سکیں۔ اِس صورت میں موسم برسات میں ٹیکیں دینے کی ضرورت نہیں ہوگی ۔

رتالو کی بیلوں پر بھی رتالو کی مانند گانٹھیں[1] لگتی ہیں۔ مگر یہ اصل رتالو کے برابر خوش ذائقہ نہیں ہوتیں۔ اِن گانٹھوں کو بھی

[1] Axillary Bulbs or Bulbilles

اگر بویا جاوے تو رتالو پیدا ہو جاتے ہیں مگر دوسرے سال وہ کچھ موٹے اور وزنی ہوتے ہیں۔ بدیں وجہ ترکیب کو کم عمل میں لایا جاتا ہے۔ رتالو بونے کے سال بھر بعد موسم گرما میں بیلیں خشک ہو جاتی ہیں۔ بیلیں خشک ہونے سے پہلے پھل لگ جاتے ہیں۔ اگر بیلیں کاٹ دیجاویں اور جڑیں نہ اکھاڑی جاویں تو موسم برسات میں یہ پھر پھوٹ آتی ہیں اور بدستور سابق بیلیں پھیلنے لگجاتی ہیں۔ اندر ہی اندر رتالو موٹے اور وزنی ہوتے جاتے ہیں۔ مگر بالعموم پہلے ہی سال ماہ دسمبر میں رتالو نکال لیئے جاتے ہیں۔ دوسرے سال کا بہت کم انتظار کرتے ہیں۔ اعتدال سے زیادہ وزنی ہو جانے پر ذائقہ میں فرق آجاتا ہے۔ اکثر یہ بھی کیا جاتا ہے کہ فروری میں رتالو بونے کے بعد جب بیلیں قریب دو گز کے لمبی ہو جاتی ہیں تو ان کے ٹکڑے قلموں کے طور پر کاٹ کر ماہ اپریل میں ایکھ (نیشکر) کی طرح بو دیئے جاتے ہیں۔ مگر ان کے پتے اوپر کی جانب رکھتے ہیں زمین میں دبائے نہیں جاتے۔ جڑ کے پاس کے نئے پتوں اور بیلوں کی فضول شاخوں کو نوچتے رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے تو رتالو پتلے بر آمد ہوتے ہیں اس ترکیب پر عمل کرتے وقت یہ خیال رکھیں کہ رتالو کی آنکھیں دو انچ سے زیادہ گہرائی میں نہ دبائی جاویں +

بعض اوقات بیل کو گانٹھوں کے موقعہ پر زمین میں دبا دیا جاتا ہے

مگر ہر ایک کو نہیں - اِن گانٹھوں میں جڑیں پھوٹ آتی ہیں اور رتالو پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں - گو یہ بہت موٹے اور وزن دار نہیں ہوتے مگر افراط سے ہوتے ہیں - خشک موسم میں آبپاشی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے - چوتھے پانچویں پانی ضرور دیدیں +

عام کیفیت - پہاڑوں میں بہت زیادہ بلندی پر رتالو نہیں بوئے جاتے - وجہ یہ ہے کہ انہیں زیادہ سردی کی تاب برداشت نہیں ہوتی

شکر قند

IPOMŒA BATATA
(SWEET POTATO)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شکر قند	سُوئیٹ پوٹے ٹو - آئی پومی آ - بٹے ٹاز

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اخیر اپریل سے اخیر جون تک -	اخیر اپریل سے وسط جون تک

بیان و استعمال - ترکاری - بھُون کر یا اُبال کر کھائے جاتے ہیں نیز اِن کے پتلے پتلے ٹکڑے سُکھا کر آٹے کیطرح پیس لیئے جاتے ہیں

اِس آٹے کو مختلف طور پر استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ یُوں تو شکر قند ہر ایک ایسی زمین میں جہاں اور ترکاریاں پیدا ہوتی ہیں ہو جاتا ہے مگر ریتلی زمین میں جسمیں کسیقدر کھاد مجموعہ پڑی ہوئی ہو۔ نہایت عمدہ شیریں اور وزنی پیدا ہوتا ہے۔ شکرقندیوں کے بونے کی کئی ترکیبیں ہیں۔ زیادہ تر قلموں سے بوتے ہیں۔ جس کھیت میں پہلے شکر قندیاں بوئی جاتی ہیں اُس میں اکثر دبی دبائی شکر قندیاں رہ جاتی ہیں۔ یہ موسم بہار میں پھوٹ آتی ہیں۔ جب ان کی شاخیں دو تین گز لمبی ہو جاتی ہیں تو اُنکو کسیقدر چھوڑ کر کاٹ لیتے ہیں۔ اِن کٹی ہوئی شاخوں کے ٹکڑے ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر بو دیئے جاتے ہیں۔ اِن سے شکرقندیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ دُوسری ترکیب یہ ہے کہ شکر قندیونکی فصل حاصل کرنے کے لیئے پرانی بیلوں میں سے دو دو فٹ لمبے ٹکڑے کاٹ کر ایسی جگہ جہاں دوپہر تک دُھوپ رہے اور بعد دوپہر سایہ آجاوے تیس تیس چالیس چالیس اِس طرح دبا دیئے جاویں کہ دونوں سرے زمین کے باہر رہیں باقی حصّہ تین اِنچ گہرائی میں دبا رہے۔ اِس زمین میں ریت کا جزو زیادہ ہونا چاہیئے۔ حسب ضرورت آبپاشی کرتے رہیں۔ موسم پر انہیں نکال کر ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے چھو گرد فاصلہ پر بو سکتے ہیں۔ اِن میں جڑیں پھُوٹی ہوئی ہونگی اور لگانے کے بعد یہ جلد چل پڑینگی۔ نیز اوسط درجہ کی موٹی شکر قندیاں محض

تخم کے طور پر کاشت کی غرض سے ریت میں دبا کر رکھی جاتی ہیں
موسم پر انہیں اٹھارہ اٹھارہ انچ کے چوگرد فاصلے پر بو دیا جاتا ہے
یہ شکر قندیاں اخیر اپریل سے وسط مئی تک بوئی جاتی ہیں۔ نئی شاخوں
کی قلمیں اخیر جون یا شروع جولائی میں ایک دو اچھی بارشوں کے
بعد لگائی جاتی ہیں۔ جبتک بیلیں کیاریوں کی سطح کو ڈھانپ نہ لیں
آٹھویں ساتویں انہیں گوڑ دیتے ہیں در حالیکہ گوڑنے کے قابل
ہوں۔ موسم گرما کے آغاز میں جو شکر قندیاں بوئی جاتی ہیں اُنہیں
حسب موقعہ پانی دیا جاتا ہے اور ہفتہ میں کم ازکم ایک مرتبہ نکائی
کی جاتی ہے۔ موسم برسات میں نکائی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے
آبپاشی کی بہت کم۔ اگر زیادہ جگہ میں شکر قندیاں بونی مدنظر ہوتی
ہیں تو یہ بھی کیا جاتا ہے کہ نو نو فٹ کے فاصلہ پر تین تین فٹ
چوڑی اور پانچ پانچ فٹ گہری نالیاں کھود لی جاتی ہیں کھدی ہوئی
مٹی کے ساتھ کھاد مجموعہ ملاکر پھر نالیوں کو بھر دیتے ہیں ان میں
شکر قندیوں کے ٹکڑے اخیر اپریل سے وسط مئی تک ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ
کے فاصلے پر گاڑ دیئے جاتے ہیں۔ حسب ضرورت صرف انہیں نالیونکو
پانی دیتے رہتے ہیں۔ جب بیلیں پھیلنے لگتی ہیں تو نالیوں کے درمیان
جو نو نو فٹ جگہ خالی پڑی ہوئی ہوتی ہے اس میں ہل یا پھاوڑے
سے گہری جتائی یا کھدائی کراکے برابر قطاریں بنوادی جاتی ہیں۔ یہ
کام ہل سے بہت جلدی ہو جاتا ہے مگر اسے گول چکر دیکر موڑتے ہیں

جس راستہ ہل چلایا گیا تھا اس راستہ اُسے واپس نہیں لاتے۔ جب بیلیں بڑھنے لگتی ہیں تو انہیں قطاروں کے درمیان ڈال دیا جاتا ہے۔ زمین کے نرم ہوتے کے باعث بیلوں کی گانٹھوں کے مقام سے جا بجا جڑیں پھوٹ کر شکر قندیاں تیار ہو جاتی ہیں۔ خشک موسم میں تیسرے چوتھے پانی دیدیا جاتا ہے اور حسب ضرورت نکائی کرتے رہتے ہیں۔ موسم برسات میں پانی دینے کی بہت کم نوبت آتی ہے۔ البتہ کبھی کبھی نکائی کر دیا کرتے ہیں۔ شکر قندیوں کی کاشت کا یہ طریق دریاؤں اور ندیوں کی رتیلی زمینوں کے لئے زیادہ موزوں ہوتا ہے +

بہت تھوڑی زمین میں شکر قندیاں اِس طرح بوئی جاتی ہیں کہ چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں چھ چھ انچ کے فاصلہ پر شکر قندیوں کے ٹکڑے گاڑ دیئے جاتے ہیں۔ جب بیلیں چلنے لگتی ہیں تو اُنکے نیچے ٹیکیں دیدیتے ہیں۔ اوسط درجہ کی شکر قندیاں پیدا ہو جاتی ہیں +

عام کیفیت۔ شکر قندیاں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک سفید دُوسری سُرخ۔ سفید شکر قندیاں زیادہ شیریں ہوتی ہیں۔ پہاڑوں میں زیادہ بلندی پر اِن کی کاشت نہیں کی جاتی +

پلول

TRICHOSANTHES, DIOICA.

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ٹرائی چوسن تھس۔ ڈائی اوئیکا۔	پلول - پرول

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
وسط مئی سے وسط جون تک۔	شروع مئی سے وسط جولائی تک۔

بیان و استعمال۔ ترکاری۔

طریق کاشت۔ اسے ایسی کیاریوں میں بونا چاہیئے جن میں کنوئیں یا بارش کا پانی کھڑا نہ ہونے پاوے۔ جن کیاریوں کی زمین اندر سے ایسی سخت ہو کہ پانی بخوبی جذب نہو سکے یا جو نشیب میں واقع ہوں اُن میں پلول کی کاشت لا حاصل ثابت ہوگی + کیاریوں کو خوب درست کرکے تخم تین تین فٹ کے چوگرد فاصلہ پر گڑھوں میں بو دیں۔ جب وہ پھوٹ آویں تو نکمے اکھاڑ کر پھینکدیں اور اچھے پودے رہنے دیں۔ بیلیں یا تو زمین پر پھیلنے دیں یا کسی جعفری۔ یا کسی چھوٹے سے درخت پر چڑھا دیں +

بالعموم بیلوں کو زمین پر ہی پھیلنے دیتے ہیں۔ ٹیکیں کم دیجاتی ہیں۔ چونکہ اس کی کاشت کے لیئے ہمیشہ ایسی جگہ انتخاب کی جاتی

ہے کہ جسمیں زاید پانی کھڑا نہو سکے اِس لئے بیلوں کو کچھ گزند نہیں پہنچتا اگر زمین میں کچھ عرصہ پہلے کی کھاد نہ پڑی ہوئی ہو تو صرف گڑھوں میں جہاں بیج بوئے جاویں کسیقدر بوسیدہ کھاد مجموعہ دیدینی چاہیئے۔ حسب موقعہ و ضرورت آبپاشی و نکائی کرتے ہیں۔ اِس سے زیادہ تردد غیر ضروری ہے۔

عام کیفیت۔ پہاڑوں میں بہت زیادہ بلندی پر اُنہیں بویا نہیں جاتا نباتات کی جس جنس میں یہ بیلدار پودا ہے اِسی میں چھ اور اِس ملک کے حصوں میں پائے جاتے ہیں +

بینگن

SOLANUM, MELONGENA.

BRINJAL, AUBERGINE.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بینگن	برنجال - آبرجین -

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
(۱) اکتوبر (۲) اخیر فروری سے مارچ کے اخیر تک (۳) وسط جون سے اخیر جولائی تک	شروع اپریل سے وسط مئی تک۔

بیان و استعمال۔ ترکاری۔ رایتہ۔ اچار وغیرہ +

طریق کاشت۔ بینگن سال میں تین مرتبہ بوئے جا سکتے ہیں۔ پہلی فصل اکتوبر میں اس طرح سے بو سکتے ہیں۔ کہ ایک بڑی کیاری میں چھڑکواں بیج بو دیں اور کیاری سے ۲۰ انچ اونچا ایک چٹائیوں یا پھوس کا ہلکا سا چھپّر چھا دیں تاکہ پودونکو پالا نہ مار جاوے۔ جب جاڑے پالے کا خطرہ دور ہو جاوے اور بہار کا آغاز ہو اُس وقت پودوں کو اور کیاریوں میں قطاروں پر جو ایک دوسرے سے ۱۸و۱۸ انچ کے فاصلے پر آمنے سامنے ہوں ۱۵و۱۵ انچ کے فاصلہ پر بو دیں۔ آٹھویں ساتویں گوڑ دیا کریں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں دو ایک مرتبہ پانی دیدینا چاہیئے۔ اس فصل سے شروع مارچ سے بینگن اُترنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور شروع برسات تک اُترتے رہتے ہیں۔ دوسری فصل وسط فروری سے اخیر مارچ تک اسی طرح بوئی جاتی ہے جس طرح کہ پہلی فصل۔ مگر اس فصل کو چھپّر وغیرہ سے ڈھانپنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب پنیری ذرا بڑی ہو جاتی ہے تو فوراً کیاریوں میں لگا دیتے ہیں۔ اس فصل سے اخیر مئی میں بینگن اترنے لگتے ہیں اور برسات کے وسط تک برابر اُترتے رہتے ہیں۔ تیسری فصل شروع برسات میں اسی طرح بوتے ہیں جس طرح کہ دوسری فصل۔ یہ موسم خزاں کے اخیر تک پھلتی رہتی ہے +

بینگن "دابہ" کے ذریعہ بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ دابہ کے بینگن کسی قدر چھوٹے ہوتے ہیں مگر جلد ہو جاتے ہیں +

"دابہ" کے در اصل معنے یہ ہیں کہ کسی شاخ، درخت یا پودے کے مضبوط اور پختہ حصہ کو (جو بالخصوص وسط کا ہوتا ہے) شگاف دیکر کھاد آمیز مٹی میں داب دیا جاوے تاکہ اسمیں جڑیں پھوٹ آویں اور وہ ایک پودا بن جاوے۔ اس عمل کو زبان انگریزی میں (Layering) لے ارنگ کہتے ہیں۔ جب کوئی شاخ درخت یا کسی پودے کی ٹہنی اسقدر نہیں جھک سکتی کہ وہ زمین میں دابی جاوے تو گملوں وغیرہ میں مٹی بھر کر شاخ تک پہنچاتے ہیں۔ نیچے تپائیاں وغیرہ رکھ دیتے ہیں اور پانی کی روز مرّہ خبر لیتے رہتے ہیں۔ مثلاً بینگن کا اگر دابہ کرنا منظور ہو تو اس کی کسی پختہ شاخ کے وسطی حصہ میں تیز چاقو سے عین وسط میں قریب ایک انچہ لمبا شگاف کر دیا جاوے۔ اس چرے ہوئے حصے میں ایک بہت چھوٹی سی کنکری رکھ دیں تاکہ یہ حصہ کسی قدر کھلا رہے۔ پہلے سے زمین کو کسیقدر کوئلوں کا چورا اور پتّوں کی کھاد دیکر طیار رکھیں۔ چری ہوئی شاخ کو جھکاکر قریب ایک انچہ کے اس طرح دبادیں کہ چرا ہوا حصّہ مٹی کے نیچے آجاوے۔ اوپر سے ایک اینٹ کا ٹکڑا رکھدیں تاکہ دبائی ہوئی شاخ زمین سے ابھر نہ آوے۔ روز مرّہ تھوڑا تھوڑا پانی دیتے رہیں جس سے زمین تر رہے اور خشک نہونے پاوے۔ دو تین ہفتوں کے اندر اس شاخ میں جڑیں پھوٹ آوینگی اس وقت اصل پودے سے اسے احتیاط کے ساتھ جدا

کرسکتے ہیں اور بطور جڑدار پودے کے اُسے جہاں لگانا چاہیں لگا سکتے ہیں
عام کیفیت - بینگنوں کی دیسی اور ولایتی کئی قسمیں ہوتی ہیں - فرق جسامت - رنگ اور وضع قطع کا ہوتا ہے - پہاڑوں میں بہت زیادہ بلندی پر اِن کی کاشت نہیں کیجاتی +

پوئی

BASELLA, RUBRA
INDIAN SPINACH,
MALABAR NIGHTSHADE.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پوئی	ملے بار نائٹ شیڈ -

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ جون میں بیج بو سکتے ہیں -	اپریل میں بیج بو سکتے ہیں -
وسط جولائی سے اگست تک قلمیں لگا سکتے ہیں	جولائی میں قلمیں لگا سکتے ہیں -

بیان و استعمال - ساگ -

طریق کاشت - طریق کاشت کیا ہے - جہاں اِس کے چند بیج گر پڑے یا بو دیئے یا قلم یا جڑ گاڑ دی وہیں یہ پیدا ہو جاتی ہے

بیل بہت پھیلتی ہے۔ جب بڑھنے لگے تو کسی چھت ۔ چھپّر ۔ جھفری یا دیوار وغیرہ پر چڑھا دینی چاہیئے ۔ زیادہ تردّد کی کچھ ضرورت نہیں ہے البتّہ اِس کی جڑ میں سال میں دو ایک مرتبہ بوسیدہ گوبر کی کھاد دینی چاہیئے ۔ اور جب موسم خشک ہو تو پانی دیتے رہیں +

عام کیفیت ۔ اِس مُلک میں اِس کی پانچ قسمیں پائی جاتی ہیں دو خود رَو ہیں اور تین زیر کاشت ۔ پہاڑوں میں بہت زیادہ بلندی پر اِسے بویا نہیں جاتا +

خُرفہ

PORTULACA OLERACEA
PURSLANE.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
خُرفہ ۔	پرسلین

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسطِ مارچ سے اخیر جون تک	وسط اپریل سے وسط دسمبر تک

بیان و استعمال ۔ ساگ ۔

طریق کاشت ۔ کیاریوں کو درست کرکے بیج چھڑکواں بو دیئے جاتے ہیں ۔ اُوپر سے باریک مٹّی برائے نام ڈال دیتے ہیں ۔ حسب ضرورت

پانی دیدیا جاتا ہے اور روز نکائی کردی جاتی ہے زیادہ تردد نہیں کرنا پڑتا اگر دیر تک یہ ساگ لینا منظور ہو تو بیج پندرہ پندرہ دن بعد بونے چاہئیں +

عام کیفیت۔ خرفہ کی تین قسمیں اور ہیں مگر اُن کی کاشت پھولوں کی غرض سے کی جاتی ہے +

لال مرچ

CAPSICUMS, CHILLIES.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُرخ - یا لال مرچ	چلّی - (کیپ سی-کم)۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اپریل سے وسط جُون تک۔	وسط اپریل سے اخیر مئی تک۔

بیان و استعمال۔ بطور مصالحہ۔

طریق کاشت۔ پہلے کسی کیاری میں تخم چھڑکواں بوکر پنیری لگائیں جب پودے کچھ بڑے ہو جاویں تو کیاریوں میں قطاروں پر جن کا باہمی فاصلہ دو دو فٹ ہو ایک ایک فٹ کی دُوری پر لگا دیں۔ بونے سے پہلے کیاریوں میں کیقدر بوسیدہ کھاد مجموعہ دیدینی چاہیئے تاکہ پودے تناور ہوں۔ اگر مرچیں بونے سے پہلے چھ مہینے کے اندر کیاریوں

کو کھاد دیدی گئی ہو تو بوتے وقت دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی - اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ گوڑ دینا اور حسب موقعہ نکائی کرنا کافی ہے +

عام کیفیت - مرچیں محض آرایش کے لیئے بھی گملوں میں لگائی جاتی ہیں اور ان کی بیسیوں قسمیں ہیں - جب پودے بڑھنے لگیں تو اُن کی جڑوں میں کسیقدر باریک نمک دیدینا نہایت مُفید ثابت ہوگا - اگر ولایتی بیجوں سے اعلیٰ درجہ کی مرچیں بونی ہوں تو ماہ اکتوبر میں بونی چاہئیں - نیز اُن کے بیجوں کو ہمیشہ گملوں یا ناندوںمیں چھڑکواں بوکر پنیری لگادیں - جب گملوں میں پودے دو تین انچ اُونچے ہو جاویں تو قطاروں پر یا جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں +

ولایتی مرچوں کو زیادہ پانی ضرر پہنچاتا ہے - دیسی مرچوں کی ہی ملک کے مختلف حصّوں میں چھ قسمیں پائی جاتی ہیں - بعض بڑی بڑی بھاڑیاں ہو جاتی ہیں اور سالہا سال برابر پھلتی رہتی ہیں - عام طور پر مرچوں کی کاشت ہر سال کی جاتی ہے - وجہ یہ ہے کہ دوسرے سال پُرانے پودوں میں مرچیں بہت چھوٹی لگتی ہیں +

اروی

COLOCASIA ANTIQUORUM
OR
ARUM COLOCASIA

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اروی۔ کچالو۔	کولو کے شیا۔ انٹی کورم۔ یا ایرم کولو کے شیا۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے وسط اپریل تک۔ و نیز جولائی	شروع اپریل سے وسط جون تک

بیان و استعمال۔ ترکاری۔ پتے اور ڈنٹھل بھی بطریق مختلف استعمال ہوتے ہیں

طریق کاشت۔ پہلے زمین کو خوب جوت کر اور مٹی کو باریک کرکے کھاد مچھوتھہ ڈالنی چاہیئے۔ بعد ازاں دو دو فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بناویں جنکی گہرائی پانچ پانچ انچہ ہو۔ پھر صحیح و سالم ارویاں یا اروبوں کی ایسی پھانکیں۔ جن میں ایک ایک دو دو آنکھیں ہوں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر بوکر مٹی کا غلاف چڑھا دیں۔ جب موسم خشک اور گرم ہو تو دوسرے دن شام کے وقت پانی دینا چاہیئے ہر ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ نکائی بھی ضروری ہے ÷

عام کیفیت ۔ اِس مُلک کے مختلف حصّوں میں اروی کی پچیس قسمیں پائی جاتی ہیں ۔ چند زیر کاشت ہیں باقی خودرد ۔ بعض اقسام محض ادویات کے طور پر استعمال میں آتی ہیں ÷

زمیں قند

AMORPHOPHALLUS, CAMPANULATUM

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
زمیں قند	امور فوفے لس ۔ کم پے نیوُلے ٹُم ۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے وسط مئی تک ۔ و نیز ۔ جولائی و اگست ۔	شروعِ جولائی سے وسط دسمبر تک ۔

بیان و استعمال ۔ ترکاری ۔ اچار وغیرہ ۔

طریق کاشت ۔ زمیں قند کے یا توٹکڑے بوئے جاتے ہیں یا وہ چھوٹی چھوٹی گانٹھیں جو بڑی گانٹھ کے اُوپر نکل آتی ہیں ۔ بعض اوقات سالم چھوٹے چھوٹے زمیں قند بھی بو دیئے جاتے ہیں ۔ گو زمیں قند ہر ایک ایسی زمین جیسیں اروی ۔ آلو وغیرہ پیدا ہو سکتے ہیں ہو جاتے ہیں ۔ مگر اُن کی کاشت زیادہ تر ایسے قطعات میں کیجاتی ہے جو دامن

کوہ میں واقع ہوتے ہیں ٭

پہلے زمین میں قریب چھ چھ فٹ گہرے اور دو دو فٹ چوڑے گڑھے کھودنے چاہئیں۔ کھُدی ہوئی مٹی کو باریک کرکے اور اُسکے ساتھ خوب بوسیدہ گوبر کی کھاد۔ لکڑی اور اپلوں کی راکھ یا نیل اور پتّوں کی پالنس مِلاکر گڑھوں کو اِس طرح سے پُر کردیں کہ سطح زمین سے اُن کی گہرائی صرف آدھ گز باقی رہ جاوے اِس وقت زمین قند یا زمیں قند کی گٹھیاں بو دیں۔جُوں جُوں پودے بڑے ہوتے جاویں گڑھوں میں مٹّی ڈالتے جاویں یہاں تک کہ جب پودے سطح زمین سے فٹ دو فٹ اُونچے ہو جاویں اُس وقت گڑھوں کو بالکل سطح کے ہموار کردیں۔ در اصل زمیں قند دو سال بعد کھودنے کے قابل ہوتے ہیں۔ مگر بالعموم ایک ہی سال کے اندر کھود لیئے جاتے ہیں۔ موسم گرما میں پودے خُشک ہو جاتے ہیں۔ مگر جڑ زمین کے اندر ہری رہتی ہے اور برابر موٹی ہوتی چلی جاتی ہے۔ موسم پر پودے بھی سرسبز ہو جاتے ہیں۔ حسب ضرورت نُکائی اور خشک موسم میں آبپاشی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے٭

عام کیفیت۔ زمیں قند اُکھاڑنے کے بعد بھی عرصہ تک اچھی حالت میں رہ سکتے ہیں ٭

باب سوم

موسم گرما کے ہرے مصالحے

ادرک

(ZINGIBER OFFICINAL)

GINGER.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ادرک	جنّ جر-(زن جی بر- آفی سی-نل-)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے وسط مارچ تک	شروع اپریل سے وسط جون تک

بیان و استعمال- مصالحہ- ترکاری- آچار- مربہ- چٹنی- ادویات میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔

طریق کاشت- ادرک کی کاشت کے لئے جہاں تک ہوسکے ایسی زمین انتخاب کرنی چاہیئے- جسمیں بالو ریت کا جزو معقول ہو- چکنی مٹّی میں ادرک اچھی نہیں ہوتی- اگر ایسی زمین میں جسمیں چکنی مٹّی

اعتدال سے زیادہ ہو ادرک کی کاشت مدِنظر ہے تو پہلے اُس میں باریک ریت ڈلوا کر اور گہری جتائی یا کھدائی کرا کے سطح کو برابر کرا دیں بعد ازاں کیاریاں بنا کر اُن میں ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر نالیاں کھود لیں جن کا عرض چھ انچ اور عمق بھی چھ انچ ہو۔ اِن نالیوں میں سے جو مٹی برآمد ہو وہ اُن نالیوں کے ہی دونوں جانب ڈالتے چلے جاویں۔ اِس کے بعد نالیوں میں کسی قدر کھاد مجموعہ آمیز مٹی کی تہ بچھا کر ادرک کی گٹھیاں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر دبا دینی چاہیئے اور اُوپر سے مٹی کا غلاف چڑھا دینا چاہیئے۔ جب پودے پھوٹ کر کسی قدر بلند ہو جاویں تو نالی کی دونوں جانب سے کسی قدر مٹی پودوں کی جڑوں میں دیدیویں جب وہ اور بلند ہو جاویں تو اُسی طرح اور مٹی کی جڑوں میں ڈال دیں۔ اسی طرح رفتہ رفتہ نالیوں کو کیاریوں کی سطح کے برابر کر دیں۔ حسب ضرورت آبپاشی اور نکائی کرتے رہیں زیادہ تردّد کی ضرورت نہیں ہوتی

عام کیفیت - ادرک کی کاشت کے لیئے حتی الامکان صحیح وسالم گٹھیاں انتخاب کرنی چاہیئے ورنہ فصل خاطر خواہ نہیں ہوگی۔ جنگلوں اور پہاڑوں کی نو توڑ اراضیات میں ادرک بہت عمدہ پیدا ہوتی ہے۔ کاشت سے پہلے خوب گہری کھدائی کر کے زمین کو اچھی طرح درست کر لینا چاہیئے ٭

مُربّہ اچار وغیرہ کے لیئے ادرک ایسے وقت کھود لی جاتی ہے

جبکہ اُس میں ریشہ سخت نہوا ہو۔ خاص ترکیب سے خشک کئے ہوئے ادرک کو سونٹھ کہتے ہیں یہ زیادہ تر بطور مصالحہ یا ادویات کے استعمال کی جاتی ہے۔ اِس مُلک کے مختلف حِصّوں میں ادرک کی گیارہ قِسمیں پائی جاتی ہیں۔ بعض زیر کاشت ہیں بعض خود رَو۔ استعمال جُدا گانہ ہیں +

ہلدی

(CURCUMA LONGA)

TURMERIC.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہلدی	ٹرمرک۔(کرکیوما لانگا)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے وسط مارچ تک۔ نیز۔ ماہ جولائی۔	شروع اپریل سے وسط جون تک

بیان و استعمال۔ مصالحہ۔ رنگ۔ ادویات

طریق کاشت۔ بجنسہ وہی ہے جو ادرک کے ضمن میں بیان ہوا ہے۔ مٹی زیادہ باریک ہونی چاہیئے آبپاشی اور نکائی کا خاص خیال رکھنا واجب ہے۔ بعض علاقوں میں ہلدی کو اُن کھیتوں میں بوتے ہیں جو فصل نیشکر کاٹنے

کے بعد خالی پڑے رہے ہوں۔ نیز بجائے نالیوں میں بونے کے اسے قریب ایک فٹ اُونچی اور دو فٹ چوڑی قطاروں پر بویا جاتا ہے۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ قریب دس دس انچ کے رکھا جاتا ہے۔ اِن قطاروں پر قریب دو دو فٹ کے دُوری پر دبائی جاتی ہیں۔ ایک ایکڑ زمین کے لئے قریب نوسَو ۹۰۰ گانٹھوں کے کافی ہوتی ہیں۔ پیدا وار فی ایکڑ قریب پچیس ۲۵ من کے ہوتی ہے +

عام کیفیت۔ جس جنس میں ہلدی ہے اُسمیں سترہ ۱۷ اور نباتات ہیں۔ بعض زیر کاشت ہیں بعض خود رَو۔ بعض ادویات اور دیگر مطالب میں استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ خورش کے قابل نہیں ہوتیں۔ اقسام کچور ہلدی سے بہت مشابہ ہوتی ہیں لہذا انہیں احتیاط کے ساتھ ہلدی سے علیحدہ کر دینا چاہیئے +

باب چہارم

موسم سرما کی ترکاریاں

ولائتی بینگن

LYCOPERSICUM ESCULENTUM.
(TOMATO, LOVE APPLE)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولائیتی بنیگن۔	(ٹوماٹو ۔ لوُ اِے پل)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط جولائی سے اخیر اکتوبر تک	وسط مارچ سے اخیر مئی تک۔

بیان و استعمال۔ ترکاری۔ سلاد۔ چٹنی وغیرہ + پک جانے پر کچے بھی کھائے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ ولائیتی بنیگن کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ فرق

زیادہ تر جسامت - رنگ - اور ذائقہ میں ہوتا ہے - اِس ملک میں یہ بہت آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان کے بیجوں سے پھر دوسری فصل بو سکتے ہیں - مگر تین سال سے زیادہ اِن بیجوں کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے - اگر تازہ ولایتی بیج ہر سال تخم فروشوں سے خرید کر بوئے جاویں تو بہتر ہے - پہلے کسی کیاری میں تخم چھڑکواں بو کر پنیری لگالیں - جب پودے تین چار اِنچ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اکھاڑ اکھاڑ کر کیاریوں میں باقاعدہ لگا دیں - قطاروں کا تین تین فٹ فاصلہ متوازی ہو - اور پودے بھی تین تین فٹ کے فرق سے لگانے چاہئیں - جب موسم زیادہ سرد ہو اور کوہر اور دُھند پڑتی ہو تو بہتر ہے کہ پودوں کے اُوپر شام سے پھُوس کے ہلکے چھپّر یا چٹائیاں ڈال دیجاویں - چٹائیاں ڈالنے کا سہل طریق یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بانس کے ٹکڑوں یا درختوں کی شاخوں کے ٹھاٹھ باندھکر اُسپر چٹائیاں پھیلا دیں اِس طرح سے سب پودے ڈھک جاوینگے - اگر موسم خشک ہو تو دسویں دن پانی دیدینا کافی ہوگا - تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ ولایتی بینگنوں کو پانی صرف اُس وقت دینا چاہیئے جبکہ بیلوں کے مُرجھا جانے کا احتمال ہو - البتہ ہفتہ میں ایک دو مرتبہ گوڈ دینا مُفید ہوتا ہے - جس زمین میں بارش کا پانی دیر تک کھڑا رہتا ہو اُسمیں ولایتی بینگن ہرگز نہیں بونے چاہئیں +

اگر اگیتی فصل جولائی میں بوئی جاوے اور پچھیتی ستمبر یا اکتوبر میں تو ولایتی بینگن شروع جولائی تک اترتے رہتے ہیں۔ مگر اگیتی فصل دیسی بیجوں سے بوئی جاوے تو بہتر ہے۔ نیز بیج بڑے بڑے گملوں یا چوڑی چوڑی طشتریوں میں بوئے جاویں تو اچھا ہے وجہ یہ ہے کہ زور کی بارش کے وقت انہیں اٹھاکر سایہ میں رکھ سکتے ہیں۔ ہاں ماہ اکتوبر میں بیج جہاں چاہیں بو سکتے ہیں۔ بعض اوقات بیج پست قامت درختوں کے نیچے جڑوں کے پاس بو دیئے جاتے ہیں۔ بیلیں تنہ کے ساتھ لپٹی ہوئیں اوپر تک چلی جاتی ہیں اور بینگن خوب لگتے ہیں +

ایک تجربہ کار صاحب ولایتی بینگنوں کی کاشت کے متعلق اپنا ذاتی تجربہ اس طرح بیان فرماتے ہیں :-

" ولایتی بینگنوں کے بیج میدانوں سے اخیر جون سے اخیر نومبر تک بو سکتے ہیں۔ اور پہاڑوں میں شروع مارچ سے اخیر مئی تک۔ زمین اچھی طاقتور ہونی چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے عمدہ اور تازہ بیج حاصل کرکے گملوں یا کسی کیاری میں پنیری لگاویں۔ جس کیاری میں پنیری لگانی ہو اسکی مٹی میں کسقدر بوسیدہ گوبر اور پتی کی کھاد ملا دینی چاہیئے۔ اور پھر مٹی اور کھاد کو اسطرح ملاویں کہ کہیں مٹی کی ڈلیوں کا نام باقی نہ رہجاوے۔ جب بیج پھوٹ کر تین انچہ کے قریب اونچے ہو جاویں اسوقت انہیں

آہستگی کے ساتھ اُکھاڑ کر باقاعدہ کیاریوں میں قطاروں پر لگادیں
کیاریوں میں کھاد مجموعہ پہلے ہی دیدینی چاہیئے۔ قطاروں کا باہمی
فاصلہ تین تین فٹ کافی ہے اور پودے دو دو فٹ کی دُوری پر
لگائے جاویں۔ جب وہ بڑھیں تو درختوں کی شاخوں کی ٹیکیں
دیدیں یا خوبصورت بانس کی جعفریوں پر بیلیں چڑھادیں۔ اس بات
کا پورا خیال رکھیں کہ جبتک بینگن لگنے شروع نہو جاویں تب تک
خشک موسم میں دوسرے تیسرے پانی دیں مگر بہت تھوڑا۔ جب بینگن
لگنے لگیں تو حسب ضرورت پانی دیتے رہیں۔ آٹھویں دسویں پودوں
کی جڑوں میں پتلی کھاد کا دیدینا نہایت مُفید ثابت ہوگا۔ بینگن کم
اُترنے کا اصل باعث یہ ہوتا ہے کہ بینگن لگنے سے پہلے پودوں
کو پانی زیادہ دیدیا جاتا ہے۔ بیج بونے کے دن سے تین اِنتہا
چار مہینے میں بینگن اُترنے لگ جاتے ہیں۔ بینگنوں کو ہاتھ سے
توڑنا نہیں چاہیئے۔ قینچی سے کاٹنا دُرست ہے ورنہ نرم کونپلوں
کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ جعفری پر جب بیلیں
بہت گنجان ہو جاویں تو کمزور شاخوں کو مقراض سے کاٹ دینا
چاہیئے۔ تاکہ بار ہلکا ہو جاوے اور پودوں کو ہوا اور روشنی اچھی
طرح مل سکے۔ بڑی بڑی شاخوں پر فضول کلّے پھوٹ آتے ہیں اُنھیں
بھی فی الفور دُور کر دینا چاہیئے۔ ورنہ وہ پودوں کو کمزور کر دینگے۔ مگر ایک
ہی دن اور ایک ہی مرتبہ یہ عمل نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ رفتہ رفتہ مثلاً

دو تین فضول شاخوں کو ایک دن نکال دیا۔ دو چار کو آٹھ دس دن بعد۔ یک لخت قطع بُرید کرنے سے بیلیں بڑھنے سے کسیقدر رُک جاتی ہیں۔ اگر جلد اور بڑے بڑے بینگن لینے مدِ نظر ہیں تو ایک شاخ پر اور چھوٹی چھوٹی شاخیں نہ نکلنے دیجیئے۔ ایک ہی شاخ خوب پھلے گی اور ساری کمی پوری کر دے گی ؀

ولایتی بینگنوں کو بڑے بڑے گملوں یا ناندوں میں لوکر جعفریوں یا رسّیوں کے ذریعہ دروازوں کی محرابوں یا برآمدوں کے پایوں پر چڑھانے کا رواج بھی اب زیادہ ہوتا جاتا ہے ؀

جن علاقوں میں کوہر اور پالا کم پڑتا ہے اُنھیں ولایتی بینگن اکثر بہت کشادہ قطعات میں بو دیئے جاتے ہیں۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ تین تین فٹ اور پودوں کا ایک دوسرے سے ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ رکھا جاتا ہے۔ مگر جن مقامات میں سردی زیادہ پڑتی ہے اور کوہر دیر تک رہتی ہے اُن میں بالعموم ولایتی بینگن ایسی جگہ بوئے جاتے ہیں جہاں ہوا اور پانی سے بہت کچھ بچاؤ رہے۔ اِن مقامات میں پہلے بڑی بڑی کیاریاں بناکر ایک طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر تین قطاریں برابر بنالی جاتی ہیں اِن کے بعد قریب چار فٹ کے خالی جگہ چھوڑ کر پھر پہلے کی طرح ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر تین قطاریں بناتے ہیں اور کیاری کے اخیر تک اِسی طرح سے بناتے چلے جاتے ہیں۔ اِن قطاروں پر پندرہ

پندرہ اِنچ کی دُوری پر پنیری لگائی جاتی ہے۔جب پودے بڑے ہو جاتے ہیں تو ٹیکیں دیدی جاتی ہیں۔خشک موسم میں دسویں دن ہلکی آبپاشی اور ہفتہ میں ایک مرتبہ نُکائی کافی ہے +

عام کیفیت۔ ولایتی بینگنوں کی مختلف قسمیں علیحدہ علیحدہ کیاریوں میں بونی چاہئیں ورنہ اِن میں یا تو فرق باقی نہیں رہیگا یا بینگنوں کی وضع کچھ کی کچھ ہو جاویگی۔ وجہ یہ ہے کہ اِن کا آپس میں پیوند بآسانی ہو جاتا ہے۔ پہاڑوں میں اِنھیں ایسی جگہ بونا چاہیئے جہاں سرد ہوا سے تو بچاؤ رہے مگر دھوپ خوب آتی ہو اور پانی جڑوں کے پاس دیر تک نہ کھڑا ہوتا ہو۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ تین تین فٹ ہو اور پودوں کا باہم ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ +

کنگن

CYNARA SCOLYMUS,

ARTICHOKE, GLOBE.

ہندوستانی نام		انگریزی یا لاطینی نام
کنگن		آرٹی چوک - گلوب

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے اخیر اکتوبر تک۔	شروع مارچ سے اخیر مئی تک۔

بیان و استعمال۔ اِس کے غُنچے بطور ترکاری استعمال کئے جاتے ہیں +
عام طور پر اِسے "ہاتھی چک" کہتے ہیں مگر یہ ہندوستانی نام نہیں ہے
بلکہ انگریزی نام "آرٹی چوک" کا بگاڑ ہے۔ ڈاکٹر راکس برگ صاحب
اِس کا ہندوستانی نام "کنگن" تحریر فرماتے ہیں +

طریق کاشت۔ اِس کے بونے کے لیئے ایسا قطعہ اراضی منتخب
کرنا چاہیئے کہ جہاں بارش کا پانی ذرا نہ ٹھیر سکے۔ بالعُموم اِسے بیجوں
کے ذریعہ بوتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات ماہ ستمبر و اکتوبر میں وہ
نئے پودے بھی لگادیئے جاتے ہیں جو پُرانے پودوں کی جڑوں میں سے برآمد
ہوتے ہیں۔ مگر اِن کے غُنچے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح اگر دیسی
بیج بوئے جاویں تو غُنچے تو افراط سے آتے ہیں مگر وہ جسامت میں
کمتر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِن کی کاشت زیادہ تر ہر سال ولایتی
بیجوں سے کی جاتی ہے۔ پہلے بیجوں کو چھڑکواں بوکر کسی کیاری
میں پنیری لگالیں بعد ازاں جب پودے پانچ چھ ابتدائی پتیاں بدل
لیں تو اُنھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر کیاریوں کی قطاروں پر جن کا فاصلہ
متوازی چار چار فٹ ہو۔ چار ہی چار فٹ کی دُوری پر لگادیں۔
بونے سے پہلے کیاریوں میں کھاد مجموعہ خُوب طرح سے ڈال کر مٹّی
کے ساتھ اچھی طرح ملا دیں۔ اگر کھاد کی کفایت مدنظر ہے تو کیاریوں
میں چار چار فٹ کے چوگرد فاصلہ پر دو دو فٹ چوڑے اور ڈیڑھ ڈیڑھ
فٹ گہرے گڑھے کھود لیں۔ کھُدی ہوئی مٹّی کے ساتھ خُوب کھاد

مجموعہ ملاکر گڑھوں کو پُر کر دیں۔ وسط میں ایک ایک پودا لگا دیں۔
مگر یہ خیال رہے کہ اگر زمین اندر سے بہت چکنی اور سخت ہے تو
تو گڑھوں میں بوسیدہ لید زیادہ مقدار میں ڈالنی چاہیئے ورنہ اِس
فصل کے لیئے نہایت عمدہ کھاد بوسیدہ گوبر کی ثابت ہوئی ہے
جسکے ساتھ ہموزن کھاد مجموعہ ہو۔ جس زمین میں بہت نیچے
تک چکنی مٹی کی نسبت ریت کا جزو زیادہ ہو اُس میں یہ فصل
خوب ہوتی ہے۔ جب پودے تناور ہو جاویں تو دسویں بارھویں
پتلی کھاد پودوں کی جڑوں میں دیدینی چاہیئے۔ مگر یہ تیز ہرگز نہو۔
جب پودے قریب دو فٹ کے اُونچے ہو جاویں تو اُن کی جڑوں
میں تھوڑا تھوڑا شورہ ڈال دینا ضروری ہے۔ اِس سے ایک تو پودے
خوب نشو و نما ہوتے ہیں دُوسرے غنچوں کا ذائقہ قابل تعریف ہو
جاتا ہے۔ اگر موسم خُشک ہو تو دو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا اور
حسب ضرورت نکائی کر دینا کافی ہے +

عام کیفیت۔ یہ پودا سرد علاقوں میں مدّت دراز تک بہت اچھی
حالت میں رہتا ہے اور اُس کے غنچوں کی حیثیت اور ذائقہ میں
فرق نہیں آتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ اگر ولایتی بیجوں سے یہ پہاڑوں پر بو
دیئے جاویں تو پھر پودوں کی جڑوں سے اسقدر نئے پودے برآمد
ہو جاوینگے کہ اُن سے وسیع رقبہ میں اس کی کاشت کی جاسکتی ہے
ملک اطالیہ میں اِس ترکاری کو نہایت تحفہ کے ساتھ پیدا کیا جاتا ہے

اس کے غنچے پکنے سے پہلے توڑ لیئے جاتے ہیں ورنہ وہ کھانیکے مصرف کے نہیں رہتے - اِن کے اندر ایک قسم کی رُوئی پڑ جاتی ہے جس کے ساتھ بیج ہوتے ہیں +

پنیری کو پانی ٹین کے فوارے سے فوراً دینا چاہیئے - مگر صرف اِتنا کہ زمین نمدار ہو جاوے - کنگن کی بعض اقسام کے چھلکوں کی نوک پر کانٹے ہوتے ہیں اور بعض اقسام میں بالکلُ کانٹوں کا نام ونشان تک نہیں ہوتا - بعض اقسام سال میں ایک مرتبہ پھلتی ہیں اور بعض دو مرتبہ - بعض اوقات فصل حاصل کرنے کے بعد پودے زمین سے تین تین چار چار انچ اُونچے چھوڑ کر کاٹ دیئے جاتے ہیں اور اُنکی جڑوں میں کسیقدر بوسیدہ کھاد مجموعہ دیدی جاتی ہے - بہت جلد وہ از سر نو پھوٹ آتے ہیں اور اپنے موسم میں پھلنے شروع ہوجاتے ہیں +

ہاتھی چک

HELIANTHUS, TUBEROSUS.

ARTICHOKE, JERUSALEM.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہاتھی چک	آرٹی چوک - جیورو سلم -

موسم کاشت

(میدانوں میں)
شروع مارچ سے اخیر مئی تک۔

(پہاڑوں میں)
وسط فروری سے وسط اپریل تک۔

بیان و استعمال۔ ترکاری۔

طریق کاشت۔ ہاتھی پیچ کی گانٹھیں (مراد خود ہاتھی پیچ) آلوؤں کی طرح بوئے جاتے ہیں۔ کیاریوں میں ڈھائی ڈھائی فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بناکر ایک ایک فٹ کی دوری پر ہاتھی پیچ سالم بو دینے چاہئیں جب پودے ایک فٹ اونچے ہو جاویں تو آلوؤں کی مانند اُنکی جڑوں میں مٹی چڑھا دینا بہت ضروری ہے۔ بعد میں حسب ضرورت نکائی اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ قطاروں کے درمیان نالیوں میں پانی دینا لازمی ہے +

عام کیفیت۔ ہاتھی پیچ زمین سے کھود کر بہتر ہے کہ خشک ریت میں داب رکھیں اس طرح سے وہ بگڑتے نہیں۔ بعض باغیچوں میں کیاریوں کے اندر ہی رہنے دیتے ہیں۔ حسب ضرورت نکال لیا کرتے ہیں۔ زمین کے اندر دیمک اور کیڑے مکوڑے بھی گانٹھوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اُن سے بہر حال خبر دار رہنا چاہیئے +

مرچوبہ

ASPARAGUS, OFFICINALIS.

ASPARAGUS.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مرچوبہ	ایس - پیرے - گس -

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع ستمبر سے اخیر نومبر تک	اخیر فروری سے اخیر مئی تک -

بیان و استعمال - اہلِ یوروپ اس ترکاری کے نہایت شائق ہوتے ہیں - چنانچہ فرانس میں بدرجہ غایت غور و پرداخت سے اسکی کاشت کی جاتی ہے - اس کی کاشت کے لئے زمین ہلکی - طاقتور - اور ایسی انتخاب کرنی چاہیئے - کہ جس میں اعتدال کے مطابق ریت کا جزو ضرور ہو - پہلے کسی کیاری میں تخم چھڑکواں بوکر پنیری لگالیں - جب بیج پھوٹ نکلیں اور پودے قریب ایک فٹ کے اونچے ہو جاویں تو اچھے اچھے پودے اکھاڑ اکھاڑ کر کیاریوں میں لگا دیں - جن کیاریوں میں یہ ترکاری بونی ہو انکی تمام سطح پر آٹھ انچ کھاد مجوزہ پھیلاکر پھاوڑہ سے قریب دو فٹ گہری کھدائی کرادیں پھر کھرپوں سے مٹی اور کھاد کو ایک کرادیں ایک یا دو ہفتہ تک کیاریوں کو اسی حالتمیں چھوڑدیں تاکہ وہ درست ہو جاویں

ہر ایک کیاری کا عرض ۵ فٹ ہونا چاہیئے۔ اور طول جسقدر چاہیں۔ اِن کیاریوں میں قطاریں بنانی چاہییں جنکا باہمی فاصلہ قریب پندرہ پندرہ اِنچ کے ہو۔ ایک ایک فٹ کی دُوری پر پودے قطاروں پر لگا دیئے جاویں۔ سُوراخ چوڑے کھودے جاویں تا کہ پنیری کی جڑیں آسانی سے داخل ہو سکیں +

پنیری اُکھاڑتے وقت پُوری احتیاط رکھیں کہ جڑیں زخمی نہ ہونے پاویں ورنہ پودوں کے تنمیہ میں فرق آجاویگا۔ جب پنیری سُوراخوں میں لگانے لگیں تو جڑوں کو چاروں طرف خوب طرح سے پھیلا دیں اور اُوپر تین اِنچ کھاد آمیز مٹی ڈال دیں۔ پنیری لگانے کے بعد فی الفور ہلکا پانی دینا چاہیئے۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دیا جاوے۔ دو سال تک پودوں کو چھیڑنا نہیں چاہیئے جس قدر اُن میں نئی شاخیں نکلیں نکلنے دیں کیونکہ اِس کے معنے یہ ہیں کہ اندر بھی جڑیں طاقتور ہو رہی ہیں۔ ہر سال جڑوں کے اِرد گِرد مٹی باہستگی گوڑ کر کسیقدر نمک اور خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دیدینی چاہیئے۔ اخیر دسمبر یا ماہ جنوری میں یہ عمل کرنا بہت مُفید ہے۔ بعد ازاں حسب ضرورت نکائی اور آبپاشی کرتے رہیں۔ اگر زمین عمدہ اور پودوں کے مزاج کے موافق ہوگی اور ساتھ ہی اُن کی پوری طرح سے غور و پرداخت رکھی جاوے گی تو چھ سات سال تک خاطر خواہ فصل حاصل ہو سکتی ہے۔ پہاڑوں میں صرف یہ عمل اور زیادہ کرنا چاہیئے کہ پنیری کو ایک سال تک نہ اُکھاڑیں یعنے جس کیاری میں بیج بوئے گئے تھے

اُسی میں ایک سال تک رہنے دیں۔ دُوسرے سال موسم بہار میں جبکہ کوہر اور پالے کا خطرہ دُور ہو جاوے اُسے اکھاڑ اکھاڑ کر کھلی کیاریوں میں لگادیں ✤

ایک تجربہ کار صاحب مرچوبے کی کاشت کی نسبت اپنا سالہا سال کا تجربہ یوُں بیان فرماتے ہیں:۔

اگر مرچوبہ کے بیج اگست کے اخیر ہفتہ میں بوئے جاویں تو وہ دو ہفتوں کے اندر اُگ آتے ہیں۔ اِنہیں شروع اکتوبر تک بالکل چھیڑنا نہیں چاہیئے۔ البتہ انہیں فوّارہ سے آہستگی کے ساتھ پانی دیتے رہیں اور سخت بارش سے بچاویں۔ پنیری اگر ناندوں۔ کھُلے ہوئے صندوق یا بڑے بڑے گملوں میں بوئی جاوے تو بہتر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بارش کے وقت سہولیت کے ساتھ اُنہیں اُٹھا کر سایہ میں رکھ سکتے ہیں۔ بعض اصحاب کو یہ خیال ہے کہ مرچوبے (اس۔ پے۔ رے۔ گس) اور رسلیری) کی کاشت یکساں طریق پر ہوتی ہے مگر یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ اِن دونوں کا طریق کاشت بالکل مختلف ہے۔ جس کیاری میں پنیری بونی ہو اُس میں دو دو فٹ کے چوگرد فاصلہ پر گڑھے کھودنے چاہئیں۔ جنکا قطر ایک فُٹ اور گہرائی دو فٹ ہو۔ کھُدی ہوئی مٹّی کا کسی گوشہ میں ڈھیر لگوا دیں۔ کیونکہ اِس سے رفتہ رفتہ کام لینا ہے۔ بعد ازاں خوب بوسیدہ گوبر کی گھاد اور پتّوں کی کھاد ہم وزن لیکر اُس میں ایک حِصّہ کھُدی

ہوئی مٹی ملا دیں۔ پھر اُس میں شورہ مِلانا چاہیئے۔ اِس انداز سے
کہ ایک من کھاد میں پانچ سیر شورہ پڑ جاوے۔ اس مرکب سے وہ
تمام گڑھے جن میں مرچوبہ لگانا منظور ہے آدھے آدھے بھر دیں۔
اب اِن گڑھوں میں ایک ایک پنیری کا پودا لگادیں مگر جڑوں کو
اچھی طرح سے پھیلا دیں تا کہ وہ سُکڑی سمٹی نہ رہیں۔ نیز پنیری لگاتے
وقت پُوری احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کہ جڑیں مجرُوح نہ ہو جاویں۔ پنیری
لگاتے ہی ہلکا سا پانی دیدیا جاوے اور ایک دِن اُنھیں بالکُل ہاتھ
نہ لگاویں اور نہ پانی دیں۔ بعد ازاں روز مرّہ دن میں ایک مرتبہ
ہلکا سا پانی دیدینا مفید ثابت ہوگا۔ اس طرح سے پودے خوب
نشو و نما ہونے لگیں گے۔ جوں جوں پودے بڑھتے جاویں وہی شورہ
آمیز مرکب کھاد جسکا ابھی ذکر ہو چکا ہے تھوڑی تھوڑی جڑوں میں
دیتے جاویں۔ یہانتک کہ گڑھے پُر ہو کر کیاریوں کی سطح کے برابر
ہو جاویں۔ جب گڑھے سطح کے ہموار ہو جاویں تو اور زیادہ تردّد
کرنیکی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ سوائے اِس کے کہ جب موسم خُشک ہو
تو پانچویں چھٹے پانی دلوا دیا کریں۔ ایک سال بعد شروع موسم بہار
میں پودے پھُولینگے اور موسم برسات میں نہایت عمدہ نئے کلّے نکلینگے
جنہیں کاٹ کر بطور ترکاری استعمال کرسکتے ہیں۔ شمالی ہند میں بالعموم
موسم سرما میں پودے مُرجھا جاتے ہیں اِس لئے اُنکی جانب سے
بالکل بے خبر نہیں ہونا چاہیئے۔ شروع دسمبر میں تھانولے کھود کر

وہی مرکب کھاد جسکا اُوپر بیان ہو چکا ہے تھوڑی تھوڑی پودوں کی جڑوں میں دینی چاہیئے - نیز روز مرّہ یا دُوسرے دن ہلکا پانی بھی دینا واجب ہے - تھوڑے ہی عرصہ میں نئے کلے پھُوٹ آوینگے اور تمام پودے سرسبز و شاداب ہو جاوینگے - اِس ترکیب سے سالہا سال تک ان پودوں کو محفوظ رکھکر اُن سے تازہ اور لذیذ ترکاری حاصل کرسکتے ہیں - بڑی بات مرچوبے کی کاشت میں یہ ہے کہ موسم سرما میں جبکہ پودے نوم کی حالت میں ہوتے ہیں اُن کی جانب سے بے خبر نہ ہو جاویں - جاڑوں میں مرچوبے کی کیاریوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا ضروری ہے اور برسات میں انکو چھیڑنا نہیں چاہیئے جتنے بڑھیں بڑھنے دیں +

عام کیفیت - نشیب میں مرچوبہ کی کاشت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے -

باقلہ

(FABA VULGARIS)

BEAN BROAD.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
باقلہ	بین براڈ -

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک۔

بیان و استعمال۔ ترکاری۔

طریق کاشت۔ باقلہ ہر قسم کی زمین میں بآسانی پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر ایسی زمین جس میں اعتدال کے مطابق ریت کا جزو بھی ہو اسکے لئے نہایت موزوں ثابت ہوتی ہے۔ پہلے بوسیدہ کھاد مجموعہ کیاریوں کی سطح پر پھیلاکر دو تین روز چھوڑ دیں۔ پھر ہل چلاکر یا پھاوڑے سے اُنہیں ایسا درست کریں کہ مٹی اور کھاد خوب مل جاوے۔ بعد ازاں تین تین فٹ کے فاصلہ پر تین تین انچہ گہری اور دو دو فٹ چوڑی نالیاں بنالیں۔ پھر اِن نالیوں کے اندر ایک ایک فُٹ کے فاصلہ پر دو نالیاں تین تین انچہ گہری بناویں۔ اِن نالیوں میں چھ چھ انچہ کی دُوری پر بیج بوکر اُوپر سے تین انچہ مٹی ڈال دیں۔ جب پودے پندرہ انچہ اُونچے ہو جاویں تو نالیوں کو کیاریوں کی سطح کے ہموار کر دیں بلکہ اور دو تین انچہ اُونچی مٹی پودوں کی جڑوں میں چڑھادیں تاکہ وہ جھکنے نہ پاویں۔ جبتک نالیاں کیاریوں کی سطح کے ہموار نہ ہو جاویں تب تک اُنکے اندر پانی دینا چاہیئے۔ جب ہموار کر دیجاویں تو قطاروں کے درمیان پانی دینا کافی ہوگا۔ جب پودے قریب تین فُٹ اُونچے ہو جائیں اور پھُولوں سے خوب لد جاویں

تو ہر ایک شاخ کے سرے کو چٹکی سے نوچ دینا چاہیئے ورنہ پھلیاں بہت کم آوینگی یا بالکل نہیں آوینگی۔ حسب موقعہ آبپاشی اور نکائی کے سوائے اور زیادہ تردد کی ضرورت نہیں ہوتی +

عام کیفیت۔ لمبی پھلیوں کے باقلے کے لیئے ہر سال نئے تخم خریدنے کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ بعض ولایتی اقسام ایسی ہیں کہ جنکے بیج اگر یکے بعد دیگرے فصلوں سے حاصل کرکے بوئے جاویں تو بہت جلد ان کی حیثیت میں فرق آجاتا ہے اسلیئے بہتر ہے کہ ہر دوسرے سال اُنکے نئے بیج منگوائے جایا کریں۔ لبنی پھلیوں کا باقلہ بہ نسبت چھوٹی پھلیوں کے باقلہ کے خوب پھلتا ہے +

سیم ولایتی

PHASEOLUS, VULGARIS.

(BEAN. FRENCH (OR KIDNEY.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی سیم - سیم۔	بین۔ فرنچ یا کِڈنی۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے وسط اکتوبر تک	شروع اپریل سے وسط جون تک

بیان و استعمال - ترکاری -

طریق کاشت - اِسے کھیتوں یا کشادہ وسیع رقبہ میں بونا ٹھیک نہیں ہے - بہتر ہے کہ اِسے ایسے باغیچوں میں جنکے گرد چار دیواری یا بڑے بڑے درخت ہوں بویا جاوے - اِس کی کاشت کے لئے ایسی زمین انتخاب کرنی چاہیئے - کہ جس میں پانی دیر تک کھڑا نہ ہو سکے اور یہ سخت نہ ہو - ہلکی طاقتور زمین اِس کے لئے موزوں قرار دیجاتی ہے - سب سے بہتر جگہ اِس کے بونے کے لئے وہ شمار کی جاتی ہے کہ جہاں ایسے اُونچے اُونچے درخت نہوں کہ جن کی شاخیں بہت گھنی - جھکی اور پھیلی ہوئی ہوں - مراد یہ کہ دن میں دھوپ کو روک نہو مگر رات کو کہر اور پالے سے بچاؤ رہے - اِن سیموں کی کاشت اگر برسات کے خاتمہ سے پیشتر منظور ہو تو بیج اُونچی قطاروں پر بونے چاہئیں - اگر برسات کے بعد کی جاوے تو بیج ایک ایک انچہ گہری نالیوں میں بوئے جاویں - بہر صورت قطاروں یا نالیوں کا باہمی فاصلہ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ سے کم نہو - دونوں حالتوں میں بیجوں کا باہمی تفاوت تین تین انچہ ہو - اگر ایک ایک انچہ گہری نالیوں میں بوئے جاویں تو صرف نالیوں کو مٹی سے کیاریوں کی سطح کے ہموار کر دینا کافی ہے - اگر اُونچی قطاروں پر بونے ہوں تو اُنہیں ایک ایک انچہ گہرائی میں گاڑنا لازمی ہے - کھاد خوب بوسیدہ لید کی ہو یا سال سوا سال کی پُرانی کھاد مجموعہ - اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ

میں ایک مرتبہ پانی دیدینا اور نکائی کردینا عین واجب ہے +
عام کیفیت - یہ سیم میدانوں کی بنسبت پہاڑوں پر اچھی ہوتی ہے - مگر وہاں اِسے اُونچی قطاروں پر نہیں بونا چاہیئے +



سیم

PHASEOUS MULTIFLORUS.

BEAN SCARLET RUNNER.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سیم -	بین سکارلیٹ رنر -

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے وسط اکتوبر تک -	شروع اپریل سے اخیر جون تک -

بیان و استعمال - ترکاری -
طریق کاشت - قریب قریب وہی ہے جو ولایتی سیم (مراد فرنچ یا کڈنی بین) کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے - اِس کے لئے زمین بھی ویسی ہی منتخب کرنی چاہیئے - مگر بجائے قطاروں پر بونے کے انہیں ایک ایک انچ گہری نالیوں میں اکہری یا دوہری طرز پر بونا چاہیئے - اگر دوہری طرز پر بونا ہو تو نالیوں کا باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ رہے اور بیچ

میں خشک درختوں کی شاخیں درستی سے گاڑنی چاہئیں تا کہ مٹر کی طرح شاخیں اُن پہ چڑھ سکیں۔ اسی کو دوہری طرز کہتے ہیں۔ اکہری طرز یہ ہے کہ ایک انچ گہری نالی میں بیج بو کر اُس کے دو جانب لہریہ کے طور پر مثلاً ∿∿∿∿ بیلیں گاڑ دیجاویں اور جب شاخیں بڑھنے لگیں تو ٹہنیوں کے ساتھ وابستہ کر دیا جاوے۔ یہی عمل قریب پانچ پانچ فٹ کے فاصلہ پر کرتے چلے جاویں تا وقتیکہ کیاریاں پُر ہو جاویں +

اِس سیم کی نسبت ایک تجربہ کار صاحب یوں رقمطراز ہیں:-
"میدانوں میں یہ بہت ہی کم پھولتی اور پھلتی ہے۔ مگر پہاڑوں میں بالخصوص کوہ ہمالیہ میں یہ خوب پھلیاں دیتی ہے۔ جب پھلیاں ختم ہو جاتی ہیں تو پودوں کی جڑوں کو نکال نکال کر ریت میں داب دیتے ہیں۔ دوسرے سال اِسے پھر لگا دیتے ہیں۔ اِس طرح بیجوں کی نسبت یہ سیم جلد طیار ہو جاتی ہے۔ اور موسم سے ایک مہینہ پہلے اِس سے پھلیاں اُترنے لگتی ہیں۔ میدانوں میں اِسے بونے کا سب سے اچھا طریق یہ ہے کہ اس کی شاخیں لمبی نہ ہونے دیں نئی شاخوں کے سِرے برابر نوچ دیا کریں۔ چند مرتبہ یہ عمل کرنے سے پودے جھاڑیوں کی مانند ہو جاوینگے + اگر یہ طریق اختیار کرنا ہو تو طریق کاشت یہ ہے کہ کیاریوں کو درست کر کے ڈھائی ڈھائی فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بناویں۔ اِن قطاروں پر بارہ بارہ انچ کے فاصلہ پر ایک ایک بیج دو دو انچ کی گہرائی پر بوتے چلے جاویں

پودوں کو پانی جبتک کہ اشد ضرورت نہو نہیں دینا چاہیئے - جب دیا جاوے تو ہلکا - زیادہ پانی دینے سے پودوں کو نقصان پہنچتا ہے
عام کیفیت - اس سیم کی بہت سی قسمیں ہیں مگر یہ قسم (مراد سکارلٹ رنر) لذیذ شمار کی جاتی ہے - اس کے بونے کے لئے زیادہ جگہ درکار نہیں ہوتی - تھوڑی سی جگہ میں بہت سی ترکاری پیدا ہو جاتی ہے پہاڑوں میں یہ سیم بہت ہی آسانی سے ہو جاتی ہے - کچھ تردّد نہیں کرنا پڑتا - تھوڑے ہی عرصہ میں بیلیں خوب پھیل جاتی ہیں -

چُقندر

(BETA VULGARIS)

(BEET.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چُقندر -	بیٹ

موسم کاشت

(میدانوں میں	(پہاڑوں میں
وسطِ اگست سے اخیر اکتوبر تک -	شروع مارچ سے اخیر مئی تک -

بیان و استعمال - ترکاری - یا شکر نکالی جاتی ہے +
طریق کاشت - پہلے کیاریاں دو تین مرتبہ پھاوڑہ یا ہل سے

قریب ڈیڑھ فٹ گہری کھُد داکر یا چھنواکر تین چار دِن اُنھیں ہوا اور دھوپ لگنے دیجاوے بعد ازاں تمام سطح پر دو تین انچہ کھاد مجموعہ بچھاکر کیاریوں کو اِسطرح دُرست کیا جاوے کہ کھاد اور مٹّی ایک ہو جاوے۔ پھر پندرہ پندرہ انچہ کے فاصلہ پر ایک ایک انچہ گہری نالیاں بناکر ایک ایک انچہ کی دُوری پر بیج بونے چاہئیں۔ جب پودے اُگ آویں اور دو انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِسطرح سے چھانٹ دیا جاوے کہ ہر ایک پودے کا باہمی تفاوت تین یا چار اِنچہ رہ جاوے۔ اُکھاڑے ہوئے پودوں کو یا تو اُس جگہ لگا سکتے ہیں کہ جہاں پودے نہ چھوٹے ہوں اور زمین خالی رہ گئی ہو یا دُوسری کیاری میں بطور پنیری جب پودے قریب چھ سات انچہ کے اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں پھر اِس طرح سے چھانٹ دینا چاہیئے کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ نو نو ۹x۹ انچہ رہ جاوے۔ بعد ازاں اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ آبپاشی اور حسب ضرورت نکائی کرنی واجب ہے شروع سے ہی جیسے جیسے پودے اُونچے ہوتے جاویں اُن کی جڑوں میں تھوڑی تھوڑی مٹّی چڑھاتے چلے جاویں۔ اِس طرح سے کچھ عرصے میں خاصی اُونچی اُونچی قطاریں بن جاوینگی۔ پانی اِن قطاروں کے درمیان دیا جاوے۔ پودوں کی جڑیں اعتدال کے موافق تر ہو جاوینگی۔ بیج بونے کے بعد اگر کیاریاں خشک ہوں تو فی الفور ہلکا سا پانی دیدینا چاہیئے اگر کافی نمدار ہوں تو آبپاشی حسب موقعہ کیجاوے

اگر چقندر کے بیج موسم برسات کے خاتمہ سے پیشتر یا ایسی زمین میں بونے ہوں جو بھاری اور سخت ہو تو بہتر یہ ہے کہ بجائے ایک ایک انچ گہری نالیوں میں بونے کے قریب آٹھ آٹھ انچ اونچی قطاروں پر بو دیں جن کا باہمی فاصلہ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ ہو۔ ان قطاروں کے دونوں پہلوؤں میں بیج انگلیوں سے داخل کرتے چلے جاویں

عام کیفیت۔ جب گانٹھیں کسی قدر موٹی ہو جاویں تو اُن کی جڑوں میں تھوڑا تھوڑا پسا ہوا نمک دیکر ہلکا پانی دیدینا یا پانی میں گھول کر ڈال دینا بہت مفید ثابت ہوگا +

ممالکِ غیر سے اِس مُلک میں ہر سال لاکھوں من چقندر کی شکر آتی ہے۔ یہاں بھی جابجا شکر حاصل کرنے کی غرض سے اِس کی کاشت کے تجربات ہو رہے ہیں۔ کامیابی کی توقع ہے +

تجربے میں آیا ہے کہ تازہ ولایتی بیجوں سے میدانوں میں چقندریں نہایت عمدہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر ان میں بیج نہیں پڑتے البتہ بعض گول ولایتی اقسام میں بیج آجاتے ہیں۔ دیسی بیجوں سے بھی خاصی چقندریں پیدا ہو جاتی ہیں مگر دیر تک اچھی حالت میں نہیں رہسکتیں جلد پھول جاتی ہیں +

جن کیاریوں میں ذرا سا بھی درختوں کا سایہ پڑتا ہو ان میں چقندریں ہرگز نہیں بونی چاہئیں +

بند گوبھی

BRASSICA OLERACEA, VAR, CAPITATA.

(CABBAGE.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بند گوبھی۔ کرم کلّہ	کے بیج

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے اخیر اکتوبر تک	اخیر فروری سے اخیر مئی تک۔ نیز ماہ ستمبر و اکتوبر

بیان و استعمال۔ ترکاری +
بند گوبھی کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں مگر بغرض سہولیت انہیں چار حصّوں میں منقسم کرسکتے ہیں (۱) سفید چھوٹی اقسام جو بہت پہلے پیدا ہو جاتی ہیں (۲) چھوٹی سوئے واشئے (۳) بڑے سر والی اقسام جو آخری فصل میں خوب ہوتی ہیں (۴) سُرخ +

طریق کاشت۔ پہلے کسی کیاری یا گملوں میں بیج چھڑکواں بوکر اُوپر سے بہت باریک مٹّی $\frac{1}{8}$ انچہ چھڑک دینی چاہیئے۔ پنیری کی یہ کیاری کھُلی جگہ میں ہو اور اُس کی مٹّی نہ بہت طاقتور ہو اور نہ بہت کمزور۔ اگر بیج بوتے وقت کیاری یا گملوں کی مٹّی میں کافی نم ہو تو پانی اُس وقت تک نہ دیا جاوے جبتک کہ پودے پھُوٹ

Savoy. ۵

نہ آویں۔ موسم برسات میں پنیری ہمیشہ اُونچی کیاریوں میں طیار کرنی چاہیئے ورنہ زیادہ پانی اور نمی کے باعث نرم و نازک پودے خراب ہو جاوینگے +

بند گوبھی کے ولایتی بیج وسط اگست یا شروع ستمبر میں نہیں بونے چاہئیں۔ بہت کم اُگتے ہیں۔ البتہ دیسی بیج ان ایام میں بوئے جاسکتے ہیں۔ مگر انہیں بہت زیادہ نہ بویا جاوے۔ لیکن وسط ستمبر سے اخیر ستمبر تک زیادہ بو دینے میں ہرج نہیں ہے۔ ولایتی بیج اکتوبر میں بونے مناسب ہیں۔ پنیری کو پرند زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں بہتر ہے کہ خشک خار دار درختوں کی شاخیں کیاریوں کے اُوپر درستی سے رکھوا دی جاویں۔ اگر موذی کیڑے مکوڑے حملہ آور ہوں تو فوارہ سے پانی دینے کے بعد سیاہ مرچوں یا ہلدی کا باریک سفوف چھڑک دینا چاہیئے۔ جب پودے چار پانچ انچہ اونچے ہو جاویں تو انہیں اکھاڑ اکھاڑ کر حسب ترکیب ذیل لگا دیں +

جن کیاریوں میں بند گوبھی لگانی مد نظر ہو اُن کی سطح پر چار پانچ انچہ اُونچی کھاد مجموعہ پنیری لگانے سے مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے پھیلوا کر ڈیڑھ فٹ گہری کھدائی یا جتائی کرادیں۔ بعد ازاں مٹی کو باریک اور زمین کو درست کرا کے ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر چار چار انچہ چوڑی اور تین تین انچہ گہری نالیاں کھود لی جاویں ان نالیوں کے اندر ایک جانب ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کی دوری پر

ایک ایک پودا لگاتے چلے جاویں۔ جملہ اقسام کی بند گوبھیوں کے لئے یہ فاصلہ کافی ہے مگر بہت بڑے سروالی بند گوبھی کیلئے نالیوں کا باہمی فاصلہ تین تین فٹ ہونا چاہئے اور پودوں کا باہمی دو دو فٹ۔ پنیری لگانے کے بعد فی الفور پانی دیدینا چاہیئے اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ آبپاشی ضرور ہونی واجب ہے۔ حسب موقعہ نالیوں کے درمیان پنجشاخہ کانٹے سے گوڈائی کر دیا کریں۔ اگر یہ کانٹا نہو تو چھوٹی کھرپی سے ہی گوڈ دیا کریں +

پوری بند گوبھی کی جب آدھی اونچائی[1] تک پودے بڑھ جاویں تو نالیوں کی دونوں جانب سے مٹی لے لے کر پودوں کی جڑوں میں اس طرح چڑھاویں کہ سب سے نیچے پتوں تک مٹی پہنچ جاوے از ان بعد یہ معلوم ہوگا کہ پودے پانچ سے لیکر آٹھ انچ اونچی قطاروں پر بوئے گئے ہیں۔ مٹی چڑھانے کے بعد خشک موسم میں نالیوں کو ہفتہ میں ایک دفعہ پانی سے خوب تر کر دیا کریں اور خاروخس سے ہمیشہ انھیں پاک رکھیں +

عمدہ بند گوبھی اخیر جولائی تک کھانے کے قابل رہ سکتی ہے۔ اس کے لئے یہ ترکیب عمل میں لانی چاہیئے کہ بند گوبھی کی پچھیتی اقسام کے بیج شروع ماہ دسمبر میں ایک کیاری میں بو دینے چاہئیں۔ ماہ جنوری میں جبکہ پودے چار پانچ انچ اونچے ہو جاویں انھیں اکھاڑ اکھاڑ کر اسی ترکیب سے جو سوائے بڑے

[1] یعنی جس قدر اصلی اونچائی بند گوبھی کی ہوتی ہے اس کا نصف حصہ مراد ہے +

سر کی گوبھی کے دیگر جملہ اقسام کی گوبھی کے لئے لکھی گئی ہے لگا دیں۔ ایک قسم کی سونڈی بند گوبھی پر حملہ کرتی ہے اسکا خیال رکھنا چاہیئے۔ جب یہ نمودار ہو ہاتھ سے پکڑوا کر دفع کرا دیں۔ جبتک اسکا نام و نشان گم نہ ہو جاویں روز مرہ پودوں کو دیکھتے رہیں۔

اگر عمدہ بند گوبھی موسم گرما کے شروع میں حاصل کرنی مدنظر ہے تو یہ ترکیب کرنی چاہیئے کہ وسط اکتوبر میں ایک کیاری میں پچھیتی اقسام کے بیج بو دیئے جاویں اور انھیں وسط فروری تک اسی کیاری میں رہنے دیا جاوے۔ وسط ماہ فروری میں یہ پنیری اکھاڑ کر کھلی کیاریوں میں لگا دیں۔ ترکیب وہی ہے جو موسم سرما کے لئے بند گوبھی بونے کی نسبت لکھی گئی ہے۔ اگر فروری اور مارچ میں بیج بو کر بند گوبھی پیدا کی جاوے گی تو وہ موسم گرما کے اخیر یا موسم سرما کے شروع تک کھانے کے قابل نہیں ہوگی۔ اگر متواتر بند گوبھی کی ضرورت ہو تو موسم خزاں و بہار دونوں میں دو دو ہفتہ بعد تخم ریزی کرنی چاہیئے۔

عام کیفیت۔ پہاڑوں کے لئے بھی طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو میدانوں کے لیئے بیان کیا گیا ہے۔ تجربہ سے یہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ بند گوبھی کی جڑوں میں جبکہ پودے تناور ہو جاویں ارنڈ کی کھلی کے ساتھ اگر شورہ ملا کر دیا جاوے تو پیداوار عمدہ اور افراط سے ہوتی ہے۔

بند گوبھی کے دیسی بیجوں کی پیداوار عموماً بد صورت اور بد ذائقہ ہوتی ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ بیج پیدا کرنے کی عمدہ ترکیب سے بونے والے کم واقف ہوتے ہیں۔ سب سے اچھا طریق بند گوبھی کے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ ماہ اکتوبر کے لگائے ہوئے پودوں کی کیاریوں میں اعلیٰ درجہ کی بند گوبھیوں کو بیجوں کے لئے منتخب کیا جاوے غور سے دیکھ لینا چاہیئے کہ انہیں کسی قسم کا عارضہ تو نہیں ہے۔ زاں بعد نیچے کے دو دو پتّے چھوڑ کر اُنہیں تیز چاقو سے کاٹ لیں۔ جڑوں کے ارد گرد زمین کو گوڑ کر کسیقدر کھاد مجموعہ دبدیں اور حسب ضرورت آبپاشی کرتے رہیں۔ تھوڑے عرصہ بعد اِنہیں چھوٹے چھوٹے گیند کی مانند سر برآمد ہونگے۔ یہ سر وقت پر پھُول کر پھلیاں دبدیں گے اِن پھلیوں میں سے پختہ بیج نکال کر احتیاط سے رکھ چھوڑیں اِن بیجوں سے جو فصل بوئی جاویگی وہ قابل تعریف ہوگی +

اگر ایک ہی جگہ ہر سال بند گوبھی کی کاشت کیجاوے تو پنیری لگانے سے مہینہ بیس دِن پہلے چُونہ کی کھاد دے دینی چاہیئے۔ نیز پنیری لگاتے وقت سب سے نیچے کے پتّے تک جڑ اور تنہ زمین میں داب دیا جاوے یہ عمل بہت ضروری ہے۔ اگر پنیری کی جڑ پر چینٹوں کے انڈوں کی مانند غلاف ہوں تو اُنھیں لگانے سے پہلے ہاتھ سے ملکر صاف کر دینا لازمی ہے ورنہ ساری فصل تباہ ہو جاوے گی +

کیل

[ایک قسم کی بند گوبھی]

BRASSICA OLERACEA, VAR, ACEPHALA

(BORECOLE OR KALE.)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کیل۔ بورکول	ولایتی بند گوبھی

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
اخیر فروری سے اخیر مئی تک	شروع ستمبر سے اخیر اکتوبر تک

بیان و استعمال۔ اس کے پتّوں کی ترکاری بنتی ہے۔

طریق کاشت۔ درحقیقت یہ ترکاری میدانوں میں عمدہ نہیں پیدا ہوسکتی وجہ یہ کہ بہت زیادہ سردی اور کہر سے ہی اس کے پتّے نرم اور کرارے ہوسکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ اس کی زیادہ تر کاشت پہاڑوں پر ہی کی جاوے۔ پہاڑوں میں یہ بآسانی تمام خاطرخواہ ہو جاتی ہے۔ پہلے کسی کیاری میں بیج چھڑکواں بوکر پنیری لگاتیں۔ جب پودے قریب چار انچہ اونچے ہو جاویں تو انہیں کیاریوں میں باقاعدہ قطاروں پر لگاویں۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ دو دو فٹ ہونا چاہیئے اور ہر ایک پودے کا ایک دوسرے سے اٹھارہ اٹھارہ

اِنچہ بڑی اقسام کی کاشت کے لئے قطاروں کا باہمی فاصلہ چار چار ۴×۴ فٹ اور پودوں کا باہمی تین×تین فٹ ہونا چاہیئے +
اِس کی کاشت طاقتور زمین میں کرنی چاہیئے۔ اگر زمین میں پہلے سے کھاد پڑی ہوئی ہو تو بوتے وقت اور کھاد دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب پودے نصف[1] بلندی تک پہنچ جاویں تو اُنکی جڑوں میں آلوؤں کی فصل کی طرح مٹی چڑھا دینی چاہیئے۔ حسب موقعہ نکائی۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ آبپاشی کر دینی چاہیئے +
عام کیفیت۔ پہاڑوں اور میدانوں میں بونے کا طریق یکساں ہے +

برسلز سپراؤٹس

[چوک گوبھی]

BRASSICA OLERACEA, VAR.

(BULLATTA GEMMIFERA.)

(BRUSSELS SPROUTS)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چوک گوبھی۔	برسلز سپراؤٹس۔

[1] مراد پودے کی اصلی بلندی کا نصف حصّہ ۱۲

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
اخیر فروری سے وسط مئی تک	شروع ستمبر سے اخیر اکتوبر تک

بیان و استعمال۔ ترکاری +

طریق کاشت۔ اس گوبھی کا پودا لمبا ہوتا ہے اور بند گوبھی کی طرح اس میں اوپر ایک سر ہوتا ہے اور تنہ پر چھوٹے چھوٹے سر ہوتے ہیں۔ اس کی کاشت کے لئے ایسی کشادہ کیاریاں انتخاب کرنی چاہئیں کہ جن میں درختوں کا سایہ ذرا بھی نہ آتا ہو۔ جب پودے چار پانچ انچہ اونچے ہو جاویں تو انھیں کیاریوں میں با قاعدہ قطاروں پر جنکا فاصلہ دو دو فٹ ہو پندرہ پندرہ انچہ کی دوری پر لگاتے چلے جاویں۔ کیاریوں کو اس کی کاشت کے لئے درست کرتے وقت کھاد مجموعہ خوب ڈالنی چاہیئے ورنہ فصل خاطر خواہ نہیں ہوگی۔ جب پودے نصف اونچے ہو جاویں تو ان کی جڑوں میں کسیقدر مٹی چڑھا دینی چاہیئے مگر زیادہ نہیں۔ جب تنہ پر مرجھائے ہوئے یا گلے ہوئے پتے نظر پڑیں فی الفور نوچ دیا کریں۔ حسب موقعہ نکائی اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دینا کافی ہے +

عام کیفیت۔ پہاڑوں اور میدانوں کے طریق کاشت میں کچھ تفاوت نہیں ہے البتہ موسم کاشت کے اور ہونے میں شک

نہیں ہوسکتا۔ تخم ریزی ذرہ دور دور کرنی چاہیئے تاکہ پنیری گھنی پیدا نہو۔ پنیری کو مٹی کے گولے سمیت اُکھاڑنا چاہیئے تاکہ جڑیں ہل نہ جاویں۔ نیچے کے پتّے جوں جوں پکتے جاویں احتیاط سے کاٹتے جاویں تاکہ سر بڑے ہوسکیں +

گانٹھ گوبھی

BRASSICA OLERACEA VAR CAULO-RAPA.

(KNOL KHOL OR KHOL RABI)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گانٹھ گوبھی۔	نول۔کھول۔کھول۔ربی۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے اخیر اکتوبر تک	اخیر فروری سے اخیر مئی تک۔

بیان و استعمال۔ جب تک اِس گوبھی کی گانٹھیں اوسط درجہ کے شلجم کے برابر رہتی ہیں تب تک اس کی اچھّی ترکاری بن سکتی ہے +

طریق کاشت۔ طریق کاشت وہی ہے جو بند گوبھی کے ضمن

میں بیان ہو چکا ہے۔ البتہ پنیری کو قطاروں پر جن کا باہمی
فاصلہ پندرہ پندرہ انچہ ہو۔ نو نو (۹×۹) کی دوری پر لگانا چاہیئے
اکثر یہ بھی کیا جاتا ہے کہ کیاریوں میں ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے
فاصلے پر قطاریں بناکر اُن پر بیج بو دیئے جاتے ہیں۔ جب
پودے پانچ چار انچہ اُونچے ہو جاتے ہیں تو اُنھیں اس طرح
سے چھانٹ دیتے ہیں کہ ہر ایک کا باہمی تفاوت ایک ایک فٹ
رہ جاتا ہے۔ جب پودے تناور ہو جاتے ہیں تو ان کی جڑوں میں
پتلی کھاد دی جاتی ہے تاکہ ان کی گانٹھیں جلد کارآمد ہوسکیں۔
زیادہ عرصہ ہو جانے کے باعث وہ سخت پڑکر قابل استعمال نہیں
رہتیں۔ کاشت سے پہلے کیاریوں میں خوب کھاد مجموعہ دینی چاہیئے
اگر کیاریوں کی تمام سطح پر نہ دی جا سکے تو قطاروں میں جہاں
پنیری لگانی یا بیج بونے مد نظر ہوں زیادہ مقدار میں دینی واجب ہے
عام کیفیت۔ اگر اس ترکاری کی متواتر عرصہ تک ضرورت
ہو تو تخم ریزی دو دو ہفتہ بعد کرنی لازمی امر ہے ٭

پھُول گوبھی

BRASSICA OLERACEA, VAR.
BOTRYTIS CAULIFLORA.
(CAULI FLOWER)

ہندوستانی نام	انگریزی یالاطینی نام
پھُول گوبھی	کلائی فلاور

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اگر دیسی بیج بونے ہوں تو وسط جون سے اخیر اگست تک بو سکتے ہیں۔ اگر تازہ ولایتی بیج بونے ہوں تو وسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک بو سکتے ہیں۔	پہاڑوں میں صِرف ولایتی بیج اخیر فروری سے اخیر اپریل تک بونے چاہئیں۔ موسم خزاں میں بھی پھُول گوبھی کے بیج پہاڑوں میں بوئے جا سکتے ہیں ٭

(حاشیہ)۔ تازہ ولایتی بیج منگواکر جو فصل بوئی جاوے اور اُس سے جو بیج حاصل کر کے دُوسری فصل بونے کے لیئے رکھ چھوڑیں تو وہ بھی دیسی بیج شمار کیئے جاوینگے ٭

بیان و استعمال۔ ترکاری ٭

طریق کاشت۔ چونکہ گوبھی کی اقسام میں سے پھُول گوبھی

بہت نازک ہے اِس لیئے اِس کی کاشت خاص توجہ کے ساتھ کرنی چاہیئے ورنہ کامیابی محال ہے ٭

مالیوں کی لاعلمی اور لاپروائی کے سبب پودوں میں بالکل پھول نہیں آتا۔ بعض کے پھول بیاہ پڑکر بالکل ٹھٹھر جاتے ہیں کچھ پھول علیحدہ علیحدہ شاخیں بنکر پھیل جاتے ہیں۔ بالخصوص تازہ ولائیتی بیج جو اگست یا اگست سے پہلے بوئے جاتے ہیں اُن کے پودوں میں شاذ و نادر ہی پھول آتے ہیں اُنھیں وسطِ ستمبر سے پہلے ہرگز نہیں بونا چاہیئے وسط جون سے اگست کے اخیر تک اگر دیسی بیج بوئے جاوینگے تو پھول عمدہ آوینگے۔ اگر انہیں وسطِ ستمبر یا اُس کے بعد بویا جاویگا تو غالبًا ناکامی ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں اقسام کے بیج حسب موقعہ بوئے جاویں تاکہ پھول جلد قابل استعمال ہو جاویں اور یہ سلسلہ دیر تک جاری رہے ٭

جو فصل برسات کے قبل یا شروع برسات میں بونی ہو اُس کی کیاریوں کی سطح آس پاس کی سطح سے قریب ایک فٹ اُونچی ہونی چاہیئے تاکہ برسات کا پانی کیاریوں میں ٹھہرنے نہ پاوے اگر پانی ٹھیرےگا تو فصل ماری جاویگی۔ جو فصل برسات بعد بوئی جاوے اُس کی کیاریوں کی سطح کو بلند کرنے کی کچھ ضرورت نہیں سب سے پہلے پنیری تیار کرنیکے لیئے کیاریاں بنانی چاہئیں۔ بہت اُگتی

فصل کے لیئے برسات شروع ہونے سے پہلے اُونچی چبوترہ نما کیاریاں بنائی جاویں - اِن کیاریوں کی مٹی نرم اور طاقت ور ہونی چاہیئے - مگر اِس کے ساتھ بہت طاقتور کھاد نہیں ملانی چاہیئے صرف بوسیدہ پتوں کی کھاد میں اگر گملوں کی پرانی مٹی ملاکر اُونچی کیاریاں بنائی جاویں تو وہ بہت موزوں ہونگی - یہ کیاریاں بارش میں خواہ کتنی ہی تر ہو جاویں مگر ایک دو دن کی دھوپ انہیں تخم ریزی کے قابل کر دیتی ہے - تخم ریزی کے بعد زیادہ بارش کے وقت پتلی پتلی لوہے کی چادروں یا چٹائیوں کا سایہ اُن پر کر دیا جاتا ہے - جن دنوں کئی کئی دن بارش نہیں تھمتی - جھڑی لگ جاتی ہے تو کبھی کبھی اُن پر خشک اور سرد راکھ چھڑک دی جاتی ہے تا کہ زائد نمی کو یہ جذب کر لے - بہت تر اور کیچڑ کی مانند کیاریوں میں ہرگز بیج نہیں بونے چاہیئیں ٭

اندازہ لگانا ہو کہ آیا کیاریوں کی مٹی اِس قابل ہو گئی ہے کہ اُن میں تخم ریزی کی جاوے تو تھوڑی سی مٹی ہاتھ میں لیکر ملنی چاہیئے - اگر ہاتھ کو نہ چپکے اور بُھربُھری ہو جاوے تو سمجھنا چاہیئے کہ درست ہے ورنہ اور ہوا اور دھوپ لگنے دیں تا کہ ٹھیک ہو جاوے ٭

برسات کے خاتمہ پر بیج بونے کے لیئے زیادہ تردد کی ضرورت نہیں ہوتی - معمولی کیاریوں کو درست کرکے اور اُن میں صرف

بوسیدہ پتّوں کی کھاد اور پرانے گملوں کی مٹّی ملاکر تخم ریزی کی جاسکتی ہے۔ برسات اور خزاں دونوں فصلوں کے بیج چھڑکواں بوکر اُن پر ⅛ انچہ باریک مٹی چھڑک دینی چاہیئے۔ اگر کیاریاں اور موسم خشک ہو تو بیج بونے کے بعد فی الفور ٹین کے فوّارے سے پانی دینا چاہیئے۔ اگیتی فصل کی پنیری کو دھوپ سے بھی بچانا چاہیئے۔ نیز دھوپ کے وقت چٹائیوں یا پھوس کے ہلکے چھپروں وغیرہ کا سایہ کر دیا جاوے تو بہتر ہے مگر صبح و شام انہیں ہوا اور دھوپ لگنے دیں ورنہ پنیری زرد اور کمزور پڑجائیگی ابر کے دن سایہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں نیز وسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک تخم ریزی کے بعد سایہ کی قطعی ضرورت نہیں ہوتی*

اگیتی فصل جو بالعموم جون یا جولائی میں بوئی جاتی ہے اُسے مستقل طور پر کیاریوں میں لگانے سے پہلے ایک مرتبہ تبدیل مقام کرا دینا بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس ترکیب سے پودے مضبوط اور پھول بڑے بڑے ہونگے۔ پنیری کی کیاری میں سے احتیاط کے ساتھ پودے جب وہ چار پانچ انچہ ہو جاویں اُکھاڑ اُکھاڑ کر دُوسری کیاری میں قطاروں پر جنکا باہمی فاصلہ تین تین انچہ ہو ۲ × ۲ انچہ کی دُوری پر لگادیں مگر اس کیاری میں بھی بہت تیز کھاد نہ ہو بوسیدہ پتّوں اور کسیقدر گوبر کی کھاد کافی ہوگی اِس کیاری میں جب یہ اور پانچ چھ انچہ بڑھ جاویں تو مستقل

کیاریوں میں لگا دینے چاہئیں۔ کیاریاں طیار کرنے کی ترکیب وہی ہے جو بند گوبھی کے ضمن میں بیان کی گئی ہے۔ البتہ اوسط درجہ کی گوبھیوں کی قطاروں کا باہمی فاصلہ ڈھائی ڈھائی فٹ اور پودوں کا باہمی دو دو فٹ رکھنا لازمی ہے۔ بہت بڑی قسموں کی گوبھیوں کے لگانے کے لئے قطاروں کا باہمی فاصلہ تین تین فٹ اور پودوں کا باہمی تفاوت ڈھائی دھائی فٹ ہونا چاہیئے

پھول گوبھی کی پنیری پر کئی قسم کے موذی کیڑے مکوڑے حملہ کیا کرتے ہیں۔ اِن سے پنیری کو محفوظ رکھنے کے لئے دوسرے نمبر کے اُپلوں کی راکھ پودوں پر چھڑکنی چاہیئے۔ یا فی نایل[1] پانی میں ملا کر پنیری پر چھڑکیں چونکہ یہ شئے تیز ہوتی ہے اِس لیئے اسکے استعمال کرنے میں خاص احتیاط سے کام لینا واجب ہے ایک چاء کے چمچے میں جسقدر فی نایل آوے لیکر ایک گیلن[2] پانی میں ڈال دیں اور اُسے خوب ہلاویں۔ زاں بعد ٹین کے فوارے یا پچکاری میں بھر کر پودوں پر چھڑکیں۔ مستقل طور پر کیاریوں میں لگانے کے بعد کاٹنے تک پودوں اور پھول کو بہت کم گزند پہنچتا ہے۔ البتہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ جو پودے بیجوں کی غرض سے رہنے دیئے جاتے ہیں اُن پر پھولنے سے پہلے یا بعد میں بعض کیڑے مکوڑے اور ہری مکھیاں یورش کرتی ہیں۔ اس موقعہ پر بھی تیسرے چوتھے اُن پر فی نایل چھڑکنا چاہیئے۔ مگر اندازہ یہ ہو کہ دو چاء کے چمچوں

[1] ایک قسم کا تیل: دافع کرم و عفونت۔ عموماً انگریزی دوا فروشوں کی دوکانوں سے مل سکتا ہے +

[2] اندازاً پانی کی ۵ بوتلیں ... ولایتی مطلب کے لئے ہوتی ہے یہ سوداگروں کی دوکانوں سے دستیاب ہو سکتی ہے +

کے برابر فی نایل ایک گیلن پانی میں ملایا جاوے۔ جب پودوں میں پھلیاں آجاتی ہیں تو ایک قسم کا کرم اُنہیں تاخت و تاراج کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ پودوں کو ہلانے سے جھٹ گر پڑتا ہے۔ اس لئے اس کے دفعیہ کی سہل ترکیب یہ ہے کہ نیچے کوئی کپڑا یا بوریا بچھاکر پودوں کو ہلایا جاوے جب کوئی باقی نہ رہے تو اٹھوا کر دور پھکوا دیں +

پہاڑوں میں بھی طریق کاشت یہی ہے۔ البتہ اِن میں ولائیتی بیج بونے چاہئیں۔ دیسی بیجوں کی فصل اچھی نہیں ہوتی۔ اگر موسم خزاں میں بیج بونے مدنظر ہوں تو ایسی جگہ انتخاب کرنی چاہیئے کہ جہاں دہوپ خوب آتی ہو +

جب زیادہ سردی پڑنے لگے تو کیاریوں کو خشک گھاس یا چٹائیوں سے ڈھانپ دینا ضروری ہے مگر اتنا بھی نہ ڈھانپیں کہ پنیری مریض اور نکمی ہو جاوے دہوپ کے وقت کھول دیا کریں۔

ولائیتی بیجوں سے جو گوبھی بوئی جاوے اُسے مستقل طور پر کیاریوں میں لگانے سے پیشتر کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ تبدیل مقام کرا دینا چاہیئے۔ جب پنیری چار پانچ انچ اونچی ہو جاوے تو اُسے اُکھاڑ کر دوسری کیاری میں جسکی مٹی پنیری کی کیاری کی نسبت کیقدر طاقتور ہو چار چار انچ کے چو گرد فاصلے پر لگانی چاہیئے۔ اس کیاری میں سوائے بوسیدہ

پتّوں کی کھاد کے اور کوئی کھاد نہ دی جاوے۔ جب اِس کیاری میں تین چار کامل پتّیاں بن جاویں تو اُنھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر دُوسری کیاری میں چھ چھ انچ کے چوگرد فاصلے پر لگا دیں۔ اس کیاری کی مٹّی عمدہ ہو اور اس میں کسقدر بوسیدہ گوبر اور پتّوں کی کھاد دُوسری کیاری کی نسبت زیادہ ڈالنی چاہیئے۔ اگر وقت اور آدمی کافی ہوں تو تیسری تبدیلی بھی اسی طرح کرا دینے میں سراسر نفع متصور ہے۔ اِس کیاری کی مٹّی تیسری کیاری کی نسبت گوبر اور پتّوں کی کھاد سے زیادہ طاقتور کر دینی چاہیئے۔ پودوں کا چوگرد فاصلہ آٹھ آٹھ انچ کافی ہے۔ مستقل طور پر کیاریوں میں لگانے کے لیئے اوسط درجہ کی اقسام کی قطاروں کا باہمی فاصلہ ڈھائی ڈھائی فٹ اور پودوں کی باہمی دُوری دو دو فٹ ہونی چاہیئے اور بڑی اقسام کیلئے قطاروں کا فاصلہ متوازی تین فٹ اور پودوں کا ایک دُوسرے سے تفاوت ڈھائی ڈھائی فٹ رکھا جاوے ⁂

پنیری کی کیاری میں سے جب پہلی مرتبہ پنیری اُکھاڑی جاوے تو دُوسری جگہ لگاتے وقت پودوں کو سب سے نیچے کے پتّوں تک زمین میں گاڑ دیں۔ یہ عمل تمام اقسام کی گوبھی کے لئے ضروری ہے۔ "سب سے نیچے کے پتّوں تک" سے مُراد یہ ہے کہ جڑ اور تنہ کو اِس طرح زمین میں گاڑیں کہ صرف

پتّے دار حصّہ باہر رہ جاوے باقی حصّہ زیر زمین +

پھوّل گوبھی کی کاشت کو درجۂ کمالیت پر پہنچانے کے لیئے ایک تجربہ کار صاحب مندرجہ ذیل ہدایت فرماتے ہیں :۔

" پھوّل گوبھی کے تازہ ولایتی بیج مُعتبر سوداگراں تخم سے منگوا کر شروع اکتوبر میں بونے چاہئیں۔سب سے مقدم کام پنیری لگانے کا ہے۔جہاں تک ممکن ہوسکے پنیری کیاریوں میں نہ لگاویں وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات بارش اور سردی گرمی کی کمی بیشی سے بیجوں کو نقصان پہُنچتا ہے۔نیز پانی دینے میں دقّت ہوتی ہے پھول گوبھی کی پنیری کو اگر ذرہ زیادہ پانی دیدیا جاوے یا سطح زمین کو اعتدال کے مطابق تر نہ رکھا جاوے تو خرابی واقع ہوتی ہے۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ پنیری گملوں ناندوں یا کاٹھ کے کھُلے ہوئے صندوقوں میں لگائی جاوے۔اِس حالت میں بارش کے وقت گملوں صندوقوں وغیرہ کو آسانی سے سایہ میں اُٹھاکر رکھ سکتے ہیں۔زیادہ سردی گرمی کے وقت اُنھیں اندر باہر کیا جاسکتا ہے اور پانی کو ٹھیک اندازہ کے موافق جب چاہیں دیسکتے ہیں+

گملوں صندوقوں وغیرہ میں سب سے پہلے مرکب مٹّی بھرنی چاہیئے یعنی ایک حصّہ باغیچہ کی مٹّی۔ایک حصّہ دریا کا موٹا ریت اور ایک حصّہ بوسیدہ گوبر اور پتّوں کی کھاد کو ملاکر بھر دیں اور دو چار روز گملوں کو پڑا رہنے دیں۔بعد ازاں جس دن مطلع بالکل صاف

ہو صبح کے وقت بیجوں کے پولندے کھول کر فی الفور بو دیں
بیج دائیں ہاتھ کی اُنگلیوں پر پھیلا کر انگوٹھے سے گملوں کی سطح
پر چھڑکنا شروع کر دیں۔ مگر یہ احتیاط رہے کہ بیج نہ تو بہت دُور
دُور پڑیں اور نہ بہت گھنے۔ کیونکہ اگر بہت دُور دُور پنیری اُگے
گی تو پودوں کے لیئے بہت سے گملوں صندوق وغیرہ کے علاوہ
محنت بہت کرنی پڑے گی اور وقت بھی زیادہ صرف ہوگا۔ اگر
پودے گھنے اُگیں گے تو وہ ضرور مریض اور کمزور ہوں گے اور
پنیری کے اکھاڑتے وقت دقّت واقع ہوگی۔ تخم ریزی کے چھ
گھنٹہ بعد ٹین کے فوّارے سے آہستہ آہستہ پانی دیں۔ بعد ازاں
ہر روز صرف ایک وقت صبح کو پانی دیا کریں۔ پنیری کو نہ زیادہ
سایہ میں رکھنا چاہیئے اور نہ دھوپ میں۔ زیادہ سایہ میں رکھا
جاویگا تو وہ مریض اور دُبلی پتلی رہے گی اور اگر زیادہ دیر دھوپ
میں رکھینگے تو وہ کملا اور مرجھا جاویگی۔ اِس لیئے بہتر یہ ہے کہ
پنیری کے گملے بہت سویرے سایہ میں سے نکالکر باہر دھوپ میں
رکھ دیئے جاویں اور ۹ بجے سایہ میں کر دیئے جاویں شام کے
تین بجے پھر باہر رکھ دینے چاہئیں۔ جب پنیری تین جوڑی
یعنی ابتدائی چھ پتیّاں بدل لے یا یُوں کہیئے کہ قریب چار یا پانچ
انچ اونچی ہو جاوے تو اُسے گملوں۔ صندوق وغیرہ سے اکھاڑ کر
ایک کیاری میں چار چار انچ کے چوگرد فاصلے سے لگا دیں۔ مراد

یہ ہے کہ ہر ایک پودے کا چاروں طرف سے فاصلہ چار چار اِنچہ رہے۔ اُس کیاری کو جس میں پنیری لگائی جاوے پہلے سے خُوب دُرست کر لینا چاہیئے یعنے اُس کی مٹّی خُوب باریک ہو جاوے اور ہلکی کھاد اچھّی طرح سے ملادی جاوے۔ ہلکی کھاد سے کسیقدر بوسیدہ گوبر اور پتّوں کی کھاد مُراد ہے۔ جب یہاں پودوں میں تین تین چار چار کاہل پتّے نکل آویں تو اُنھیں اُکھاڑ اکھاڑ کر دُوسری کیاری میں لگاویں۔ جسمیں پہلی کیاری کی نسبت گوبر اور پتّوں کی کھاد کسی قدر زیادہ ہو۔ دُوسری کیاری میں پودوں کا باہمی چوگرد فاصلہ آٹھ آٹھ اِنچہ ہو۔ بارہ[۱۲] تیرہ[۱۳] دن بعد اُنھیں اُکھاڑ کر مستقل طور پر کیاریوں میں لگادیں۔ اِن کیاریوں کی قطاروں کا باہمی فاصلہ ڈھائی ڈھائی فٹ کافی ہے۔ مگر ولایتی پھُول گوبھی کی ایک قسم جسے ویچز آٹم جائنٹ (VEITCH'S AUTUMN GIANT.) کہتے ہیں بہت بڑی ہوتی ہے۔ اِس کے بونے کے لیئے قطاروں کا فاصلہ متوازی تین تین فٹ اور ہر ایک پودے کا باہمی تفاوت ڈھائی ڈھائی فٹ ہونا چاہیئے۔ جن کیاریوں میں مستقل طور پر پودے لگانے ہوں اُن کی کھدائی یا کُھتائی ڈھائی فٹ سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ بعد ازاں اُن میں اچھی طرح سے بوسیدہ کھاد مجموعہ ڈال کر مٹّی کو بہت باریک کر دیا جاوے۔ جب قطاریں بنالیں توکسی قدر اور کھاد اُن مقامات میں ڈال دیں کہ جہاں پودے لگائے

مدِ نظر ہوں +

عام کیفیت - قطاروں یا پودوں کا فاصلہ درست رکھنے کے لیئے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ جسقدر فاصلہ پودوں یا قطاروں کے مابین رکھنا منظور ہو اُتنے اِنچ یا اُتنے فٹ کسی درخت کی سیدھی شاخ یا لکڑی کو ناپ لیں اور اُس لکڑی کو پودوں یا قطاروں کے درمیان رکھکر کام کرتے چلے جاویں۔ اِس طرح سے ایک تو فاصلہ درست رہے گا - دُوسرے برابر برابر پودوں کے لگنے سے کیاریوں کے تختے خوبصورت معلوم ہونگے +

تمام اقسام کی گوبھی و نیز دیگر اقسام کی سبز ترکاریوں کی پنیری طیار کرنے کے لیئے بہتر ہے کہ تخم ریزی کے وقت سوئے کے بھی کچھ بیج ساتھ بو دیئے جایا کریں۔ اِن کے بونے سے ہر قسم کے کیڑے مکوڑے دُور رہتے ہیں - کیونکہ وہ سوئے کی تیز بُو کو برداشت نہیں کرسکتے - پرندبھی اُن کیاریوں میں جن میں سوئے کے بیج ہوں کم اُترتے ہیں - جب سویا ذرا بڑا ہو جاوے تو اُسے اُکھاڑ کر ساگ بنا سکتے ہیں +

جن پودوں پر کیڑے مکوڑے یا خاص اقسام کی مکھیاں نظر آویں اُن پر کوئلے باریک پیسکر چھڑک دینے سے امن ہو جاتا ہے نیز کوئلوں کا چُورا بذاتہ ایک عمدہ کھاد ہے +

پھول گوبھی کے عمدہ بیج حاصل کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے

کہ دیسی گوبھی جو ماہ اگست میں بوئی جاوے اور ولایتی جو ماہ اکتوبر میں لگائی جاوے اُن میں سے جن پودوں کو کیاریوں میں افضل سمجھیں اور اُن کے پھول بھی قابل تعریف ہوں اُنھیں مناسب وقت پر جڑ سمیت کھود کر دوسری جگہ لگادیں۔مگر جڑوں کے ساتھ مٹی کے گولے ضرور وابستہ ہوں ورنہ جڑوں کے پراگندہ ہو جانے کا احتمال رہیگا۔ پانچ فٹ لمبی اور پانچ فٹ چوڑی پنیری کی کیاری میں صرف ایک اونس بیج بونے چاہئیں۔ ایک اونس بیجوں سے قریب ایک ہزار پودے پیدا ہو جاتے ہیں+

کرس

(APIUM GRAVEOLENS) CELERY)

ہندوستانی نام	انگریزی یالاطینی نام
کرس	سی۔ ے۔ ری

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے اخیر اکتوبر تک۔	اخیر فروری سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال - اِس کی کاشت لمبی اور نرم گندلوں کے لیئے کی جاتی ہے - جب گندلیں بڑی ہو جاتی ہیں تو اُنھیں نرم کرکے کئی طرح استعمال کیا جاتا ہے - کرُس دو طرح کی ہوتی ہے - ایک کے ڈنٹھل سُرخ ہوتے ہیں اور دُوسری کے سفید؎

طریق کاشت - اِس کی کاشت ہر سال تازہ ولایتی بیجوں سے کی جاوے تو بہتر ہے - دیسی بیج جیسا کہ چاہیئے کام نہیں دیتے اگر اگست اور شروع ستمبر میں اِسکی کاشت منظور ہو تو گملوں کو سایہ میں رکھکر جہاں ہوا اور روشنی خوب آتی ہو پنیری کے لیئے تخم چھڑکواں بو دیں اور ہر روز آٹھ سات دن تک فوّارے سے ہلکا پانی دیتے رہیں - چند ہفتوں کے بعد جب پودے کسیقدر تناور ہو جاویں تو اُنھیں کچھ دیر دھوپ میں رکھ دیا کریں تاکہ وہ زیادہ مضبُوط ہوتے جاویں - مگر یہ عمل بتدریج کرنا چاہیئے - مثلاً پہلے دن اگر آدھ گھنٹہ دُھوپ میں رکھیں تو دُوسرے دن پون گھنٹہ - تیسرے دن ایک گھنٹہ - علیٰ ہذا - جب وہ کسی قدر کشیدہ قامت اور تنومند ہو جاویں تو اُنہیں ایک کیاری میں قطاروں پر جنکا باہمی فاصلہ تین تین انچ ہو اُتنے ہی اُتنے فاصلے پر لگا دیں - جب پودے پانچ چھ انچ اُونچے ہو جاویں توفی الفور اُنہیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر جہاں مستقل طور پر لگانے ہوں لگا دیں - مستقل جگہ کو تیار کرنے کا بیان آگے کیا جاویگا - پچھیتی فصل

برسات بعد بوئی جاتی ہے۔ اس فصل کی پنیری بالعموم کیاریوں میں تخم چھڑکواں بوکر طیار کی جاتی ہے اور جب پودے چار پانچ انچہ اونچے ہو جاتے ہیں تو اسی وقت اُکھاڑ کر مستقل مقامات میں لگا دیجاتی ہے۔ اگر موسم خشک اور گرم ہوتا ہے تو بیج پندرہ بیس دن میں پھوٹتے ہیں ورنہ چند دنوں میں ہی پھوٹ آتے ہیں۔ ولایتی بیج زیادہ تر اخیر ستمبر اور اکتوبر میں بوئے جاتے ہیں۔

کرس کی کاشت کے لئے ایسی کیاریاں انتخاب کرنی چاہئیں جن میں بارش کا پانی ذرہ نہ ٹھہرسکے نہ وہ نشیب میں واقع ہوں اور نہ اُن کی مٹی سخت ہو۔ اگر سخت ہو تو اُسے خوب باریک کرکے اُس میں دریا کا بالو ریت اور کھاد مجموعہ ملا دیں۔ نیز نیچے کی مٹی کے سخت ہونے کے باعث پانی اندر جذب نہیں ہوتا۔ رک جاتا ہے اور پودوں کی جڑوں کو بہت نقصان پہنچاتا ہے۔

جن کیاریوں کو کرس کی کاشت کے لیئے تیار کیا جاوے اُن میں ۴×۴ فٹ کے فاصلہ پر نالیاں کھودنی چاہئیں جنکی گہرائی ایک ایک فٹ اور چوڑائی ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ ہو۔ اگر ایک فٹ گہرائی سے نیچے کی مٹی سخت معلوم ہو تو ایک فٹ اور کھدائی کرادیں اور اس ایک فٹ میں نرم ریت اور کھاد آمیز مٹی بھر دیں۔ یعنے کیاریوں کی سطح سے گڑھوں کی گہرائی ایک فٹ رہ جاوے۔ اگر ایک فٹ کھدائی کے بعد زمین نرم ہو تو زیادہ کھودنے کی

کچھ ضرورت نہیں۔ اس ایک فٹ میں تین انچہ کے قریب کھاد آمیز مٹی دیکر پنیری لگانی شروع کردیں۔ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ ۹ انچہ کے قریب رہنا چاہیئے۔ ابتدا میں دوسرے تیسرے دن پانی دیتے رہیں اور دسویں بارہویں نلائی کرتے رہیں۔ نیز بڑی شاخوں پر جو چھوٹے کلّے نکل آتے ہیں اُنکو نوچ دیا کریں کیونکہ یہ پودے کی طاقت کو کم کر دیتے ہیں۔ جب پودے ایک فٹ کے قریب اُونچے ہو جاویں تو ابتدائی چھوٹے چھوٹے پتّے توڑ کر پھینک دیں اور باقی سب کو ہاتھ سے اکٹھا کرکے پودوں کی جڑ میں دو تین انچہ کھاد آمیز مٹی دیدیں۔ اسی طرح ہر ہفتہ تھوڑی تھوڑی مٹّی چڑھاتے چلے جاویں یہانتک کہ گڑھے سطح کے ہموار ہو جاویں۔ اور پودوں کے سر اُوپر کھلے رہجاویں زاں بعد پودوں کو اُن کی حالت پر چھوڑ دیں دو دو ہفتہ بعد قطاروں کے مابین آبپاشی اور حسب ضرورت نلائی کرتے رہیں۔ آخری مرتبہ مٹّی چڑھانے کے پندرہ دن بعد یہ ترکاری قابل استعمال ہو جاتی ہے ؎

کرس کی کاشت کی نسبت مندرجۂ ذیل ترکیب بھی قابل توجہ ہے جہاں تک ممکن ہوسکے عمدہ تخم معتبر کارخانوں سے منگوانے چاہیئیں ستمبر کے پہلے ہفتہ میں گملوں یا ناندوں میں انھیں چھڑکواں بوکر پنیری طیار کرنی چاہیئے۔ جب تک پنیری طیار ہو تب تک

؎ انگریزی میں اِس عمل کو Blanching بلان چنگ کہتے ہیں

پود لگانے کے لئے جگہ درست کرا سکتے ہیں۔ کیاریوں میں ۴×۴ فٹ کے چوگرد فاصلہ پر گڑھے کھودنے چاہئیں جنکا عمق ایک ایک فٹ اور قطر بھی ایک ایک فٹ ہو۔ بعد ازاں دو حصّہ خوب بوسیدہ گوبر کی کھاد ایک حصّہ بوسیدہ لید اور ایک حصّہ باغیچہ کی مٹّی۔ باہم ملاکر کھاد مرکب طیار کرلیں۔ کھاد مرکّب میں فی من پانچ سیر کے حساب سے شورہ شامل کر دینا چاہیئے۔ اس سے نصف نصف گڑھے بھر دیئے جائیں۔ جب پنیری پانچ انچہ کے قریب اونچی ہو جاوے تو اسے اکھاڑ کر ایک ایک پودا ہر ایک گڑھے میں لگا دینا مناسب ہے۔ فی الفور پانی دیں اور یہ احتیاط رکھیں کہ گڑھے خشک نہ ہونے پاویں جب موسم خشک ہو تو روز مرّہ ہلکا پانی دینا چاہیئے۔ اس طرح سے پودے خوب بڑھنے لگیں گے ہفتہ میں ایک مرتبہ ہلکی رقیق کھاد (یعنی گوبر کو پانی میں گھول کر اور تین چار روز خم میں رکھنے کے بعد نتار کر) تھوڑی تھوڑی پودوں کی جڑوں میں دیں۔ جب پودے خوب تناور ہو جاویں تو ہر ہفتہ مٹّی چڑھانی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ گڑھے کیاریوں کی سطح کے ہموار ہو جاویں۔ جبتک گڑھے پُر نہ ہو جاویں اچھی طرح سے روزمرّہ پانی دیتے رہیں۔ گڑھوں کے پُر ہو جانے کے دو ہفتہ بعد کرمُس کو بلا تامّل استعمال کر سکتے ہیں۔

اکثر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پنیری کی ٹہنگیاں (مراد چوٹی کی

پتیاں) مستقل مقامات میں لگانے سے پہلے ایک دو مرتبہ نوچ دی جاتی ہیں۔ اس ترکیب سے گنڈلیں جلد گداز ہو جاتی ہیں۔ نیز ہنیری کی نصف نصف نیچے کی جڑوں کو باقاعدہ لگانے سے پیشتر کاٹ دیا جاتا ہے۔ پودے جبتک ڈیڑھ فٹ اونچے نہیں ہو جاتے مٹی چڑھانی شروع نہیں کی جاتی۔ جس دن مطلع صاف اور روز روشن ہوتا ہے اس دن یہ عمل کیا جاتا ہے +

عام کیفیت۔ کرس ایک اونس بیجوں سے قریب ڈھائی ہزار پودے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ:۔ پنجاب میں سلیری کے پودے کو "اجمود" اس کی جڑ کو "کرفس یا بیخ کرفس اور بیجوں کو تخم کرفس کہتے ہیں۔ سلیری کی جڑ اور بیج دیسی ادویات میں استعمال کیئے جاتے ہیں۔ نیز صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ کوہ ہمالیہ میں آٹھ ہزار فٹ سے دس ہزار فٹ کی بلندی تک اور وادئی کانگڑہ میں دھولا دھار پر ایک پودا خود رَو پیدا ہوتا ہے اس کی خوشبودار جڑ کو کھانے کے کام میں لاتے ہیں اور اس کا ذائقہ بجنسہ سلیری کے ذائقہ کی مانند ہوتا ہے اور اس پودے کا لاطینی نام (ANGELICA GLAUCA) لکھا اور دیسی نام چوُرا لکھا ہے +

سلیریک

APPIUM GRAVEOLENS, VAR. RAPACEUM.

CELERIAC, TURNIP-ROOTED CELERY.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
x	سلی ری اک ۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اخیر فروری سے اخیر مئی تک ۔	وسط اگست سے اخیر اکتوبر تک ۔

بیان و استعمال ۔ یہ ترکاری بھی سلیری (کرس) کی ایک قسم ہے ۔ اس کا تنہ گول شلجم کی مانند ہوتا ہے ۔ اس کے پتّے ہرے مصالحے کا کام دیتے ہیں اور اس کا شلجم نما تنہ بطور ترکاری اور سلاد استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت ۔ برسات اور برسات بعد کی فصل کے بیج بوکر پنیری بجنسہ اسی طرح لگانی چاہیئے جیسا کہ سلیری (کرس) کے ضمن میں لکھا گیا ہے ۔ مگر بعد ازاں بجائے گڑھوں میں پنیری لگانے کے اسے کیاریوں میں قطاروں پر بونا چاہیئے ۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ رہنا چاہیئے اور اسیقدر فاصلہ ہر ایک پودے کا ایک دوسرے سے رکھنا کافی ہے ۔

دسویں بارہویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا چاہیئے۔ کیاریوں کا طول عرض ایسا رکھا جاوے کہ آبپاشی میں دقّت واقع نہو +

مُلک جرمن میں اِس کی کاشت اِس طرح سے کی جاتی ہے کہ تین تین چار چار فٹ کے فاصلہ پر گڑھے کھود لیتے ہیں جن کا عُمق ۷ یا ۸ انچ اور قطر ایک فٹ ہوتا ہے۔ کھُدی ہوئی مٹّی میں خوُب باریک کھاد مجموعہ مِلاکر گڑھوں کو پُر کر دیتے ہیں مگر کیاریوں کی سطح سے ۲ انچ گہرائی رکھ لیتے ہیں نیز گڑھوں کے چاروں طرف ۲ انچہ اُونچا پُشتہ باندھ دیتے ہیں۔ اِن گڑھوں کے عین وسط میں ایک ایک پودا لگا دیتے ہیں اور بعد ازاں خوُب پانی بھر دیتے ہیں۔ اِن گڑھوں کو پانی سے ہمیشہ تر رکھتے ہیں۔ اِس طرح سے پودے بہت جلد تناور ہو جاتے ہیں +

عام کیفیت۔ میدانوں کی نسبت پہاڑوں میں اس کی کاشت میں زیادہ کامیابی ہوتی ہے +

سی کیل

(CRAMBE MARITIME)

(SEAKALE)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سی کیل -	+

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
اخیر ستمبر سے شروع نومبر تک	شروع فروری سے اخیر ستمبر تک

بیان و استعمال - اِس کی کاشت اِس کی نرم نرم گندلوں کے لئے کی جاتی ہے - اِس کی گندلوں کا ذائقہ پک کر مرچوبے اور پھول گوبھی سے بہت کچھ ملتا ہے - بعض اصحاب اِسے پھول گوبھی اور مرچوبے پر ترجیح دیتے ہیں +

طریق کاشت - بجنسہ وہی ہے جو مرچوبے کی نسبت لکھا گیا ہے جب اِس کی گندلیں کچھ بڑی ہو جاویں تو مٹی کی بڑی بڑی رکابیاں یا سینکیں اُلٹی کرکے اِس پر ڈھک دینی چاہئیں تاکہ وہ نرم اور سفیدی مایل ہو جاویں +

عام کیفیت - سی کیل کی ایک قسم "فل ہم" نہایت عمدہ ہوتی ہے

مُولی

(RAPHANUS SATIVUS.)

(RADISH)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مُولی	ریڈش

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسطِ اگست سے اخیر جنوری تک	اوّل۔ وسط اپریل سے وسط جُون تک دوم۔ شروع ستمبر سے وسط اکتوبر تک

بیان و استعمال ۔ ترکاری۔ آچار۔ زیادہ تر کچی کھائی جاتی ہے +

طریق کاشت ۔ شمالی ہند میں مُولیاں قریب قریب بارہ مہینہ برابر ملتی ہیں۔ اگر لگاتار بیج بوتے رہیں تو مُولیاں برابر نکلتی رہتی ہیں۔ ولائیتی مُولیوں کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض کسیقدر لمبی رنگ دار اور بعض شلجم کی مانند گول ہوتی ہیں +

اگر ولائیتی تخم ایک مرتبہ بوئے جاویں اور اُن کے عُمدہ پودوں سے بیج حاصل کرکے رکھ چھوڑیں تو پھر اُن بیجوں سے جو فصل بوئی جاویگی اُس میں بھی وہی خواص پائے جاوینگے جو تازہ ولائیتی بیجوں کی فصل میں ہوتے ہیں۔ اگر اسی طرح ہر فصل کے آخر میں بیج

رکھ لیئے جاویں تو کئی سال تک اُنھیں سے عمدہ ولائیتی مُولیاں پیدا
کرسکتے ہیں بشرطیکہ دیسی لمبی سفید وغیرہ مُولیاں قریب نہ بوئی جاویں
اگر اشد ضرورت سمجھکر بوئی جاویں تو پھُولنے پھلنے سے پہلے لازمی
طوُر پر اُنھیں اُکھاڑ لیں۔ دیسی مُولیاں بالعمُوم لمبی اور سفید ہوتی
ہیں۔ سر کیقدر سبز ہوتے ہیں۔ اُن کی کاشت اخیر جون سے ہی
شرُوع کر دی جاتی ہے۔ دیسی مُولیوں کی ایک اور لمبی قسم ہوتی
ہے جسکی کاشت محض اسکے لمبے لمبے سینگروں کے لیئے کیجاتی ہے۔

طریق کاشت۔ دیسی مُولیاں برسات شروع ہوتے ہی بوسکتے ہیں
مگر ولائتی مُولیوں کے بیج خواہ تازہ ولایت سے آئے ہوں یا پچھلی
فصل کے ہوں وسطِ اگست سے پہلے کسی حالت میں نہیں بونے
چاہئیں۔ بلکہ وسط اگست سے وسط ستمبر تک بھی وہ بیج بونے چاہئیں
کہ جو ولائتی بیجوں کی فصل سے حاصل کئے گئے ہوں۔ خالص ولائتی
بیج وسط ستمبر سے اخیر جنوری تک بلا تامل بو سکتے ہیں۔ کیاریوں کو
خوُب کھاد مجوزہ ڈال کر دُرست کرلینا چاہیئے ازاں بعد چھ چھ انچہ کے
فاصلہ پر اُونچی قطاریں بنا لی جاویں۔ ان قطاروں پر ایک انچہ گہری
لکیر اُنگلی سے کھینچکر چار چار پانچ پانچ انچہ کے فاصلہ پر بیج ڈالتے
چلے جاویں۔ جب ایک قطار پر ڈال چُکیں تو آہستہ آہستہ اُنگلیوں
کے سروں سے لکیر کے اُوپر مٹی پھیلاویں۔ نیز ہموار کیاریوں میں بھی
بیج اندازہ کے ساتھ چھٹرکواں بو دیئے جاتے ہیں۔ جب پودے نکل آتے

Raphanus caudatus (Rat-tailed radish)

ہیں تو اُنھیں اِس طرح سے چھانٹ دیا جاتا ہے کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ قریب چار چار اِنچ کے رہ جاتا ہے۔ چھانٹتے یا گُڈائی کرتے وقت پودوں کے گرد کھُرپے سے مٹّی کو باہستگی تھاپ دیا جاتا ہے۔ اِس طرح سے مُولیاں سڈول پیدا ہوتی ہیں۔ ولائتی مُولیاں بونے سے تین ہفتہ بعد کھانے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ اگر دیر تک متواتر فصل حاصل کرنی ہو تو بیج دس دس پندرہ دِن بعد بونے چاہئیں۔ حسب موقعہ گڈائی اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں دو مرتبہ ضرور پانی دینا واجب ہے ولایتی مولیوں کی کاشت کے لیئے مندرجہ ذیل حکمت بھی قابل توجہ ہے:-

ولائتی مولیاں بونے کے لیئے وہ زمین مُنتخب کرنی چاہیئے جس میں دو حصّہ چکنی مٹّی اور ایک حصّہ ریت ہو۔ اگر زمین زیادہ چکنی اور سخت ہو تو اُس میں دریا کا بالُو ریت شامل کر دیں بعد ازاں بوسیدہ گوبر کی کھاد دیکر زمین کو خُوب دُرست کر لیا جاوے۔ قطاریں بنانے کی کچھ ضرورت نہیں صرف مربّع کیاریاں بنالیں۔ تخم ریزی کے ایک دِن پہلے کیاریوں میں پانی دِلوادیں۔ دُوسرے یا تیسرے دن جب مٹّی بُھربُھری ہو جاوے تو بیجوں کو چھڑکواں بوکر ہلکا سا غلاف چڑھا دیں۔ دو دِن بعد ٹین کے فوّارے سے کیاریوں کو تر کر دیں۔ اِسی طرح سے حسب ضرورت پانی دیتے رہیں۔ جب بیج پُھوٹ کر چھٹا پتّا نکل آوے تو کیاریوں کو کوئیں سے آبپاش

کرنے میں مضائقہ نہیں ہے۔ اگر موسم خشک ہو تو دوسرے دن پانی دلوانا چاہیئے۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ نلائی کرائی جاوے۔ پھر خود بخود معلوم ہو جاویگا کہ ولایتی مولیاں کیسی عمدہ پیدا ہوتی ہیں۔ ولایتی مولیوں کی پنیری ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں لگانی چاہیئے اور نہ انھیں کسی قسم کی قطاروں پر بونا چاہیئے۔ البتہ جس جگہ بہت گھنے پودے اُگ آویں اُس جگہ سے کمزور چھانٹ دیں۔ ہر ایک پودے کا چاروں طرف سے ۴ انچ کا فاصلہ کافی ہے۔

عام کیفیت۔ ولایتی مولیوں کے بیج حاصل کرنیکی عمدہ ترکیب یہ ہے:۔ ماہ اکتوبر میں جو فصل بوئی جاوے اُسمیں سے سب سے اچھی مولیاں بیجوں کیلئے منتخب کی جاویں۔ گول اقسام جب چھوٹی ربڑ کی گیند کے برابر ہو جاویں اور لمبی اقسام جب ہاتھ کے انگوٹھے کے برابر موٹی ہو جاویں تو اُنھیں اکھاڑ لیں۔ صرف چوٹیاں رہنے دیجاویں۔ باقی سب پتے توڑ دیئے جاویں۔ نیز نیچے چونچ کی جانب سے بقدر نصف یا کسیقدر کم حصہ تیز چاقو سے تراش کر علیحدہ کر دیا جاوے۔ زاں بعد اُنکو کسی کیاری میں ایک ایک گز کے چوگرد فاصلہ پر اسطرح گاڑ دیا جاوے کہ چوٹیوں پر دو دو انچ مٹی چڑھ جاوے۔ بہت جلد نئی شاخیں نکل کر پھول جاوینگی اور بیج پڑ جاوینگے۔ دیسی مولیوں کو بھی اِسی طرح سے نیچے کی طرف سے نصف نصف کاٹ کر اور اس کے باریک باریک ریشے نوچ کر اور پتے توڑ کر کیاریوں میں بو دیتے ہیں۔ مگر بوتے اِس طرح سے ہیں

نصف حصہ زمین کے اندر اور نصف باہر رہتا ہے۔جب بیج پکتے ہو
جاتے ہیں تو اُنھیں جمع کر لیتے ہیں + پہاڑوں میں یہی طریق کاشت
ہے۔ البتہ اگیتی فصل کو بارش کے گزند سے بچانے کے لئے
پتوں وغیرہ سے ڈھانپنے کی ضرورت ہوتی ہے +

سال سی فائی

TRAGOPOGON PORRIFOLIUS.

(SALSIFY.)

(ہندوستانی نام)	(انگریزی یا لاطینی نام)
x	سال سی فائی

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اکتوبر میں بونی چاہیئے۔	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال۔ یہ ایک انگریزی ترکاری ہے اسکی جڑوں کو
پہلے چھیل اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے سرکہ یا عرق لیموں میں
تھوڑی دیر تک بھگو دیتے ہیں۔ بعد ازاں اُبال کر کئی طرح سے کھاتے
ہیں۔ نیز اس کی نرم گندلوں کو مرچوبے کی طرح استعمال کیا جاتا ہے
اس کی سالم جڑوں کو بھی نیم جوش کر کے خوب باریک کر لیتے ہیں۔

بعد ازاں نمک مصالحہ دیکر چوڑی چوڑی ٹکیاں بنا لیتے ہیں اور انھیں تازہ مکھن میں تل کر کھاتے ہیں۔ سال سی فائی بعض اقسام کی ولائتی گاجروں سے بہت مشابہ ہوتی ہے +

طریق کاشت۔ یہ ترکاری ہندوستان میں بآسانی تمام بہت اچھی پیدا ہوسکتی ہے۔ مگر لاعلمی کے سبب بہت کم نظر آتی ہے۔ پہاڑوں میں یہ درجۂ کمالیت کو پہنچ جاتی ہے۔ کیاریوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنائی جاویں اور اُن پر بیج چھڑکواں بو دیں۔ جب پودے چار اِنچ اونچے ہو جاویں تو انہیں اِس طرح چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی تفاوت چھ چھ انچ رہ جاوے۔ حسب ضرورت نکائی اور خشک موسم میں ہفتہ میں ایکمرتبہ آبپاشی کر دینی چاہئیے۔

عام کیفیت۔ اِس کی پنیری ہرگز نہ لگاویں ورنہ سراسر ناکامی ہوگی صرف قطاروں پر گھنے پودوں کو چھانٹ دینا کافی ہے۔ پہاڑوں میں سال سی فائی مدت تک کام کی بنی رہتی ہے مگر میدانوں میں جہاں گرمی شروع ہوئی اُسی وقت پھولنی شروع ہو جاتی ہے اور پھر اُسکی جڑیں کھانے کے کام کی نہیں رہتیں۔ اِس کے اگر ایک مرتبہ تازے ولائتی بیج منگواکر بو دیئے جاویں اور اِس فصل سے عمدہ بیج حاصل کر کے رکھ چھوڑیں تو اُن سے مدت تک یکے بعد دیگرے فصلیں بوسکتے ہیں پیداوار بہت اچھی ہوگی +

سکور زونی را

SCORZONERA.

(ہندوستانی نام)
×

(انگریزی یا لاطینی نام)
سکور زونی را۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)
ماہ اکتوبر۔

(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے اخیر ستمبر تک

بیان و استعمال۔ یہ ترکاری بہت کچھ سال سی فائی سے مشابہت رکھتی ہے اور اُسی طرح سے استعمال کی جاتی ہے۔ اِس کی جڑیں سال سی فائی کی جڑوں کی نسبت لمبی ہوتی ہیں اور اکثر اشخاص اُنھیں سال سی فائی پر ترجیح دیتے ہیں۔ اگر محض اُبال کر یہ بھی کھائی جاویں تب بھی نہایت عمدہ ذائقہ ہوتا ہے۔ یہ قریب ایک سال تک ریشہ دار رہتی ہیں۔ بعد ازاں گداز اور ملائم پڑ جاتی ہیں۔ گویا۔ ایکسال بعد اُنھیں اُکھاڑنا چاہیئے۔ میدانوں میں سارے سال پودے اچھی حالت میں نہیں رہ سکتے اِس لیئے چھ سات ماہ بعد جڑیں اُکھاڑ لینی چاہئیں۔ البتّہ پہاڑوں میں یہ آسانی سے درجۂ کمالیت کو پہنچ جاتی ہیں +

طریق کاشت۔ اگر اس کی کاشت منظور ہو تو ہر سال تازہ ولائتی

بیج منگوانے چاہئیں۔ دیسی کام نہیں دیتے۔ اسکی پنیری ہرگز نہیں لگانی چاہیئے۔ کیاریوں کو درست کرکے اور اُن میں ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بناکر تخم چھڑکواں بو دیں۔ جب پودے تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو انھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ دس دس اِنچہ رہ جاوے۔ دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدیا کافی ہے۔

عام کیفیت۔ جڑوں کو زمین سے کھودنے کے بعد ریت میں داب کر عرصہ تک اصلی حالت پہ رکھ سکتے ہیں ÷

پارسنِپ

PASTINACA,SATIVA

(PARSNIP)

(ہندوستانی نام)	(انگریزی یا لاطینی نام)
جزر	پارسنِپ

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اکتوبر سے وسط نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک۔

بیان و استعمال ۔ترکاری۔ پارسنِپ دو قسم کی ہوتی ہے ایک لمبی

اور گاؤ دُم گاجر کی طرح۔ دُوسری گول شلجم کی مانند +

طریق کاشت اگر میدانوں میں پارسنپ کی کاشت مدِ نظر ہے تو بہتر یہ ہے کہ انگلستان کے تخم فروشوں سے فرمایش کرکے وہ تخم یہاں منگوائے جاویں جو وہاں اگست اور ستمبر کی فصل سے حاصل کیئے جاتے ہیں۔ وہ اِس طرح پر وہاں سے روانہ کیئے جاویں کہ یہاں اکتوبر میں پہنچ جاویں۔ آتے ہی اُنھیں فی الفور بو دینا چاہیئے ورنہ ناکامی ہوگی وجہ یہ ہے کہ یہ بیج زیادہ دیر نہیں ٹھیرتے۔ عام طور پر اِس ترکاری کے بیج جو یہاں کے سوداگروں کے کارخانجات سے منگوائے جاتے ہیں وہ قریب ایک سال کے رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہی اصل باعث ہے کہ وہ بونے کے بعد پھوٹتے نہیں +

ہمارے پہاڑوں میں اِس کے وہ بیج جلد اُگتے ہیں جو ممالک یوروپ میں پچھلے سال موسم گرما کے اخیر میں پودوں سے حاصل کیئے گئے ہوں۔ جسقدر رقبہ میں اِس کی کاشت منظور ہو اُس کی مربع کیاریاں بنادی جاویں تاکہ پانی دینے میں آسانی ہو جاوے۔ یہ کیاریاں سایہ کے اندر ہرگز نہیں ہونی چاہیئے اور اُن کی مٹی کا طاقتور۔ ریگ آمیز اور نرم ہونا لازمی ہے۔ اِن مربع کیاریوں پر چار پانچ انچہ اُونچی کھاد مجموعہ بچھواکر ڈیڑھ فٹ گہری پھاوڑہ سے کھُدائی یا ہل سے جُتائی کرادی جاوے۔ ساتھ کے ساتھ کھاد اور مٹی کو ایک کرتے جاویں۔ زاں بعد قریب ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر ایک

ایک انچ گہری نالیاں بنالی جاویں۔ اِن نالیوں میں ذرہ دُور دُور بیج بو دیں۔ جب پودے چار پانچ انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنہیں اِسی طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک کا باہمی فاصلہ قریب ایک ایک فٹ کے رہ جاوے۔ اِس سے زیادہ تردّد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ حسب ضرورت نکائی اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا چاہیئے +

عام کیفیت۔ اس ترکاری کے بیج بہت ہلکے ہوتے ہیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ بوتے وقت کیقدر گیلی ریت اِن کے ساتھ ملالی جاوے۔ اس ترکیب سے تخم ریزی میں سہولیت ہو جاویگی +

شلجم

BRASSICA, RAPA
(TURNIP)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شلجم	ٹرنپ

موسم کاشت

(میدانوں میں)

دیسی بیج اخیر جولائی سے وسط ستمبر تک بونے چاہئیں۔ ولایتی بیج ستمبر سے اخیر نومبر تک بو سکتے ہیں۔

پہاڑوں میں

اخیر فروری سے وسط جون تک
وسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک

بیان و استعمال۔ ترکاری۔ آچار۔ مربّہ وغیرہ +

طریق کاشت۔ شلجم طاقت ور۔ کھاد آمیز اور نرم زمین میں خوب پیدا ہوتے ہیں۔ اگر زمین کڑی ہو تو انھیں قطاروں پر جنکا باہمی فاصلہ پندرہ پندرہ انچہ ہو بونا چاہیئے۔ یعنی قطاروں پر بیج ذرا دُور دُور بو دیں اور جب پودے پھُوٹ آویں اور پانچ چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو انھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک کا ایک دُوسرے سے قریب نو نو (۹×۹) انچہ کے تفاوت رہجاوے نرم زمین میں مربع کیاریاں بناکر بیج چھڑکواں بونے چاہئیں۔ اور اُن پر ½ انچہ مٹی چھڑک دیجاوے۔ جب پودے پھوٹ کر چار پانچ انچہ ہو جاویں تو انھیں شلجموں کی بڑی چھوٹی اقسام کے اندازہ کے مطابق چھ انچہ سے نو انچہ تک چھانٹ دیں۔ اگر زمین پہلے سے نمدار ہو تو بیج بوتے ہی پانی دینے کی کچھ ضرورت نہیں جب تک بیج پھوٹ کر باہر نہ آجاویں پانی نہ دیں۔ اگر تخم بندی کے وقت زمین خشک ہو تو فی الفور پانی دیدینا ازبس واجب ہے۔ نراق

حسب موقعہ گُڈائی اور اگر موسم خشک ہو تو چوتھے پانچویں پانی دیدینا چاہیئے

عام کیفیت۔ تازہ ولائیتی شلجموں کے بیجوں کی فصل سے عمدہ بیج حاصل کرنے کی ترکیب بجنسہ وہی ہے جو ولائیتی مولیوں کے بیجوں کے لیئے لکھی گئی ہے۔ دیسی شلجموں کے بیج اس طرح سے طیار کیئے جاتے ہیں کہ درجہ اول کے شلجموں کے پتّے نوچکر اور نیچے چونچ کی جانب کا نصف حصّہ کاٹ کر تین چار دن کیاریوں میں مٹّی کے نیچے دبا دیئے جاتے ہیں۔ اگر مٹّی خشک ہو تو اُوپر سے ہلکا پانی چھڑک دیا جاتا ہے۔ اگر زیادہ بیج حاصل کرنے مدنظر ہوتے ہیں تو ان ٹکڑوں کو گز بھر گہرے ایک گڑھے میں ڈالکر اُوپر سے تین چار انچہ مٹّی بچھا دیتے ہیں۔ تیسرے چوتھے دن نکال کر باقاعدہ کیاریوں میں دو دو فٹ کے چوگرد فاصلہ پر لگا دیئے جاتے ہیں +

ولائیتی شلجموں اور دیسی شلجموں کو بیج حاصل کرنے کی غرض سے ہرگز پاس پاس نہیں بونا چاہیئے ورنہ پھُولوں کی زردی (Pollen) کے تبادلہ سے دونوں اقسام کی اصلیت میں فرق آجاویگا +

ممالک یوروپ میں ملک سوئیڈن کے شلجم افضل شمار کیئے جاتے ہیں۔ ولائیتی شلجموں کی زرد اقسام کے بیج ہر سال تازہ منگواکر بونے چاہئیں۔ پچھلے سال کے کام نہیں دیتے۔ سفید اقسام کے سالانہ تازہ منگوانے کی چنداں ضرورت محسُوس نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی ولائیتی شلجموں کی جڑوں میں پتلی کھاد دیدینا بھی خالی از منفعت نہیں ہے +

Pollen a.

گاجر

DAUCUS CAROTA

(CARROT)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گاجر	کیرٹ

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
دیسی بیج وسطِ اگست سے وسط ستمبر تک	وسط فروری سے اخیر اپریل تک
ولائیتی بیج وسط ستمبر سے وسط دسمبر تک	

بیان و استعمال۔ ترکاری۔ آچار۔ مُربّہ۔ حلوا۔ وغیرہ۔ زیادہ تر کچّی کھائی جاتی ہے :-

طریق کاشت۔ گاجروں کی کاشت کے لیئے طاقت ور نرم اور ایسی زمین انتخاب کرنی چاہیئے کہ جس میں ریت کا حصّہ کم نہو۔اگر چند مہینے پہلے اُس میں کھاد دیدی گئی ہو تو گاجریں بونے کے موقعہ پہ پھر دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی۔ دوبارہ دینے سے گاجریں سُڈول نہیں رہتیں۔ بیڈول اور شاخدار ہو جاتی ہیں۔یہی صُورت اُسوقت ہوتی ہے جبکہ کیاریوں کے اُوپر مٹّی طاقت ور اور نیچے کی کمزور ہوتی ہے۔ یا جبکہ کیاریوں کی پھاوڑہ سے کھدائی یا ہل سے جُتائی گہری

نہیں ہوتی۔ اِس حالت میں یہ ہوتا ہے کہ جہانتک زمین نرم ہوتی ہے گاجریں یکساں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ جب اندر سے سخت زمین مزاحمت کرتی ہے تو پھر جدھر یا جس پہلو میں زمین نرم ہوتی ہے اُدھر ہی یہ اپنا رُخ کرلیتی ہیں۔ اگر زمین سخت ہو اور اُسی میں لاچار گاجریں بونی ہوں تو بہتر یہ ہے کہ اُس زمین میں اُونچی اُونچی قطاریں بناکر بیج بوئے جاویں۔ اگر زمین میں دو چار مہینے پہلے کھاد نہ پڑی ہوئی ہو تو اُسپر بونے سے دو تین ہفتے پہلے چار پانچ انچہ اُونچی کھاد مجموعہ بچھاکر ڈیڑھ فٹ گہری پھاوڑہ سے کھُدائی کرادیں۔ ساتھ کے ساتھ مٹی اور کھاد کو ایک کراتے جاویں۔ جب مٹی بہت باریک اور سطح ہموار ہو جاوے۔ تو کُل رقبہ میں آبپاشی کی سہولیت کے لحاظ سے مربع کیاریاں بناکر بڑی اقسام کی گاجریں بونے کے لئے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر اور چھوٹی اقسام کے لئے آٹھ آٹھ انچہ کی دُوری پر اُنگلی یا کسی نوکدار لکڑی سے ایک ایک انچہ گہری نالیاں بناتے چلے جاویں۔ اِن نالیوں میں دُور دُور بیج بوکر اوپر ۱/۲ انچہ مٹی چھڑک دیں اگر مٹی خشک ہو تو فی الفور ہلکا پانی دیدینا چاہیئے ورنہ جب تک پودے باہر نہ نکل آویں پانی نہ دیا جاوے۔ جب پودے چار پانچ انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں چھانٹ دینا چاہیئے۔ اندازہ یہ ہے کہ اگر چھوٹی قسم بوئی گئی ہو تو پودوں کا باہمی فاصلہ چار چار (۴×۴) انچہ رہنا چاہیئے۔ اور اگر بڑی قسم ہو تو چھ چھ (۶×۶) انچہ کافی ہے۔ اگر قطاروں

پر بیج بوئے جاویں تب بھی پودوں کو اسی اندازہ سے چھانٹنا چاہیئے
البتہ چھوٹی اقسام کی کاشت کے لیئے قطاروں کا فاصلہ متوازی ایک
ایک فٹ کافی ہے۔ اور بڑی اقسام کے لیئے ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ۔ بیج
قطاروں کے دونوں جانب بونے چاہئیں۔ ازاں بعد حسب موقعہ
گُڈائی اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا چاہیئے۔
عام کیفیت۔ ولایتی گاجروں کی بہت سی قسمیں ہیں مگر بہ لحاظ
سہولیت اُنھیں دو حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک لمبی دُوسری
چھوٹی۔ دونوں اپنی اپنی جگہ خوش ذائقہ ہوتیں ہیں۔ دیسی گاجریں شاذ
و نادر ذائقہ کے لحاظ سے قابل تعریف پائی جاتی ہیں۔ اِنکے بیج جلد
خراب ہو جاتے ہیں اِس لئے اُنھیں احتیاط سے رکھنا چاہیئے۔
بہت پُرانے نہیں بونے چاہئیں۔ اگر شروع دسمبر میں گاجروں
کے بیج بوئے جاویں تو موسم گرما کے آغاز میں یہ قابل استعمال
ہو سکتے ہیں +

دیسی اور ولائیتی گاجروں کے عُمدہ بیج حاصل کرنے کی بجنسہ
وہی ترکیب ہے جو دیسی اور ولائیتی مُولیوں کے بارہ میں لکھی گئی
ہے +

کارڈون

CYNARA CARDUNCULUS.
(CARDOON)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کارڈون	×

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
اخیر فروری سے اخیر اپریل تک	شروع ستمبر سے اخیر اکتوبر تک

بیان و استعمال۔ اس کے پتّوں کی موٹی موٹی نسوں کو کرس (سلیری) کی گندلوں کی طرح نرم اور سفید کرکے استعمال کیا جاتا ہے۔ اہلِ فرانس اس کے کمال شایق ہوتے ہیں *

طریق کاشت۔ جن کیاریوں میں اس کی کاشت مدِنظر ہو اُن میں چار چار فٹ کے فاصلہ پر پندرہ پندرہ انچ چوڑی اور پندرہ پندرہ انچ ہی گہری نالیاں کھود لیں۔ مٹّی نکال کر نالیوں کے دونوں جانب ڈلواتے چلے جاویں۔ جب یہ نالیاں کھُد جاویں تو ایک ایک فٹ اُنھیں اور کھُدوا دیں اور اس ایک فٹ گہرائی میں مٹّی کے ساتھ خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ ملواکر بھروا دیں۔ اگر اس ایک فٹ گہرائی کے نیچے زمین سخت معلوم ہو تو ایک فٹ اور کھُدائی

Blanching ؂

کرادی جاوے اور بجائے ایک فُٹ کے دو فٹ گہرائی کو خُوب کھاد
ملی ہوئی مٹّی سے بھروا دیں۔ بہر حال کیاریوں کی سطح سے نالیوں کی
گہرائی پندرہ انچ رہ جاوے اور اُس سے نیچے ایک یا دو فٹ تک کھاد
آمیز نرم مٹّی ہو۔ جب اس طرح نالیاں درست ہو جاویں تو پود لگانے
کی طیّاری کرنی چاہیئے۔ موسم شُروع ہونے پر کسی کیاری یا گملوں میں بیج
چھڑکواں بوکر پنیری طیّار کرلیں۔ جب پودے چھ چھ انچ اُونچے ہو جاویں
تو اُنھیں اِن نالیوں کے عین وسط میں سیدھی لکیر کھینچکر ڈیڑھ ڈیڑھ
فٹ کی دُوری پر لگاتے چلے جاویں۔ پنیری لگاتے ہی پانی دیدیا جاوے
ازاں بعد خشک موسم میں ہفتہ میں ایک مرتبہ آبپاشی کافی ہوگی۔ کچھ عرصہ
پودوں کو قُدرتی طور پر بڑھنے دیں۔ جب وہ قریب قریب اپنی اصلی
اُونچائی کو پہنچ جاویں تو اُن کی جڑوں میں تھوڑی کھاد آمیز
مٹّی چڑھا دیں۔ اِسی طرح سے ہر ہفتہ مٹّی چڑھائی جاوے تا وقتیکہ
نالیاں کیاریوں کی سطح کے ہموار ہو جاویں۔ نالیوں کے پُر ہو جانے
کے دن سے پندرہ دن بعد پتّوں کی نسیں سفید اور نرم ہو جاوینگی
اور اُس وقت اُنھیں نکال نکال کر استعمال کرسکتے ہیں *

عام کیفیت ۔ پہاڑوں کے لیئے بھی طریق کاشت یہی ہے *

ہارس ریڈش

COCHLEARIA ARMORACEA
(HORSE RADISH)

ہندوستانی نام	(انگریزی یا لاطینی نام)
x	ہارس ریڈش

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ نومبر (میدانوں میں یہ ترکاری شاذ و نادر بوئی جاتی ہے)+	اس کی جڑیں یا تو موسم بہار میں بوئی جاویں یا موسم خزاں میں +

بیان و استعمال- اس کی جڑوں کے باریک باریک ٹکڑے بطور سلاد کھائے جاتے ہیں- نیز مصالحہ کے طور پر بھی اسی طرح استعمال میں آتے ہیں +

طریق کاشت- میدانوں میں یہ ترکاری شاذ و نادر کاشت کی جاتی ہے- وجہ یہ ہے کہ اِسے ٹھنڈ بہت درکار ہے پہاڑوں میں بہت آسانی کے ساتھ پیدا ہو سکتی ہے- وہاں صرف اِس کی جڑوں کے ایک ایک انچ ٹکڑے کر کے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر عمدہ طاقتور- اور مرطوب زمین میں بو دیئے جاتے ہیں- یہ پودا

ایک مرتبہ کا لگایا ہوا مدت تک قایم رہتا ہے۔ شروع میں چند پودے لگا کر رفتہ رفتہ انھیں سے ایک بڑا کھیت بو سکتے ہیں +

ہارس ریڈش کو میدانوں میں بونے کی ایک ترکیب فرمنجر صاحب یوں تحریر فرماتے ہیں :-

چند گملے لو اور اُن میں مرکب مٹی بھر دو۔ اس مرکب مٹی میں ایک حِصّہ بالو ریت اور دو حِصّہ خوب بوسیدہ پتّوں کی کھاد ہونی چاہیئے بعد ازاں ہارس ریڈش کی جڑ ایسی لو جو چھوٹی انگلی کے برابر موٹی ہو۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے اِس سے بھی پتلی ہو۔ اِن جڑوں کے دو دو انچ لمبے ٹکڑے کرو۔ اور گملوں میں کنارے کنارے ایک ایک یا ڈیڑھ ڈیڑھ انچ کے فاصلے پر گاڑ دو۔ انہیں روز مرہ تھوڑا تھوڑا سا پانی دیدینا چاہیئے۔ بہت جلد اِن میں باریک باریک جڑیں پھوٹ آویں گی۔ دُوسری طرف اِن کے لگانے کے لیئے گڑھے اِس طرح پر تیّار کرنے چاہئیں کہ کسیقدر بلند قطعہ زمین پر (مُراد یہ ہے کہ زمین نشیب میں واقع نہو) ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ گہرے اور ۱۰×۱۰ انچ چوڑے سُوراخ نکال لیئے جاویں۔ اِن سُوراخوں میں ۶ انچ تک کھاد آمیز مٹّی بھر دیں (مُراد یہ ہے کہ ایک حصّہ باغیچہ کی مٹّی ہو اور دو حصّہ خُوب بوسیدہ کھاد مجموعہ) بقیہ ایک فٹ گہرائی کو باغیچہ کی کھاد آمیز مٹّی سے پُر کر دیں (مُراد یہ ہے کہ اس مٹّی میں ایک حِصّہ بالو ریت اور ایک حِصّہ خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ ہو) زاں بعد ہر ایک

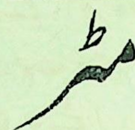
سُوراخ میں ایک ایک پوَدا لگا دینا چاہیئے۔جب اِن پودوں کو اِن سُوراخوں میں دو تین ہفتے لگے ہوئے ہو جاویں تو اُن کی جڑوں کے اِرد گرد سے مٹّی ہٹا دی جاوے۔ اِس وقت تک جڑوں کے چاروں طرف نیز تنہ پر کئی چھوٹی چھوٹی باریک جڑیں پیدا ہوگئی ہونگی۔ اِن تمام جڑوں کو دُور کر دینا چاہیئے۔صرف ایک وسط کی بڑی[۱] جڑ چھوڑدیں تاکہ وہ سیدھی نیچے کو چلی جاوے۔آٹھ آٹھ دس دس دِن بعد تین چار مرتبہ یہی عمل کرتے رہیں۔جب بڑی جڑ ایک فُٹ گہرائی تک پہُنچ جاوے اسُوقت یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اب بڑی جڑ عمدہ مٹّی میں پہُنچ گئی ہے اسُوقت اُوپر اُوپر کی ایک فُٹ مٹّی نکالکر پھینک دیں اور اسُکی بجائے بالُو ریت ایک فٹ گہرائی تک بھر دیں۔ روز مرّہ ہلکا پانی دینا چاہیئے۔ یہ پانی ریت میں سے نتر نتر کر جڑ تک بآسانی پہُنچ جاویگا جہانکہ اِسکی اصل ضرُورت ہے۔ ریت کے بھرنے سے یہ حِکمت مُراد ہے کہ ہارس ریڈِش کے تنہ پر چھوٹی چھوٹی جڑیں نہ پیدا ہو جاویں جنسے اسُ کے کمزور اور بیڈول ہو جانے کا احتمال رہتا ہے۔ بونے سے چار پانچ ماہ بعد اُنھیں نکال کر استعمال کرسکتے ہیں +

میدانوں میں اگر ہارس ریڈِش کی جگہ بجنسہ ایسی ہی ترکاری مطلوب ہو تو چند کیاریوں میں سینجنے (MORINGA PTERYGO-SPERMA-) کے بیج بو دیں۔ اگر مارچ یا اپریل میں یہ بیج

[۱] عام طور پر اِسے موصلی جڑ کہتے ہیں +

بو دیئے جاویں تو اگست ستمبر میں پودے اتنے بڑے ہو جاوینگے کہ اُن کی جڑیں کھود کر بطور ہارس ریڈش استعمال کرسکیں ذائقہ اور صورت میں مشکل سے تمیز ہوسکیگی +

عام کیفیت - میدانوں میں سینجنے کی کاشت بآسانی تمام ہو سکتی ہے +



مٹر

(PISUM SATIVUM)

(PEA.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مٹر	پی

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک۔	شروع اگست سے وسط ستمبر تک۔

بیان و استعمال - ترکاری - نیز کچی کھائی جاتی ہے +

طریق کاشت - مٹر کی کاشت سے پہلے یہ امر ذہن نشین کرلینا ضروری ہے کہ اس مٹر سے مراد وہ مٹر نہیں ہے جو عام طور پر کھیتوں میں بوئی جاتی ہے اور جس کے دانے اناج کی طرح

استعمال کیئے جاتے ہیں۔ یہ مٹر محض ترکاری کے کام آتی ہے یا کچی کھائی جاتی ہے۔ اِس مٹر کو پہلے دو حِصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک ولائیتی۔ دُوسری دیسی۔ ولائیتی اقسام بیسیوں ہیں اور ہر سال نئی سے نئی نکلتی چلی آتی ہیں۔ تفاوت باہمی پودوں کے قدو قامت۔ جلد یا دیر میں پھلیاں آنے اور پھلیوں کی جسامت اور ذائقہ میں ہوتا ہے۔ دیسی اقسام وہ ہیں جو ولائیتی بیجوں کی فصل سے حاصل کی گئیں ہوں۔ اگر بیج عمدہ اور صحتور پھلیوں سے لیئے جاویں تو متواتر کئی سال تک پھلیاں اچھّی اُترتی رہتی ہیں البتہ ولائیتی پست قامت اقسام کے پودے بلند ہوجاتے ہیں مگر پھلیوں کے ذائقہ میں چنداں فرق نہیں آتا+

ولائیتی مٹر کی مختلف قسموں کو موسموں کے لحاظ سے پھر تین حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اول اگیتی[ف۱]۔ دوم درمیانی[ف۲]۔ تیسرے پچھیتی[ف۳] بیج منگواتے وقت اشد ضروری ہے کہ موسموں کا ذکر کردیا جاوے ورنہ اکثر عدم واقفیت کے باعث دام۔ محنت اور وقت ضائع جاتا ہے

مٹر ہر ایک قابل زراعت زمین میں کاشت کیجاسکتی ہے۔ مگر یہ نرم اوسط درجہ کی طاقت ور اور ریگ آمیز زمین میں بہت ہوتی ہے۔ جن کیاریوں میں مٹر بوئی ہو اُن میں اگر تین چار مہینے پہلے کی کھاد مجموعہ پڑی ہوئی ہو تو کیا بات ہے۔ ورنہ خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دیکر کیاریوں کو درست کرلیا جاوے۔ کھاد میں جسقدر لکڑی

ف۱ first yearly crop. ف۲ secod yearly or main crop. ف۳ Late Varieties

یا اُپلوں کی راکھ کا جُزو زیادہ ہو بہتر ہے۔ اگر کھاد ڈالنے سے کم از کم تین ہفتے پہلے خالص چُونے[1] کی اعتدال کے موافق کھاد دیدی جاوے تو کمال فائدہ متصور ہے +

یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام پھلی دار پودوں کے لیئے چونے کی کھاد مفید ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر زمین میں پہلے ہی قدرتی طور پر چُونے کا جُزو معقول ہو تو خالص چُونے کی کھاد دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی۔ اِس کی جگہ لکڑی کی راکھ کام دیدیتی ہے۔ مٹر کی کیاریوں یا نالیوں میں کچّی یا اَدھ کچی کھاد مجموعہ ہرگز نہیں ڈالنی چاہیئے۔ ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ پودے بہت جلد بڑھ جاوینگے پھلیاں کم آوینگی۔ موذی کرم زور شور سے حملہ آور ہونگے۔ اکثر پودے قبل از وقت مُرجھا جاوینگے۔ بہت سے مریضانہ صُورت بنائے کچھ دِنوں کھڑے رہیں گے آخر رفتہ رفتہ سُوکھ جاوینگے +

کیاریاں دُرست کرنے کے بعد اِن میں شمالاً جنوباً دو دو یا تین تین انچ گہری اور دو دو فٹ چوڑی نالیاں بنا لینی چاہئیں۔ اگر مٹر کی چھوٹی اقسام بونی ہوں تو نالیوں کا باہمی تین تین فٹ فاصلہ کافی ہے۔ ورنہ بڑی اقسام کے لیئے پانچ فٹ سے چھ فٹ تک نالیوں کا فاصلہ رکھنا چاہیئے۔ اِن نالیوں کے اندر دو اِنچہ یا تین انچہ گہری اور دو نالیاں بنانی چاہئیں جنکا فاصلہ باہمی ایک فُٹ ہو۔ اِن دونوں نالیوں میں ایک ایک انچ کی دُوری پر بیج بوتے چلے

[1] چونے کی کھاد کا مفصل بیان باب اوّل میں کھادوں کے ضمن میں لکھا گیا +

جاویں۔ اُوپر سے دو انچ یا تین اِنچ مٹی ڈال دیں۔ اکثر بیج بونے سے پہلے اُنھیں تین چار گھنٹے شیر گرم[1] پانی میں بھگو دیتے ہیں اور پانی سے نکالنے کے بعد تین چار گھنٹہ تک سایہ میں خشک کرکے بوتے ہیں۔ مگر یہ عمل لازمی نہیں ہے۔ بعض دوہری نالیاں نہیں بناتے صرف ایک ہی نالی میں بیج بو دیتے ہیں مگر دوہری نالیوں میں بونے سے یہ فائدہ ہے کہ پودے بڑھنے کے وقت ایک دُوسرے کو سہارا دیدیتے ہیں۔ اگر بیج بونے کے وقت نالیوں میں اچھی نمی ہو تو جبتک بیج پھُوٹ کر پودے باہر نہ آجاویں پانی نہ دیا جاوے بصورت دیگر پانی فی الفور دینا چاہیئے۔ تاکہ نالیاں خوب تر ہو جاویں چونکہ بیجوں کو کئی قسم کے پرندے کرید کر کھا جاتے ہیں۔ اِس لیئے اِن کے پھُوٹنے تک کسی لڑکے کو نگہبانی کے لیئے مقرر کر دینا چاہیئے بیجوں کو بونے سے پہلے اگر کسی کپڑے میں باندھکر میٹھے تیل میں ڈبو دیا جاوے اور پھر دُوسرے کپڑے میں ڈال کر اُن پر سیندور چھڑک دیا جاوے اور پھر بودیں تو جانوروں کی دستبُرد سے بہت کچھ بچے رہتے ہیں۔ جب پودے تین چار انچ اُونچے ہو جاویں تو مٹر کی نالیوں میں گہری نکائی کر دینی چاہیئے۔ تاکہ خار وخس جڑ سے دُور ہو جاوے۔ مگر یہ احتیاط رہے کہ مٹر کے پودوں کی جڑوں کو کسی طرح نقصان نہ پہُنچے۔ نکائی کے بعد کسی قدر مٹی پودوں کی جڑوں میں چڑھا دینی چاہیئے۔ اور ساتھ کے ساتھ چھوٹی چھوٹی لکڑی

[1] اگر ایک بوتل سرد پانی میں ایک سُپاری کے برابر مشک کافور ڈال بیج بھگو دیئے جاویں اور بارہ گھنٹے بعد نکال کر بودیں تو بیج جلد پھُوٹ آتے ہیں پانی اور کافور حسب مقدار تخم کم وبیش کرسکتے ہیں +

کی ٹیکیں دینی چاہئیں تاکہ پودے زمین یا غیر جانب نہ جُھکیں بلکہ نالی کے وسط میں جو اُونچی ٹیکیں گاڑی جاویں اُس طرف رُخ کریں۔ پھُول آنے تک اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دینا کافی ہے۔ کیونکہ مٹر کو بہت زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتّہ جب پھلیاں لگنی شُروع ہو جاویں تو ہفتہ میں دو مرتبہ آبپاشی لازمی ہے۔ پھلیوں کے نمودار ہوتے ہی کئی چھوٹے چھوٹے پرند اُن کے گرد ہو جاتے ہیں۔ اُن کو ڈرانے اور اُڑانے کی غرض سے بہت سی حکمتیں کی جاتی ہیں مگر سب سے بہتر ترکیب یہ ہے کہ رکھوالے مقرر کر دیئے جاویں +

عام کیفیت ۔ پھلیوں کو ہاتھ سے نہیں توڑنا چاہیئے۔ ہاتھ کے جھٹکے سے نرم نرم کلّوں کو ضرر پہنچتا ہے۔ اِس مطلب کے لیئے ایک تیز قینچی استعمال کرنی چاہیئے۔ پودوں کو مُوذی کرم اور سُونڈیوں وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لیئے کبھی کبھی شام کے وقت مٹر کی نالیوں کے قریب دُھواں کرایا جاسکتا ہے۔ لکڑیاں۔ پتّے۔ اُپلے۔ بھُوسہ۔ وغیرہ آہستہ آہستہ سُلگانا چاہیئے۔ تاکہ دُھوئیں کی گھٹائیں مٹر کی بیلوں پر چھا جائیں اور کرم وغیرہ خود بخود دُور ہو جائیں +

پہاڑوں کیلئے بھی طریق کاشت یکساں ہے وہاں موسم بہار یا شروع موسم گرما میں مٹر بونی چاہیئے۔ جو باغات جنوب رُویہ ہوں اُن میں ستمبر و اکتوبر میں بھی بو سکتے ہیں۔ مگر شمال رویہ باغات میں موسم

موسم خزاں میں مٹر کی کاشت لا حاصل ہوگی۔ اکثر یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جب پھلیاں خوب لگ جاتی ہیں اور دانہ پڑنا شروع ہو جاتا ہے تو بڑی شاخوں کے سرے ذرہ ذرہ نوچ دیئے جاتے ہیں۔ مگر یہ عمل لمبی اقسام مٹر پر کیا جاتا ہے۔ ایسی قسموں کے لیئے جنکے پودے چھوٹے چھوٹے اور درمیانہ قد کے ہوں یہ عمل نہیں کیا جاتا۔ لمبی قسمیں اکثر بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ شاخیں اور پتّے زیادہ ہوتے جاتے ہیں مگر پھلیاں کم آتی ہیں۔ جب بڑی شاخوں کے سرے نوچ دیئے جاتے ہیں تو زور پھلیوں پر آجاتا ہے +

چروول (گانٹھ دار)

CHEROPHYLLUM, BULSOSUM

CHERVIL BULBOUS ROOTED

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
x	چرول (بلبس رُوٹڈ)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر۔	اخیر فروری سے اخیر اپریل تک۔

بیان و استعمال۔ ترکاری۔ اسکی جڑیں پارسنپ سے بہت مشابہ ہوتی ہیں +

طریق کاشت- جن کیاریوں میں اِس کی کاشت کرنی مدِنظر ہو اُن کی کھُدائی یا کُھنائی قریب ڈھائی فٹ گہری ہونی چاہیئے+ کیاریوں کو خوب درست کر کے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر اُنگلی سے سیدھی لکیریں کھینچکر اُن میں بیج بو دیں۔ جب پودے پھُوٹ کر چار پانچ انچ کے قریب اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی تفاوت چھ چھ اِنچ رہجاوے بعد ازاں حسب ضرورت نکائی کر دیجاوے اور پانی دیدیا جاوے۔ فروری کے اخیر اور مارچ کے شروع میں گانٹھیں کھانے کے قابل ہوجاتی ہیں

عام کیفیت- پہاڑوں کے لیئے بھی طریق کاشت یکساں ہے+

کاہو

LACTUCA SATIVA.

(LETTUCE)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کاہو	لے ٹسی

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے اخیر نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر جون تک۔

بیان و استعمال۔ زیادہ تر بطور سلاد استعمال کیا جاتا ہے۔ اِس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک "کے بیج" دُوسری "دکوس" پہلی قسم کے سر گول ہوتے ہیں اور دُوسری کے گاؤ دُم +

طریق کاشت۔ کاہو کی کاشت کے لئے ہمیشہ ایسی جگہ انتخاب کرنی چاہیئے کہ جہاں سایہ نہو اور دھوپ خوب آتی ہو۔ زمین طاقتور ہو اور اُس میں کھاد مجموعہ خوب پڑی ہوئی ہو۔ خشک موسم میں اسے دُوسرے تیسرے اچھی طرح سے پانی دیدینا چاہیئے وسط اگست سے لیکر وسط اکتوبر تک جو بیج بوئے جاتے ہیں اُن کی فصل قابل تعریف نہیں ہوتی۔ البتہ کچھ نرم پتّے بطور سلاد استعمال کرنے کے لیئے ہو جاتے ہیں اگر یہ پتّے جلد کام میں نہ لائے جاویں تو یہ بھی ہاتھ سے جاتے رہتے ہیں اور پودے تھوڑے ہی عرصہ میں پھول جاتے ہیں۔ اِس اگیتی فصل کے بیج کیاریوں میں ہی چھڑکواں بونے چاہئیں۔ اور جب پودے تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک کا ہر ایک طرف سے فاصلہ قریب چار چار پانچ پانچ انچہ کے رہ جاوے۔ اِن پودوں کو پھُولنے سے پہلے کاٹ لینا چاہیئے۔ دس ۱۰×۱۰ دس۔ پندرہ ۱۵×۱۵ پندرہ دن بعد بیج بونے سے فصلیں یکے بعد دیگرے طیار ہو جاتی ہیں اور پتّوں کی کمی کی شکایت نہیں ہوتی +

وسطِ اکتوبر سے وسط نومبر تک درمیانی فصل کے لیئے تخم ریزی

کی جاتی ہے اور وسط نومبر سے اخیر نومبر تک پچھیتی فصل کی۔ یہ دونوں فصلیں قابل تعریف ہوتی ہیں۔ اگیتی فصل کیلئے دیسی بیج استعمال کیئے جاویں تو بہتر ہے۔ درمیانی اور آخری فصل کی کاشت کے لیئے خالص ولایتی بیج بونے سے نتیجہ حسب مراد بر آمد ہوتا ہے۔ مگر درمیانی اور پچھیتی فصل کے لیئے بھی اگر عمدہ دیسی بیج بوئے جاویں اور توجہ کے ساتھ ہر ایک کام کیا جاوے تو یہ فصلیں ولایتی بیجوں کی فصلوں کا مقابلہ کر سکتی ہیں + درمیانی اور آخری فصلوں کے بیج بھی کیاریوں - گملوں یا صندوقوں وغیرہ میں چھڑکواں بونے چاہئیں۔ اوپر سے بہت باریک پتوں کی کھاد برائے نام چھڑک دیں یا بیج کیاریوں یا گملوں وغیرہ کی سطح پر چھڑک کر کسی باریک رومال سے باہستگی تمام مٹی کو ذرا زیر و زبر کردیں تاکہ بیج نظروں سے چھپ جاویں جب پودے چار پانچ انچ اونچے ہو جاویں تو انھیں اکھاڑ اکھاڑ کر باقاعدہ کیاریوں میں قطاروں پر جنکا باہمی فاصلہ پندرہ پندرہ انچ ہو ایک ایک فٹ کی دوری پر لگاتے چلے جاویں۔ حسب ضرورت گوڈائی کر دینی چاہیئے اور خشک موسم میں تیسرے چوتھے دن پانی دینا اشد ضروری ہے +

عمدہ بیجوں اور عمدہ زمین میں کاہو کی کاشت میں زیادہ تردد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تاہم یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی وجہ سے اکتوبر نومبر کی فصلوں کے پتے بڑھتے چلے جاویں اور اُن کے

سر نہ بندھنے میں آویں تو ہاتھ سے پتّوں کو آہستہ آہستہ چاروں طرف سے سمیٹ کر اور گول کر کے کسی سن کے پتلے سے ریشے یا لمبی گھاس سے باندھ دیں مگر کس کر نہیں +

عام کیفیت- پہاڑوں میں علاوہ موسم بہار اور شروع موسم گرما کے اس کی کاشت برسات میں بھی کی جا سکتی ہے - مگر اس فصل کے بیج کھلے ہوئے برآمدوں کے نیچے جہاں ہوا اور روشنی کا گزر اچھی طرح سے ہوتا ہو - گملوں یا صندوقوں میں بونے چاہئیں - کاہو کے اگر عمدہ بیج حاصل کرنے مدِ نظر ہوں تو اِس مطلب کے لئے اُن پودوں کو انتخاب کرنا چاہیئے جو وسط اکتوبر سے اخیر اکتوبر تک بوئے گئے ہوں - کاہو کے بیج اِس طرح بھی حاصل کئے جاتے ہیں کہ وسط اکتوبر سے اخیر اکتوبر تک بوئے ہوئے پودوں میں سے سب سے عمدہ دیکھ کر زمین کے ہموار کاٹ دیئے جاتے ہیں یہ پھر جلد پھوٹ آتے ہیں اور اِن میں بیج پڑ جاتے ہیں - اِن بیجوں سے جو آیندہ فصل بوئی جاتی ہے وہ جلد پھولتی نہیں - دیر تک اچھی حالت میں رہتی ہے +

آلو

SOLANUM TUBEROSUM.

(POTATO)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
آلو	پوٹے ٹو۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط ستمبر سے وسط دسمبر تک	اخیر فروری سے وسط اپریل تک

بیان و استعمال۔ زیادہ تر بطور ترکاری۔ اور بھی اِسے کئی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ یورپ کے بعض ممالک کی غذا کا جُزدِ اعظم یہی ہے۔ وہاں کے بعض علاقوں میں اس کے اُبلے ہوئے چھلکوں سے جن میں ناقص آلو بھی شامل ہوتے ہیں۔ مصنوعی ہاتھی دانت طیار کیا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ آلوؤں کی کاشت میں چند امُور کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ انھیں ذیل میں بیان کیا جاتا ہے +

جس جگہ آلو بونے ہوں وہ جگہ کشادہ ہونی چاہیئے۔ سایہ اُس پر کسی وقت نہ پڑتا ہو۔ زمین طاقت ور ہو اور اُس میں کسی قدر ریت کا جُزو بھی اعتدال کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ ایسی

زمین جو بہت چکنی اور سخت ہو آلو کی کاشت کے لئے موزوں نہیں ہوسکتی۔ نیز وہ نشیب میں نہیں ہونی چاہیئے۔ ورنہ بارش کا یا کوئیں کا پانی اُس میں دیر تک کھڑا رہے گا اور یہ بات آلو کی فصل کے حق میں سم قاتل کا اثر رکھتی ہے۔ ڈھال ایسی رکھی جاوے کہ زائد پانی فی الفور بہ جاوے۔ نیز دیکھ لیں کہ نیچے کی زمین سخت اور چکنی نہو۔ ورنہ پانی اندر جذب نہ ہوسکیگا۔ یہ بھی خیال رہے کہ ایک ہی قطعہ زمین پر متواتر کئی سال تک آلو نہ بوئے جاویں۔ ورنہ آلوؤں کی خاصیت اور عمدگی میں فرق آجاویگا۔ اگر دو سال ایک قطعہ میں آلو بوئے جاویں تو تیسرے سال وہاں مٹر یا اور کوئی فصل بونی چاہیئے۔ پہاڑوں میں آلو کی کاشت کے لئے کھاد کی کم ضرورت ہوتی ہے۔ مگر میدانوں میں بونے سے پہلے زمین کو درست کرکے خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ جسمیں لکڑی کی راکھ کا جزو زیادہ ہو دینی چاہیئے۔ لیکن اعتدال کے ساتھ۔ حد سے زیادہ نہیں۔ میدانوں میں زمین خواہ کیسی ہی طاقتور ہو کھاد مجموعہ آلوؤں کی کاشت کے لئے اشد ضروری ہے۔ ورنہ پیداوار بہت کم اور ناقص ہوگی؛

دیسی آلوؤں کے ٹکڑے جو میدانوں کی فصلوں کی پیداوار سے حاصل کئے جاتے ہیں بالعموم وسطِ ستمبر سے وسط اکتوبر تک بوئے جاتے ہیں۔ مگر وہ آلو جو پہاڑوں یا ممالک یوروپ سے بطور بیج منگوائے جاویں۔ میدانوں میں شروع اکتوبر سے وسط نومبر تک بونے

چاہئیں-آلو بونے کے لئے مختلف رائیں ہیں۔ بعض اہل الرائے یہ کہتے ہیں کہ بڑے بڑے آلوؤں کے لمبائی میں ٹکڑے کرکے جن میں دُو دُو آنکھیں ہوں بو دینے چاہئیں۔ بعضوں کی یہ رائے ہے کہ درمیانہ میل کے آلوؤں کو نصف نصف کرکے بونا چاہیئے۔ بعضوں کی یہ رائے ہے کہ درمیانہ میل کے آلو ثابت سالم بو دینے چاہئیں۔ مگر غالب رائے یہ ہے کہ درمیانہ درجہ کے آلو بطور بیج بوئے جاوینگے تو آلو بھی درمیانہ میل کے ہی پیدا ہونگے۔ کیونکہ ادنےٰ قسم کے بیجوں سے ادنےٰ قسم کے آلو پیدا ہوتے ہیں اور اعلےٰ درجہ کے بیجوں سے اعلےٰ قسم کے۔ کثرت رائے یہی ہے کہ اعلےٰ درجہ کے آلوؤں کے ٹکڑے کرکے جن میں صحیح اور کامل دُو دُو آنکھیں ہوں بونے چاہئیں۔ ایک تجربہ کار صاحب کی یہ رائے ہے کہ بوتے وقت اگر ٹکڑوں کو ذرہ سی پسی ہوئی گندھک لگادی جائے تو وہ کیڑے مکوڑوں کے گزند سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور آلو بہت عمدہ اور بڑے بڑے پیدا ہوتے ہیں۔ گندھک کو پیسکر کسی مٹی کے برتن میں رکھ لیں اور ٹکڑوں کو ذرہ ذرہ لگاکر بوتے چلے جاویں یا ٹکڑوں پر گندھک چھڑک کر بوویں۔ ایک ہی بات ہے *

اکثر اشخاص آلوؤں کی کاشت میں ایک بات کا مطلق خیال نہیں رکھتے جسکو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بوتے وقت آلوؤں کی چھوٹی بڑی اقسام میں کچھ تفاوت نہیں کی جاتی

اور سب کو یکساں فاصلہ پر بو دیا جاتا ہے۔ ممالک یوروپ میں اس امر کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے کہ بڑے میل کے آلوؤں کی قطاریں اُن آلوؤں کی قطاروں کی نسبت زیادہ فاصلہ پر ہوتی ہیں جن پر درمیانہ قسم کے آلو بوئے جاتے ہیں۔ بڑی اقسام کے آلوؤں کی قطاروں کا ولایت میں فاصلہ متوازی قریب تین تین فٹ کے رکھتے ہیں ہندوستان کے لیئے تجربہ کاروں کی یہ رائے ہے کہ درمیانہ میل کے سالم آلو یا بڑے بڑے آلوؤں کے ٹکڑے بونے چاہئیں۔ اگر بڑی اقسام کے آلو ہوں تو قطاروں کا باہمی فاصلہ قریب تین تین فٹ کے ہونا چاہیئے۔ ورنہ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ فاصلہ چھوٹی یا درمیانی اقسام کے لیئے کافی ہے۔ اگر آلو بڑی اقسام کے بونے ہوں تو اُنکا ایک دُوسرے سے ۹×۹ انچ سے لیکر ایک ایک فٹ تک فاصلہ رکھنا چاہیئے۔ اگر درمیانہ یا چھوٹی قسم کے آلو بونے منظور ہوں تو فاصلہ نو نو انچہ (۹×۹) درست ہے۔ آلوؤں کو قریب تین یا چار انچہ گہرائی میں گاڑنا چاہیئے بہت گہرے دابنے سے نقصان متصور ہے۔ جوں جوں بیلیں پھیلتی جاویں اور یہ معلوم ہو کہ اب آلو بڑھ رہے ہیں تو ویسے ہی قطاروں پر بآہستگی مٹی چڑھاتے جاویں۔ ابتداء میں اگر موسم خشک ہو تو تیسرے چوتھے دِن پانی دینا چاہیئے۔ جب آلو پختگی پر آ جاویں (جس کے آثار یہ ہیں کہ پتّے زردی مایل ہوتے جاتے ہیں) تب پانی دینا کم کر دیں۔ اور جب پتّے بالکُل مُرجھا جاویں تب قطعی بند کر دیں۔ جب یہ دیکھا جاوے

کہ بیلیں اعتدال سے زیادہ پھیلتی ہیں تو اُن کے سرے ذرہ ذرہ نوچ دیں تاکہ فضول پھیلاؤ رُک جاوے۔ پتّوں کی افراط سے آلوؤں کو نقصان پہنچتا ہے کیونکہ اُن کی خوراک کا بڑا حصّہ پتّوں کی نذر ہوجاتا ہے۔ جب آلو اُکھاڑے جاویں تو آہستگی سے کام کراویں ورنہ زخمی ہونے سے آلو جلد بگڑ جاتے ہیں۔ پہلے آلوؤں کو دُھلواکر اور دُھوپ میں پانچ چار گھنٹے پھیلاکر خُشک کرا لینا چاہیئے پھر کوٹھوں میں بھروا دیں۔ اگر درجہ دار یہ چھانٹ لیئے جاویں تو بونے والوں کو زیادہ نفع ہوسکتا ہے۔ ورنہ ملی جُلی اقسام کے آلو زیادہ دام نہیں پاتے۔ آلوؤں پر کچھ کیڑے مکوڑے بھی حملہ کرتے ہیں۔ جبوقت اِنکی شروعات ہو اُسی وقت اُن کے دفعیہ کی تدبیر کرنا چاہیئے۔ آلوؤں کی کاشت کے لیئے یہ طریق جو ابھی بیان کیا گیا ہے ممالک یوروپ میں اختیار کیا جاتا ہے۔ اور بجنسہ یہی ہمارے پہاڑوں کے لیئے موزوں ہے۔ مگر میدانوں میں مندرجۂ ذیل طریق سے زیادہ کام لیا جاتا ہے اور اِس میں برابر کامیابی ہوتی ہے :-

بڑے چھوٹے ہر قسم کے آلوؤں کی قطاروں کا باہمی فاصلہ دُو دُو فٹ رکھا جاتا ہے۔ اِن قطاروں پر آلوؤں کے ٹکڑے یا سالم آلو ۶×۶ انچ کے فاصلہ پر بو دیئے جاتے ہیں۔ تین ۳ یا چار ۴ انچ اُونچی اِن پہ مٹّی ڈال دی جاتی ہے۔ جوں جوں پودے بڑھتے جاتے ہیں تھوڑی تھوڑی مٹّی چڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ یہانتک کہ ایک ایک

فٹ اونچی مٹی چڑھ جاتی ہے۔ خشک موسم میں تیسرے چوتھے پانی دیتے رہتے ہیں۔ جب بیلیں زردی مائل ہونے لگتی ہیں تو بہت کم کر دیا جاتا ہے اور جب بیلیں بالکل مُرجھا جاتی ہیں تو آبپاسی یکلخت بند کر دی جاتی ہے اور فصل کھودنا شروع کر دیتے ہیں۔ میدانوں میں بڑی چھوٹی اقسام کے درمیان یکساں فاصلہ رکھنے میں چنداں ہرج اسلیئے نہیں ہوتا کہ ممالک یوروپ یا پہاڑوں کی نسبت میدانوں میں پتے کم آتے ہیں اور بیلیں بھی زیادہ نہیں پھیلتیں ؛

ایک صاحب جنھیں آلوؤں کی کاشت کی نسبت خاص تجربہ حاصل ہے اور جنھیں سبز ترکاریوں کی نمائشگاہوں سے عمدہ آلو پیدا کرنے کے صلہ میں تمغے اور انعام ملتے رہے ہیں اپنے تجربہ کو اِسطرح قلمبند کرتے ہیں :-

"آلو تمام ایسی زمینوں میں جن میں گیہوں مٹر اور گوبھی وغیرہ سبز ترکاریاں پیدا ہوسکتی ہیں بخوبی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ریتلی زمین میں بھی خوب پانس (کھاد) دینے سے آلو ہو جاتے ہیں اور اِن میں بہت زیادہ چمک دمک ہوتی ہے۔ لیکن ذائقہ اور جسامت میں وہ اعلےٰ درجہ کے نہیں ہوتے۔ میدانوں میں آلو وسط ستمبر سے وسط دسمبر تک بو سکتے ہیں۔ اگیتی فصل کے لیئے زمین ایسی منتخب کرنی چاہیئے جس میں بارش کا زائد پانی دیر تک کھڑا نہ رہے ورنہ زور کی بارشوں میں بیجوں کے سڑ گل جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

آلو ہمیشہ کشادہ جگہ بونے چاہئیں۔ جہاں دھوپ اور ہوا کا پورے طور پر گذر ہوسکے۔ ایسی زمینیں جہاں درختوں کا سایہ پڑتا ہو ہرگز آلو کی کاشت کے لیئے موزوں نہیں ہیں۔ جس زمین پر آلو بونے ہوں اُسپر پہلے خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ یا بوسیدہ لید یا گائے بیلوں کے بوسیدہ گوبر کی کھاد تین ۳ چار ۴ انچہ اونچی تمام سطح پر ہموار پھیلوا دینی چاہیئے۔ پھر ہل چلوا کر مٹی اور کھاد کو ایک کرادیں۔ بعد ازاں قطاریں ڈھائی ڈھائی یا تین تین فٹ کے فاصلہ پر بنوا کر آٹھ آٹھ یا دس دس انچہ کے فاصلہ پر آلوؤں کے ٹکڑے جن میں کم از کم دو دو آنکھیں ہوں بو دینے چاہئیں۔ جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی ضرور دیدینا چاہیئے۔ حسب ضرورت نلائی بھی کرتے رہیں۔ جب بیلیں بڑھنے لگیں تو ارنڈی کی کھلی چورا کرکے قطاروں پر چھڑک دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ایک تو آلو خوب نشو ونما پاتے ہیں دوسرے وہ کیڑے مکوڑوں کے گزند سے بہت کچھ محفوظ رہتے ہیں۔ تخم جہانتک ممکن ہوسکے اعلیٰ درجہ کے اور بے داغ منگوا کر بونے چاہئیں۔ بعض تخم فروش اگیتی فصلوں کے لیئے کسی قدر خام آلو بھیجدیتے ہیں انکا بونا فضول ہے۔ کیونکہ نتیجہ حسب مراد نہیں نکلتا۔ ایسی حالت میں جبکہ بیجوں کی جانب سے شک ہو انہیں کسی سایہ دار مگر اندھیرے مقام میں (جہاں اعتدال کے مطابق ہوا اور روشنی کا گزر ہو) زمین پر بچھا دینا چاہیئے۔ اگر وہ پھوٹ نکلیں اور بالیدگی کے آثار نمایاں ہوں تو

اُنھیں بو دینا چاہیئے ورنہ نہیں۔ تخم فروشوں کی فہرستوں میں بیسیوں اقسام کے آلو ہوتے ہیں ان میں سے اپنے ذاتی تجربہ یا تجربہ کاروں کی رائے لیکر انتخاب کرنے چاہئیں۔ عام خیال یہ ہے کہ آلوؤں کو جس قدر کھاد دی جاوے بہتر ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ زیادہ کھاد دینے سے سراسر نقصان متصور ہے۔ کیڑے مکوڑے بہتات سے کھیتوں اور کیاریوں میں نمودار ہو جاتے ہیں اور آلو ناقص اور بدشکل نکلتے ہیں۔ نومبر میں زیادہ تر آلو بوئے جاتے ہیں۔ عموماً آلو مارچ کے اخیر میں کھودنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اگر کھودنے کے بعد آلوؤں کو صاف اور خشک کرکے کسی سایہ دار جگہ میں جہاں ہوا کا اچھی طرح گزر ہوتا ہو پھیلا دیا جاوے۔ اور کبھی کبھی اُنہیں اُلٹتے پلٹتے رہیں تو وہ قریب ایکسال تک اپنی اصلی حالت پر قایم رہ سکتے ہیں۔ آلو زیادہ تر اسیوجہ سے خراب ہو جاتے ہیں کہ سیلی ہوئی جگہ میں جہاں ہوا اور روشنی کا کم گزر ہوتا ہے کونوں میں ڈھیر لگا دیئے جاتے ہیں اس صورت میں اوپر کی تہوں کے آلو کسی قدر اچھے رہتے ہیں۔ نیچے کی تہوں کے آلو سیاہ پڑکر بدذائقہ ہو جاتے ہیں یا سٹر جاتے ہیں +

آلوؤں کی فصل پر بعض اقسام کے کیڑے مکوڑے بھی حملہ کیا کرتے ہیں پس بہتر یہ ہے کہ روز مرہ ورنہ دوسرے روز ضرور کھیتوں میں چکر لگانا چاہیئے اور نہایت غور سے دیکھنا چاہیئے کہ بیلوں پر موذی کیڑے تو حملہ آور نہیں ہوئے ہیں۔ جہاں کسی کی صورت نظر آوے فی الفور

انکا ہاتھوں سے پکڑواکر دفعیہ کرا دینا چاہیئے اور بیلوں پر فی الفور راکھ چھڑکنی اشد ضروری ہے نیز تمباکو کے پتوں کو جوش دیکر اور سرد کر کے یا سرسوں یا رائی کے بیجوں کو پسواکر اور پانی میں گھلواکر بیلوں پر چھڑکنا کارگر ثابت ہوگا۔ اگر آلوؤں کی فصل کو ایک سال کسی قسم کا آزار لاحق ہو جاوے تو اُس کھیت میں دُوسرے سال آلو ہرگز نہ بوویں کوئی اور فصل بو دینی چاہیئے۔ جسوقت مریض فصل ختم ہوجاوے اُسی وقت اُس کی خشک بیلوں اور تمام کھیت کے خس و خاشاک کو احتیاط سے جمع کرا کے خوب جلوا دینا چاہیئے اور راکھ کو کھیتوںمیں بچھواکر ہل چلوا دیں۔ دُوسرے سال کسی اور جگہ آلو بودیں اور بیج حتی المقدور باہر سے عمدہ منگوادیں۔ مریض فصل کے آلوؤں کا بیج ہر گز استعمال نہیں کرنا چاہیئے ؛

آلو کی کاشت کی نسبت ایک اور صاحب اپنے مدت مدید کے تجربے کو یوں ظاہر فرماتے ہیں :۔

"سب سے پہلے یہ امر خوب ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ آلو اُن پودوں میں سے ہے جنہیں پوٹاش[1] کے پودے کہتے ہیں۔ آلو کی کاشت میں پوری پوری کامیابی حاصل کرنے کا راز یہ ہے کہ اُسکی کاشت اُس زمین ہی کی جاوے کہ جسمیں معقول مقدار میں پوٹاش موجود ہو۔ جس زمین میں پوٹاش کم ہوگی۔ اُس میں آلو کی بھی پیداوار کم ہوگی۔ جسوقت آلو کے کھیت میں سے پوٹاش کا جزو کم

Potash plants[1]

ہو جاویگا اُسی وقت آلو کی پیداوار میں کمی آجاویگی۔ غرضکہ بغیر پوٹاش کے کوئی شخص آلو کی کاشت میں شادکام نہیں ہوسکتا۔ جس وقت کھاد مجموعہ کھیت میں ڈالی جاتی ہے اُس وقت یہ مفہوم ہوتا ہے کہ کھیت کو پوٹاش کا ایک جزو دیا گیا ہے مگر کھیتوں کو معقول مقدار میں پوٹاش دینے کی سہل اور نہایت عمدہ ترکیب یہ ہے کہ درختوں کے خشک پتے اور خشک شاخیں۔ ہر قسم کی خشک لکڑی۔ خشک جھاڑ جھنکاڑ کھیتوں کی ناکارہ گھاسیں اور تمام جلنے کے قابل کوڑا کرکٹ جمع کراکے کھیتوں میں ڈھیریاں لگوا دیجاویں۔ بعد ازاں اُن میں آگ لگواویں۔ جب وہ اچھی طرح سے جلکر راکھ اور کوئلوں کا ڈھیر بن جاویں تو اُنھیں کھیت کی سطح پر پھیلوا دیں۔ دوسری بات جو آلو کی کاشت کے لیئے مدِّنظر رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ جن کھیتوں میں آلو بونے ہوں اُنکی جوتائی یا کھدائی بہت گہری ہونی چاہیئے اور مٹی کو خوب باریک کرایا جاوے۔ تاکہ کہیں سنگریزے اور مٹی کی ڈلیاں باقی نہ رہ جاویں۔ تیسری بات یہ ہے کہ جسوقت آلو بونے ہوں اُس وقت دیکھ لینا چاہیئے کہ زمین بہت تر یا گیلی تو نہیں ہے۔ گیلی اور اعتدال سے زیادہ تر زمین میں ہرگز آلو بونے نہیں چاہئیں۔ آلو اسوقت بونے مناسب ہیں جب کہ زمین صرف نمدار اور بھربھری ہو۔ آلو کی فصل کو زیادہ پانی نہیں دینا چاہیئے ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ پتے اور شاخیں بہت بڑھ جاوینگی اور آلو چھوٹے رہ جاوینگے۔ البتہ حسب ضرورت پانی دینا چاہیئے تاکہ بیلیں

خشک نہ ہو جاویں۔ کھیتوں کو جو کھاد مجموعہ دی جاوے وہ خوب بوسیدہ ہونی چاہیئے مگر اعتدال سے زیادہ نہ دیں ورنہ خرابی پیدا ہوگی۔ آلو بہت گھنے نہیں بونے[1] چاہئیں یہ خیال بالکل غلط ہے کہ گھنے آلو بونے سے فصل زیادہ ہوتی ہے۔ اگر آلوؤں کو جگہ پھیلنے کے لیئے پوری پوری ملے گی تو وہ زیادہ بڑے اور خوش ذائقہ ہونگے۔ اگر تھوڑی سی جگہ میں اچھّی طرح سے کاشت کر سکیں تو وہ بہ نسبت زیادہ رقبہ کے جس کی لاپروائی سے کاشت کی جاوے ہزار درجہ بہتر ہے۔ پوری توجہ کرنے سے تھوڑی سی جگہ کا نفع بڑے رقبہ کے ماحصل کی نسبت جسپر واجبی تردد نہ کیا جاوے بہت زیادہ ثابت ہوتا ہے اور ایک خاص امر جسے ہمیشہ مدِ نظر رکھنا چاہیئے یہ ہے کہ صرف گہری کھُدائی پر بس نہ کریں بلکہ جسقدر کھدائی کیجاوے اُس سب کی مٹّی یکساں طاقتور ہو۔ ورنہ اگر اُوپر کی مٹّی خوب کھاد آمیز اور طاقتور ہوگی اور نیچے کی مٹّی کمزور تو نتیجہ ظاہر ہے۔

یہ سمجھ لینا بھی بڑی بھاری غلطی ہے کہ ہر ایک آلو بیج کا کام دے سکتا ہے۔ جہانتک ممکن ہو سکے بیج کے لیئے عمدہ اور صحیح وسالم آلو مہیا کرنے چاہیئں اور ہمیشہ آلو کا بیج غیر اضلاع سے منگوا کر بونا چاہیئے۔ اگر اپنے ضلع کا بیج بونا منظور ہے تو اپنے کھیت کی مٹّی اس کھیت کی مٹّی سے نرالی ہونی چاہیئے جسکا بیج لیا گیا ہے اس حکمت عملی کو اب قریب قریب تمام آلوؤں کے بونے والے جنہیں فن زراعت سے کچھ مس ہے بہترین خیال کرنے لگ گیئے ہیں۔ مجھے یہ

[1] ایک تجربہ کار کی رائے ہے کہ بوتے وقت اگر آلوؤں کے ٹکڑوں کو تھوڑا تھوڑا چیڑ دہ یا دیار کا برادہ جو لکڑی چیرنے سے گرتا ہے لگا دیا جاوے تو آلو کی فصل کیڑے مکوڑوں کے گزند سے محفوظ رہتی ہے۔

بات سخت ناپسند ہے کہ آلوؤں کے ٹکڑے کر کے بو دیں اس میں میرے خیال میں بیج کی بہت کچھ طاقت زایل ہو جاتی ہے۔ میں ہمیشہ درمیانہ میل کے آلوؤں کو سالم بو دیا کرتا ہوں۔ نتیجہ حسب دلخواہ بر آمد ہوتا ہے۔ اب میں اپنے متواتر تجربات کا خلاصہ پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ایک عرصہ ہوا اسی نہج پر مینے ایک قطعہ زمین جس کا طول ۴۰ فٹ اور عرض ۳۰ فٹ تھا آلو بوئے اس زمین کی میں نے ڈھائی فٹ گہری کھدائی کرائی اور تمام نیچے اوپر کی مٹی کو یکساں خوب باریک کر دیا۔ باغ میں دو درخت گرے ہوئے پڑے تھے اور وہ خشک ہو گئے تھے۔ مینے اُن کے ٹکڑے کرا کے جسجگہ آلو بونے تھے جلوا دیئے۔ بہت جلد وہ راکھ کا ڈھیر بن گئے۔ اس راکھ کو مینے تمام کیاری کی سطح پر پھیلوا کر تہ و بالا کرا دیا۔ بعد ازاں بیس اقسام کے آلو منگوا کر ہر ایک میں صرف تین تین آنکھیں رہنے دیں باقی چاقو سے نکال کر پھینک دیں۔ آنکھیں نکالنے کی وجہ سے جو گڑھے پڑ گئے تھے۔ اُن میں راکھ بھر دی۔ اِس عمل کے بعد بو دیا گیا۔ جب پودے کچھ بڑے ہو گئے تو اُن کی جڑوں میں مٹی جس میں خشک راکھ اور کسی قدر سُوٹ[۱] (Soot) مِلا ہوا تھا چڑھا دی۔ جب پودے کچھ اور بڑے ہو گئے تو اُن کی جڑوں میں دوبارہ اسی طرح مٹی چڑھائی گئی۔ اس ترکیب سے بیلیں بجائے زمین پہ پھیلنے کے ایستادہ سی ہو گئیں۔ اخیر میں آلو اُکھاڑ کر ایسی نمایشگاہ

[۱] شُوٹ زبان انگریزی میں دھوئیں یا کاجل کو کہتے ہیں۔ ولایت میں اِس کی کھاد دیجاتی ہے۔ انجنوں کے دُود کشوں اور آتشدانوں سے اِسے حاصل کیا جاتا ہے +

ہیں بھیجے گئے کہ جس میں بہت دُور دُور سے لوگ اپنے اپنے آلو لیکر انعام اور تمغے حاصل کرنے کی غرض سے آئے تھے۔ مقابلہ سخت تھا مگر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آلوؤں نے سب کے آلوؤں کو ہر طرح سے ماند کر دیا اور مجھے درجۂ اول کا انعام ملا۔ مینے اپنی زمین سے اِسقدر آلو نکالے کہ لوگ بالکل حیران رہ گئے۔ ایک ایک جڑ سے بڑے بڑے وزنی گیارہ گیارہ آلو نکلے۔ جنھوں نے نمایش گاہ میں نام پیدا کرایا۔ اس امر کے اظہار سے میری اصل مراد یہ ہے کہ اگر کسی شے کی توجّہ اور شوق سے کاشت کی جاوے تو فائدہ کثیر حاصل ہو سکتا ہے۔ مینے مندرجہ بالا طریق کاشت سے فی ایکڑ ڈھائی سو من سے چار سو من تک آلو حاصل کیئے ہیں"+

عام کیفیت۔ پہاڑوں میں آلوؤں کو پانی دینے کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے۔ البتہ جب موسم خشک ہو تو شروع شروع میں کسی قدر پانی دیدینا فصل کے حق میں مفید ہوتا ہے۔ میدانوں اور پہاڑوں ہر دو مقامات میں پانی قطاروں کے درمیان اِس طرح دینا چاہیئے کہ قطاریں غرقاب نہو جاویں +

بعض اصحاب بونے سے پہلے آلوؤں کے ٹکڑوں کو لکڑی کی راکھ میں آلودہ کرکے تین چار گھنٹے سایہ میں سُکھا لیتے ہیں پھر بوتے ہیں۔ نیز ہر ایک ٹکڑہ کے ساتھ زمین میں ایک ایک

لہسن کا ٹکڑہ رکھدیا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ شروع میں کیڑے مکوڑے حملہ آور نہوں۔ علاقۂ دکن میں آلو بونے سے پہلے سن بو دیتے ہیں اور جب وہ قریب دو فٹ اُونچا ہو جاتا ہے تو ہل چلواکر اُسے مٹی کے نیچے کر دیتے ہیں یہ سبز کھاد آلوؤں کے حق میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ آلوؤنکی اگر کوئی بیل پھُولنے کے وقت مُرجھانے لگے تو جڑیں کھود کر دیکھنا چاہیئے کہ کوئی موٹا سا کیڑا تو لگا ہوا نہیں ہے اگر ہو تو فی الفور ہاتھ سے پکڑواکر اُسے دُور کرا دینا چاہیئے۔ آلوؤں کی کیاریوں میں پانی دیتے وقت جہاں سے پانی کاٹا جاتا ہے وہاں ایک ململ کی چھوٹی سی تھیلی میں خالص ہینگ بھر کر رکھدیتے ہیں اس ہینگ کا اثر اُس پانی میں ہوجاتا ہے جو آلوؤں کی کیاریوں میں پُہنچتا ہے۔ اِس عمل سے کہا جاتا ہے کہ کیڑے اور سُونڈیاں بہت کم آلوؤں کے پودوں کو گزند پہنچاتی ہیں +

کھُمب

(AGARIGUS , CAMPESTRIS.)

(MUSHROOM)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کھُمب	مش رُوم

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اگست سے اخیر مارچ تک۔	شروع مارچ سے اخیر اکتوبر تک۔

بیان و استعمال۔ ترکاری +

ہمارے مختلف پہاڑوں اور جنگلوں میں بیسیوں قسم کی کھُمبیں افراط سے خود رَو پیدا ہوتی ہیں۔اکثر ان میں سے زُود ہضم۔کھانے کے قابل اور نہایت لذیذ ہوتی ہیں۔ حال میں لنڈن کی ایک

ایک نمائش گاہ میں ایک صاحب نے قریب نسّو اقسام کی خوردنی کھمبیں فراہم کر کے عوام کے ملاحظہ کے لیئے پیش کیں تھیں۔ ملک فرانس میں اِن کی بہت کاشت کی جاتی ہے۔ ہمارے بازاروں میں بھی تین چار قِسم کی خُشک کھمبیں ہر ایک موسم میں فروخت ہوتی رہتیں ہیں۔

طریق کاشت - جن مقامات کی آب وہوا سرد ہوتی ہے وہاں کھمبوں کی کاشت قریب قریب سارے سال سایہ دار اور بند جگہ میں یا زمین کے اندر تہ خانوں میں بآسانی تمام کی جاسکتی ہے بشرطیکہ اُن کی گرمی سردی حد سے زیادہ بڑھنے یا گھٹنے نہ پاوے اعتدال پر رہے۔ شمالی ہند کے میدانوں میں کھمبوں کی کاشت کے لئے سب سے اچھّا وقت اگست سے مارچ تک ہے۔ اور پہاڑوں میں مارچ سے اکتوبر تک۔ یوں خاص توجہ کی جاوے تو اور موسموں میں بھی اِس کی کاشت میں کامیابی ممکن ہے۔ کھلی جگہ میں بھی بعض اوقات کھمبوں کی کاشت میں کامیابی ہو جاتی ہے مگر محفوظ طریق یہی ہے کہ بند جگہ میں اِس کی کاشت کی جاوے۔ بالعموم گودام یا مکانات کے باہر احاطہ کی خالی کوٹھریاں جن میں روشندانوں کے ذریعہ کسی قدر ہوا اور مدھم روشنی آتی رہے اِس کی کاشت کے لیئے موزوں سمجھی جاتی ہیں ۔

کھمبوں کی کاشت کے لیئے جگہ تجویز کرنے کے بعد کیاریاں بنانے کا مصالحہ فراہم کرنا چاہیئے۔ سب سے پہلے ایسے گھوڑوں

کی لید مہیا کرنی چاہیئے جو صحتور اور طاقت ور ہوں اور جنہیں کھانے کو خوب ملتا ہو۔ اِس لید میں سے گھاس کوڑا وغیرہ غیر اشیاء احتیاط سے نکلوا دینی چاہئیں۔ اور کسی سایہ دار جگہ میں زمین پر اچھی طرح پھیلوا دینی چاہیئے۔ ڈھیر ہرگز نہ لگایا جاوے۔ نہ لید کی تہ موٹی ہو۔ ورنہ قبل از وقت تبخیر شروع ہو جاوے گی آٹھ دس دن تک دُوسرے تیسرے اِس لید کو پھاوڑے یا لوہے کے پنجہ سے تہ وبالا کرا دینا چاہیئے۔ کم از کم اسقدر لید جمع ہو جاوے کہ ایک کیاری تین فٹ چوڑی - تین فٹ گہری اور چھ فٹ لمبی بن سکے تو کام شروع کرا دینا چاہیئے ؛

سب سے پہلے ایک کیاری کے لیئے جگہ ناپ کر چاروں طرف نشان لگا دیئے جاویں۔ ازاں بعد تین انچ کی اونچائی تک ٹھیکریاں یا اینٹوں کے بہت ہی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈال کر ہموار کر دیں پھر لید کی (جسکے طیار کرنے کا شروع میں ذکر کیا گیا ہے) ایک تہ دس انچ موٹی بچھوا کر پاؤں سے خوب دلوا دینی چاہیئے۔ اِس پر مرکب مٹی کی دو انچ اونچی تہ دینی چاہیئے (مرکب مٹی میں دو حصّہ باغیچہ کی عمدہ مٹی ایک حصّہ خوب بوسیدہ گوبر اور ایک حصّہ بوسیدہ بھیڑ بکریوں کی مینگنیاں ہونی چاہئیں)۔ اِس مرکب مٹی کی تہ کے بعد پھر پہلے کی طرح دس انچ لید کی تہ بچھا کر خوب پاؤں سے دبوا دیں اور پھر دُوسری مرتبہ دو انچ اُونچی مرکب مٹی کی تہ بچھوا دیں

اخیر میں تیسری مرتبہ پھر دس انچہ اُونچی لید کی تہ بچھوا کر اور خوب پاؤں سے دبواکر ایک انچہ مرکب مٹی کی تہ بچھوادی جاوے۔ دو ہفتہ بعد جب پہلی مرتبہ خوب زور شور کی تبخیر ختم ہو جاوے اور آلہ مقیاس الحرارت (تھرما میٹر) کیاری میں جا بجا داخل کرنے سے یہ واضح ہو کہ حرارت ۸۵ یا ۹۰ درجہ (فارن ہیٹ) ہے تو یوں سمجھنا چاہیئے کہ اب کیاری میں بیج بو دینے کا عین وقت ہے۔ بیج بوکر اُوپر سے ایک انچہ مرکب مٹی ڈال دی جاوے ؎

بیج بونے کا طریق لکھنے کے پیشتر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کیاریوں کے طیّار کرنے کی ایک اور ترکیب بھی لکھدی جاوے۔ وہ یہ ہے کہ چار حصّے لید میں ایک حصہ مرکب کھاد شامل کردیجاوے (مرکب کھاد سے مراد بوزن مساوی بوسیدہ گوبر۔ عمدہ باغیچہ کی مٹی اور بھیڑ بکریوں کی مینگنیاں ہیں) گویا کُل مرکب پانچ حصہ ہو جسمیں چار حصّے لید اور ایک حصہ مرکب کھاد ہونی چاہیئے۔ اس مرکب کو خوب ملاکر باریک کر دیا جاوے اور کیاری میں قریب تین انچہ کے چھوٹی چھوٹی ٹھیکریاں بھر کر اُوپر سے ڈھائی یا تین فٹ مرکب ڈال دیا جاوے ڈالنے کے بعد اِسے اچھی طرح سے دبا دینا چاہیئے۔ دو ہفتہ بعد ایک انچہ مرکب مٹی (جسکی ترکیب شروع میں لکھی جا چکی ہے) ڈال کر بیج بو دینے چاہئیں اس امر کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر لید زیادہ خشک ہو جاوے تو کیاریوں کے لیئے مرکب طیّار کرنے کے وقت اُسے پانی سے اسقدر

تر کرلینا چاہیئے جسقدر کہ تازہ حالت میں وہ تر تھی +
کھمبوں کے بیج ممالک یوروپ سے دو قسم کے آتے ہیں۔ ایک انگریزی دوسرے فرانسیسی۔ کھمب کے بیجوں کو انگریزی میں سپان کہتے ہیں۔ انگریزی سپان گوبر یا لید کی ٹکیوں میں مشتمل ہوتا ہے۔ اور فرانسیسی سپان چورہ کی شکل میں آتا ہے یا اُس کے پتلے پتلے اور چھوٹے چھوٹے قرص آتے ہیں +
انگریزی سپان بونا ہو تو اُس کے ایک ایک انچ مربع ٹکڑے کرکے کیاریوں میں چھ چھ انچ کے چوگرد فاصلہ پر ایک ایک انچ گہرا گاڑ دیں یعنی ایک انچ مٹی اُنکے اوپر ہو۔ اگر فرانسیسی سپان بونا منظور ہو تو اُس کے تین تین یا چار چار انچ مربع ٹکڑے جن کی موٹائی ایک ایک انچ ہو کیاریوں میں پندرہ پندرہ انچ کے چوگرد فاصلہ پر ایک ایک انچ گہرا گاڑ دیں۔ سپان کیاریوں میں داخل کرنے کے بعد ایک ایک انچ مرکب مٹی اُوپر ڈال دینی چاہیئے اور کچھ دن اُسے خشک رکھنا چاہیئے تر نہ کریں۔ اگر سپان عمدہ ہوگا تو آٹھ دس دن بعد ہاتھ پاؤں پھیلانے شروع کر دیگا اور پندرہ یا بیس دن میں تمام کیاری پر اپنا تسلط جما لیگا۔ اگر بونے کے بعد بیچ بیچ میں سپان ناقص ثابت ہو تو وہاں دوبارہ عمدہ چھانٹ کر لگا دیں۔ اچھے اور خراب سپان کی شناخت یہ ہے کہ اچھے سپان میں ریشے سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور خراب سپان میں بھورے یا خاکی رنگ کے۔ اگر چار دیواری اور سایہ

Spawn

کے اندر کیاریاں ہوں تو اور زیادہ تردّد کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی صرف فصل کاٹنے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ کیاریوں کی سطح پر بالعموم چھ ہفتوں سے لیکر دس ہفتوں کے اندر کھمبیں نمودار ہو جاتی ہیں۔ اگر کیاریاں کھلی جگہ یا ایسی جگہ ہوں جہاں سرد ہوا کے جھونکے آتے رہتے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ کیاریوں کی سطح پر خشک گھاس پھوس پھیلا دیا جاوے مگر نہ بہت موٹی اور ناہموار نہو۔ اس ترکیب سے کیاریوں کی حرارت یکساں اور اعتدال پر رہتی ہے۔ جب کھمبیں نکلنی شروع ہو جاویں اور یہ دیکھا جاوے کہ کیاریوں کی سطح بہت خشک ہو گئی ہے تو تین کے فوارے سے ہفتہ میں دو یا تین مرتبہ پانی دے دینا عین واجب ہے +

شروع شروع میں کھمبیں بہت زیادہ نمودار ہوتی ہیں۔ مگر رفتہ رفتہ یہ کم ہوتی جاتی ہیں۔ جب فصل خاتمہ کے قریب آوے تو ہفتہ میں دو دفعہ پتلی کھاد دیدینے سے کیاریوں میں دوبارہ حرکت پیدا ہو کر ایک فصل اور بہت جلد تیار ہو جاتی ہے +

کھمبوں کیلئے پتلی کھاد تیار کرنیکی عمدہ ترکیب یہ ہے کہ دس سیر پختہ تازہ گوبر میں تین سیر بھیڑ بکریوں کی مینگنیاں ملادیجاویں اور اُن کے ساتھ آدھ سیر پرندوں کی بیٹ اور پاؤ بھر شورہ بھی شامل کر دیا جاوے۔ اِن سب کو کسی مٹی کے برتن میں ڈال کر اُوپر سے دس گیلن پانی چھوڑ دیا جاوے۔ ازاں بعد کسی لکڑی سے خوب گھول کر دو تین

دن پانی کو نتھرنے دیں۔ گاد نیچے بیٹھ جاویگی۔ صاف پانی اوپر نتھر آویگا۔ اس صاف پانی کو بطور پتلی کھاد کھمبوں کی کیاریوں میں فوارہ کے ذریعہ دینا چاہیئے۔ گاد ہرگز پانی کے ساتھ نہ ملے ورنہ بجائے نفع کے نقصان ہوگا +

اگر لگاتار کھمبیں حاصل کرنی مدِ نظر ہوں تو کئی کیاریاں چھ چھ ہفتہ بعد طیّار کرنی چاہئیں۔ جن کیاریوں میں کھمبیں لگی ہوئی ہوں انھیں کے پہلو بہ پہلو دوسری کیاریاں بنائی جاویں۔ نئی کیاریوں کی تخمیر سے جو حرارت پیدا ہوگی وہ ساری جگہ کی ہوا کو اعتدال پر رکھے گی۔ نئی کیاریوں کے لیئے نیا سپان منگوانے کی ضرورت نہیں ہوگی جن کیاریوں میں کھمبیں اُگی ہوئی ہوں اُنھیں میں سے مٹی کی مٹھیاں بھر بھر کر اسی ترکیب سے نئی کیاریوں میں سوراخ نکال نکال کر ڈالتے چلے جاویں جو کہ سپان کی ٹکیوں یا چورہ وغیرہ کو کیاریوں میں داخل کرنے کے بارہ میں ابتداء میں لکھی گئی ہے۔ سپان کو محض ایک خمیر سمجھنا چاہیئے۔ جب اس خمیر سے ایک کیاری طیّار ہو گئی تو اُس ساری کیاری کی سطح کی مٹی کو سپان سمجھنا چاہیئے اور اس سے کئی کیاریاں طیار کیجاسکتی ہیں۔ جب کئی کیاریاں طیار ہو جاویں تو اُن سے بتدریج جتنی چاہیں اور کیاریاں طیّار کرسکتے ہیں +

انگریزی اور فرانسیسی سپان کی نسبت ایک اور بات بھی تجربہ میں

آئی ہے۔ بعض اوقات بونے کے بعد جگہ کی حرارت موافق نہونے کی وجہ سے یہ عرصہ دراز تک کام نہیں دیتا۔ اگر کیاریاں بجنسہ بنی رہتی ہیں اور اُنہیں دُور نہیں کر دیا جاتا تو جب حرارت موافق ہوتی ہے فی الفور کھمبیں نمودار ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ فرانسیسی سپان کے بونے کے پندرہ ماہ بعد کھمبیں پیدا ہوئیں۔ یہ بھی تجربہ میں آیا ہے کہ بعض اوقات بعض اصحاب نے مایوس ہوکر کیاریوں کی مٹی اُٹھواکر پھولوں کے گملوں ناندوں وغیرہ میں بھروا دی اور اُس کی جانب مطلق توجہ نہیں کی مگر جب موسم موافق آیا یکلخت کھمبیں بلا تردد نکل آئیں +

ایک اور صاحب جنھیں کھمبوں کی کاشت کا زیادہ تجربہ ہے۔ کیاریوں کے لیئے مرکب تیار کرنے کا حسب ذیل نسخہ تحریر فرماتے ہیں:- تازہ لید ۶ حصے۔ تازہ گائے کا گوبر ۲ حصے۔ بھیڑ بکریونکی مینگنیاں ۲ حصے۔ عمدہ مٹی باغیچہ کی ۴ حصے۔ تازہ مگر سرد لکڑیکی راکھ ایک حصہ۔ اِن سب کو خُوب ملواکر کسی گوشہ میں ایک ہفتہ کے لیئے ڈھیر لگوا دیں۔ دُوسرے تیسرے دن اُس ڈھیر کو پھاوڑے یا کسی پنجہ سے نیچے اُوپر کر دیا کریں یہ عمل تین چار مرتبہ کرنے کے بعد اس مرکب کی تُرشی۔ تیزی اور بدبو خارج ہو جاویگی +

جاندار سپان کی یہ شناخت ہے کہ اسمیں بیشمار سفید ڈورے سے ہوتے ہیں۔ برعکس اِس کے مُردہ سپان کے ڈورے بھُوسلے رنگ

کے ہوتے ہیں۔ اگر ڈورے بھوسلے ہوں تو اُن کا بونا بے سُود ہے ناحق محنت اور وقت ضائع کرنے سے کیا حاصل۔ سپان کے دو دو انچ مربع ٹکڑے کرکے ۸ سے ۱۲ انچ تک کے فاصلہ پر قریب تین تین انچ گہرے گاڑنے چاہئیں۔ بشرطیکہ گاڑتے وقت کیاری کی حرارت ستر درجہ سے لیکر پچھتر درجہ (فارن ہیٹ) تک ہو۔ یہ بات تھرما میٹر (آلۂ مقیاس الحرارت) سے باسانی دریافت ہوسکتی ہے سپان کی ایک درجن ٹکیاں قریب آٹھ مربع گز کیاری کیلئے کافی ہونگی۔ کیاریاں اُونچی اور ڈھلواں بنانی چاہئیں یا صندوقچوں اور بالٹیوں میں کاشت کرنی چاہیئے ۔

سپان بونے کے دو ہفتہ بعد دو انچ مرکب مٹی سطح پر پھیلا کر اور خوب دباکر ہموار کرادینی چاہیئے۔ زاں بعد اُوپر سے نرم اور خشک گھاس چھ چھ انچ اُونچی تمام سطح پر یکساں بچھا دینی چاہیئے تاکہ حرارت اعتدال پر رہے ۔

کیاریوں کے آس پاس کی جگہ اور دیواروں کو کبھی کبھی پانی سے تر کر دینا چاہیئے۔ بونے سے قریب دو مہینے بعد کھُمبیں نکل آوینگی۔ اگر کیاریاں خشک ہو جاویں تو کسیقدر اُوپر کی گھاس کو پانی سے تر کر دینا مناسب ہے۔ اگر کیاریاں بہت ہی خشک معلوم ہوں تو شیر گرم پانی اُن پر چھڑک دینا مفید ثابت ہوگا۔ اگر کیاریوں کے ارد گرد کی جگہ اور دیواروں پر کبھی کبھی پانی چھڑک دیا جاوے

تو شاید ہی کبھی کیاریوں پر پانی چھڑکنے کی ضرورت ہو +

کھمبوں کی کاشت کی نسبت ایک اور تجربہ کار صاحب ایک انگریزی رسالہ میں یوں تحریر فرماتے ہیں :-

کھمبوں کی کاشت کے لیئے تاریک کوٹھے اور کوٹھڑیاں نہایت موزوں ہوتی ہیں۔ بشرطیکہ اِن کی حرارت کبھی پچپن ۵۵ درجہ (فارن ہیٹ) سے کم نہ ہونے پاوے +

طاقتور گھوڑوں کی لید منگوا کر کسی چھپر کے نیچے جو ایک یا دو جانب سے کھُلا ہوا ہو خوب پھیلا دینی چاہیئے مگر تہ موٹی نہو۔ دوسرے تیسرے دن اِسے اُلٹ پلٹ کر دیا کریں تاکہ یہ اپنے اصلی وقت سے پہلے جوش نہ کھا جاوے +

جب کافی مقدار میں لید جمع ہو جاوے تو اُس کے وزن کے لحاظ سے چوتھائی باغیچہ کی طاقتور مٹی اُسمیں اور ملا کر ایک کر دیں۔ بعد ازاں ایک طرف اُس کا ڈھیر لگوا دیں +

جہاں کاشت مدِنظر ہو وہاں کیاریاں بنائی جاویں جو بالکل چوڑی اور ہموار نہوں بلکہ سامنے سے بتدریج ڈھلواں ہوں۔ اِن کیاریوں کو لید اور مٹی کے مرکب سے جسکا ابھی ذکر کیا گیا ہے طیار کرنا چاہیئے +

جب یہ کیاریاں طیار ہو جاویں تو ایک ہفتہ تک انہیں ہاتھ نہ لگا دیں۔ ازاں بعد یہ دیکھیں کہ اِن میں گرمی پیدا ہوگئی ہے یا نہیں بیج بونے کے لیئے عین وقت دریافت کرنے کے لیئے ایک آلہ مقیاس

الحرارت (تھرمامیٹر) کیاری میں چھ انچ گہرا گاڑ ڈیں۔ جسوقت ۹۰ درجہ حرارت ہو اُس وقت تخم ریزی واجب ہے +

کھمبوں کے بیج جنھیں انگریزی میں سپان کہتے ہیں ولایت سے زیادہ تر ٹکیوں کی صُورت میں آتے ہیں اُنھیں منگواکر ایک ایک یا ۲×۲ دو دو انچ مربع اِن کے ٹکڑے کر لیئے جاویں۔ اُنھیں کیاریوں میں آٹھ آٹھ (۸×۸) انچہ کے چوگرد فاصلہ پر تین تین انچہ گہرے گاڑ دیں۔ بیج بونے کے بعد باغیچہ کی عمدہ مٹی (جسمیں کھاد نہ ملی ہو) تھوڑی اُوپر ڈال دیں۔ اِس کے اُوپر خشک گھاس کی ایک ہلکی تہ بچھادیں اگر کیاریوں کی سطح بہت خشک ہوگئی ہو توشیر گرم پانی بہت تھوڑا تھوڑا چھڑک دیں ورنہ شروع شروع میں جبتک اشد ضرورت نہو پانی نہ چھڑکیں۔ البتہ کیاریوں کے آس پاس فوارے یا کسی اور چیز سے سرد پانی کا روز مرہ یا دوسرے دن چھڑکاؤ کرادیا کریں تاکہ جگہ نمدار رہے +

اس عمل سے بیج بونے کے بعد چھ ہفتوں کے اندر کھمبیں نمودار ہو جاویں گی +

جب فصل خاتمہ پر آوے توکیاری کو شیر گرم پانی سے ترکر دینا چاہیئے اس عمل سے اکثر دوسری فصل بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ ایک اچھی کیاری سے قریب دو ماہ تک کھمبیں نکلتی رہتی ہیں +

چروِل پتّے دار

ANTHRISCUS CEREFOLIUM.

(CHERVIL GARDEN)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
x	چروِل گارڈن

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اخیر ستمبر سے وسط فروری تک	اخیر فروری سے اخیر اگست تک

بیان و استعمال۔ مصالحہ و سلاد +

طریق کاشت۔ بیجوں کو یا تو کیاریوں میں چھڑکواں بو دیں اور جب وہ پھُوٹ کر ذرہ بڑے ہو جاویں تو جہاں سے گھنے ہوں چھانٹ دیں یا کیاریوں میں چھ چھ اِنچ کی دُوری پر اُنگلی سے لکیریں کھینچ کر اُن میں بیج بو دیں۔ جب پَودے دو تین انچہ اُونچے ہو جاویں تو گھنی جگہ سے چھانٹ دیں۔ دسویں بارہویں نکائی کر دیا کریں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے +

عام کیفیت۔ چُونکہ اِس کے پتّے اُسی وقت تک قابل استعمال رہتے ہیں جبتک کہ بہت چھوٹے اور نرم رہیں اس لیئے اگر زیادہ

ضرورت ہو تو بیج دو دو ہفتہ بعد بونے چاہئیں +

ولائتی کاسنی

CICHORIUM ENDIVIA.
(ENDIVIE)

ہندوستانی نام	(انگریزی یا لاطینی نام)
ولائتی کاسنی	انڈائیو

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اکتوبر سے اخیر نومبر تک	وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال - اِس کے پتّوں کو بطور سلاد استعمال کرتے ہیں + یوں تو ممالک یورپ میں اس کی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں - مگر دو بہت مشہور ہیں - ایک چوڑے پتّوں کی - دوسری گچھّے دار +

طریق کاشت - اِس کی کاشت بہت آسانی سے ہو سکتی ہے - پہلے بطور پنیری ایک کیاری میں تخم چھڑکواں بو دیں - اُوپر مٹّی کا باریک سا غلاف چڑھا دیں - اگر موسم خشک ہو تو روز مرّہ پٹن کے فوّارے سے ہلکا پانی دیتے رہیں اور دن میں جسوقت دھوپ کی تیزی کا وقت ہو دو تین گھنٹہ کے لئے سایہ دیدیا کریں - جب

پودے کسیقدر تناور ہو جاویں پھر سایہ کردینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے
جب پودے ابتدائی تین چار پتیاں بدل لیں تو اُنھیں اُکھاڑ اُکھاڑ
کر باقاعدہ کیاریوں میں قطاروں پر لگادیں۔ قطاروں کا فاصلہ متوازی
ایک ایک فُٹ ہو اور اُسی قدر فرق پودوں کا ایک دُوسرے سے رہنا
چاہیئے۔ قطاروں پر پودے لگاتے ہی کسی قدر پانی دیدیں اور اگر موسم
خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دیدینا چاہیئے۔ ہفتہ میں
ایک دو مرتبہ نکائی بھی ضرور کرانی واجب ہے تاکہ ناکارہ خار و خس
فصل کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ جب یہ درجۂ کمالیت کو پہنچ جاتی ہے
تو اکثر اصحاب اِس کے پتوں کو ہاتھ سے اُوپر کی طرف سمیٹ کر
گھاس پھوس سے لپیٹ دیتے ہیں۔ اور پتلی رسّی سے باندھ دیتے
ہیں۔ دس بارہ دن میں پتّے نرم سفید اور قابل استعمال ہو جاتے
ہیں۔ دُوسری ترکیب سب سے عمدہ یہ ہے کہ پودوں کے پتّے ہاتھ
سے پھیلا کر اور اِن کے ارد گرد ایک ایک اِنچ اُونچی ٹھیکریاں یا
ٹُوٹی اینٹیں رکھ کر اُوپر مٹی کی بڑی بڑی سنیکیں اُلٹی ڈھک دیں
اس طرح دس پندرہ دن میں یہ سفید اور نرم ہو جاتے ہیں +

عام کیفیت۔ تازہ ولایتی بیجوں کی فصل سے اگر عُمدہ تخم حاصل
کر کے رکھ چھوڑیں اور اُن سے دُوسری فصل بو دیں تو وہ ولایتی
بیجوں سے بوئی ہوئی فصل سے کمتر نہیں ہوگی۔ اسی طرح یکے بعد
دیگرے فصلوں کے بیجوں سے مدّت تک کاشت کر سکتے ہیں۔ چتنے

باندھنے یا سینک ڈھانپنے کے عمل کو انگریزی میں "بلانچنگ"[۱] کہتے ہیں۔ اِس عمل سے مُراد یہ ہوتی ہے کہ پتّے یا گندیں سفید، نرم اور خوش ذائقہ ہو جاویں +

سویا

PEUCEDANUM GRAVEOLENS.

(DILL)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سویا	ڈِل

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال۔ ساگ۔ اِس کے تخم ادویات کے مصرف میں آتے ہیں +

طریق کاشت۔ کیاریوں میں اُنگلی سے آدھ آدھ انچ گہری قطاریں بناویں جن کی دُوری ایک ایک فٹ ہونی چاہیئے۔ ان پر تخم چھڑکو ڈال بوکر مٹی سطح کے برابر کر دیں۔ جب تخم اچھی طرح سے پھوٹ آویں تو اُنھیں اس طرح چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ ۹×۹ انچ

[۱] Blanching

رہ جاوے تو دسویں بارہویں نکائی کرتے رہیں اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے زیادہ تردد کی کچھ ضرورت نہیں عام کیفیت۔ ولائیتی بیجوں سے اگر ایک مرتبہ فصل بوکر بیج حاصل کرلیئے جاویں تو اُن سے مدت تک یکے بعد دیگرے فصلیں ہوسکتے ہیں۔

پالک

SPINACIA OLERACIA

(SPINACH SPINAGE)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سپی نیچ	پالک

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
شروع مارچ سے وسط جون تک	وسط ستمبر سے وسط نومبر تک

بیان و استعمال۔ ساگ + سلاد +

طریق کاشت۔ کیاریوں میں قریب پندرہ پندرہ ۱۵ + ۱۵ انچ کے فاصلہ پر انگلی سے لکیریں کھینچکر تخم بو دیں۔ جب وہ اچھی طرح سے پھوٹ کر کچھ بڑے ہو جاویں تو انھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی تفاوت قریب نو نو ۹ × ۹ انچ کے رہ جاوے۔

ایک ایک فٹ بھی فاصلہ رہجاوے تو مضائقہ نہیں ہے۔جب پالک پھول لگنے پر آوے تو فی الفور اوپر کے سرے نوچ دیں۔ اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں دو مرتبہ آبپاشی اور ایک مرتبہ نکائی ضروری ہے +

عام کیفیت۔ ولایتی پالک کے بیج ہر سال تازہ منگوانے چاہئیں پچھلی فصل سے حاصل کئے ہوئے ٹھیک کام نہیں دیتے +

پالک کو مختلف ترکاریوں کی کیاریوں کے اندر خالی جگہ میں بھی بو دیا جاتا ہے۔ نرم نرم پتے برابر توڑتے رہتے ہیں۔ نئے اُن کی جگہ بہت جلد نکل آتے ہیں۔ اگر بیج لینے مدِنظر ہوں تو چند اچھے پودوں کو چھوڑ کر باقی کاٹ دیں۔ ولایتی پالک کی کئی قسمیں ہیں مگر گول پتوں کی اقسام بہت پسند کی جاتیں ہیں۔ دیسی پالک کے بیجوں کو بالعموم اگیتی کو بھی یا مولیوں کی کیاریوں میں چھڑکواں بو دیتے ہیں۔ جب پودے کچھ اونچے ہو جاتے ہیں تو گھنے چھانٹ دیئے جاتے ہیں۔ نرم پتے چاقو سے کاٹ لیتے ہیں۔ نئے اُن کی جگہ نکل آتے ہیں۔ نیز دیسی پالک کے بیجوں کو ایک ایک آدھ آدھ انچ کے فاصلہ پر کئی ترکاریوں کی قطاروں پر چٹکی سے رکھ کر مٹی سے برائے نام ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ اِس طرح یہ ساگ جلد تیار ہو جاتا ہے +

کھٹّا پالک

SORREL

(RUMEX ACETOSA)

(ہندوستانی نام)	(انگریزی یا لاطینی نام)
کھٹّا پالک	سورل

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال۔ اس پودے کی محض پتّوں کے لئے کاشت کی جاتی ہے۔ اہل یورپ انہیں زیادہ تر بطور سلاد استعمال کرتے ہیں۔ کھٹّے پالک کی کئی قسمیں ہیں۔ لیکن طریق کاشت سب کا یکساں ہے +

طریق کاشت۔ پہلے کیاریوں کو خوب دُرست کرلیں پھر ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر اُنگلی سے لکیریں کھینچکر بیج چھٹرکواں بو دیں۔ اگر کیاری ایسی جگہ ہو کہ اُس میں کسی قدر سایہ پڑتا رہے تو بہت ہی اچھا ہے۔ جب وہ اُگ کر تین چار انچہ اونچے ہوجاویں تو انھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ

تین تین چار چار انچ کے قریب رہجاوے۔ دسویں بارھویں نکائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے ؂

پہاڑوں میں کھٹے پالک کے پودے میدانوں کی نسبت بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اس لیئے وہاں لکیروں کا باہمی فاصلہ پندرہ پندرہ انچ ہونا چاہیئے اور پودوں کا باہمی تفاوت ایک ایک فٹ ؂

عام کیفیت۔ اہل ہند خرفہ کی طرح اسکا ساگ بناکر کھاتے ہیں ؂

میتھی

TRIGONELLA, FAENUM GRAECUM.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
میتھی	ٹرائی گونلا۔ فے نم گرے کم۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اخیر ستمبر سے اخیر دسمبر تک	اخیر مارچ سے اخیر مئی تک

بیان واستعمال۔ ساگ۔ نیز اسکے تخم بطور مصالحہ کام آتے ہیں ؂

طریق کاشت۔ یہ ساگ بہت جلد اور بآسانی پیدا ہو جاتا ہے کیاریوں کو خوب درست کرکے اُن میں بڑے بڑے مربع خانے

بنالیں تاکہ پانی دینے میں سہولیت رہے۔ تخم چھڑکواں بوکر اُن پر ہلکا سا مٹّی کا غلاف دیدیں۔ اگر موسم خشک ہو تو کیاریوں کو تر کر دیں۔ جب پودے پھُوٹ آویں تو اِس طرح چھانٹ دیں کہ جہاں گھنے ہوں وہاں کم ہو جاویں۔ ورنہ وہ اچھّی طرح سے بڑھ اور پھیل نہیں سکینگے۔ شروع میں آٹھویں دسویں نکائی کرتے رہیں اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دیدینا چاہیئے۔

عام کیفیت۔ میتھی بالعموم دو قسم کی ہوتی ہے ایک پست قامت اور چھوٹے پتوں کی۔ اِس کے پتّے زیادہ سبز اور بہت پتلے ہوتے ہیں۔ دُوسری قسم میتھے کہلاتی ہے۔ اِس کے پودے اُونچے۔ پتّے چوڑے۔ سفیدی مائل سبز۔ اور دل دار ہوتے ہیں۔ تیز چاقو سے میتھی کے پتّے کاٹ لیئے جاتے ہیں دُوسرے بہت جلد نکل آتے ہیں۔

کاسنی

CICHORIUM INTYBUS.

(CHICORY)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کاسنی	چکوری

موسم کاشت

(میدانوں میں)
وسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک

(پہاڑوں میں)
وسط مارچ سے اخیر مئی تک۔

بیان واستعمال۔ کاسنی کے نرم اور چھوٹے چھوٹے پتوں کا ساگ بنتا ہے۔ اہل یوروپ اس کے پتوں کو ملائم اور سفید کرکے بطور سلاد استعمال کرتے ہیں۔ اِس کی جڑ کو خشک کرکے بھون کر اور پیس کر قہوہ کے ساتھ ملاکر پیتے ہیں اور اس کے بیجوں۔ ہرے پتوں اور جڑ کو اِس مُلک کے طبابت پیشہ ادویات کے کام میں لاتے ہیں +

طریق کاشت۔ کیاریوں کو دُرست کرکے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ایک ایک اِنچ گہری لکیریں بنالیں۔ اور اُن میں بیجوں کو چھڑکواں بوکر ہلکا سا مٹی کا غلاف چڑھا دیں۔ جب پودے قریب چار اِنچ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی تفاوت قریب چھ چھ انچ کے رہ جاوے۔ اگر پتوں کو بطور سلاد استعمال کرنا مدِ نظر ہے تو پودوں کی باہمی دُوری قریب پندرہ پندرہ ۱۵ × ۱۵ اِنچ کے ہونی چاہیئے۔ آٹھویں دسویں نکالی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے +

عام کیفیت۔ ملائم اور سفید کرنے کا طریق پہلے بیان ہوچکا ہے کسی گملہ یا مٹی کی سینک کو اُلٹا کرکے دس پندرہ دن تک پودوں

Coffee ৰ

پہر رکھیں پتے نہایت مُلائم اور سفید ہو جاوینگے مگر دن کو گھنٹہ
دو گھنٹہ کے لیئے گملے یا سینک کو پودوں سے علیحدہ کر دینا
چاہیئے۔ایک صاحب فرماتے ہیں کہ کاسنی کے پتے مویشیوں کے
لیئے نہایت عمدہ اور مقوی چارہ ہے مگر ہندوستان میں کاسنی
کی کاشت شاذ و نادر ہی کسی جگہ اِس مطلب کے لیئے کی جاتی
ہوگی۔ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ کاسنی کشمیر کوہ ہمالیہ میں
ساڑھے پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک خودرو پائی جاتی ہے +

دودل

LEONTODON TARAXACUM

(DANDELION)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دُودل	ڈن ڈے لی ان

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے اخیر اپریل تک	وسط ستمبر سے وسط اکتوبر تک

بیان و استعمال۔اِس ترکاری کی ہندوستان میں شاذ و نادر
کاشت کی جاتی ہے حالانکہ اسکا استعمال اہل ہند کے لئے بلحاظ

صحت نہایت مفید ہے۔ یوروپین اصحاب اِس کے پتّوں کو ملائم اور
سفید کرکے بطور سلاد کھاتے ہیں اور اکثر اِسے کاسنی کی سلاد پر ترجیح دیتے
ہیں۔ نیز اِس کی جڑوں کو پہلے سکھا کر بھُون لیا جاتا ہے اور پھر پیسکر
بطور قہوہ یا قہوہ کے ساتھ ملا کر پیتے ہیں۔ ادویات میں بھی اِس
پودے سے کام لیا جاتا ہے +

طریق کاشت - کیاریوں کو درست کرکے ایک ایک فٹ کے فاصلہ
پر قطاریں بنالیں اُن پر بیج چھڑکواں بو دیں۔ جب پودے قریب تین
تین اِنچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر
ایک پودے کی باہمی دُوری ایک ایک فٹ رہجاوے۔ شروع میں دسویں
بارھویں نُلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ
پانی دیدینا کافی ہے۔ جب پتّے بڑے بڑے ہو جاویں تو اُنھیں کاسنی
کی طرح سینک وغیرہ ڈھانک کر ملائم کر لینا چاہیئے +

عام کیفیت - جب پودے پھُولنے پر آویں تو اُسیوقت شگوفے توڑ
دینے چاہئیں۔ ورنہ پتّوں کے ذائقہ میں فرق آ جاویگا +

Coffee ـ ۵۱

کارن سلاد

(CORN SALAD LAMB LETTUCE, OR FETTICUS.)
(VALERIANELLA OLITORIA OR
FEDIA OLITORIA.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کارن سلاد

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے۔اخیر نومبر تک	وسط مارچ سے اخیر جون تک۔نیز وسط ستمبر سے وسط اکتوبر تک۔

بیان واستعمال۔سلاد +
طریق کاشت۔گملوں یا چوڑے چوڑے کونڈوں میں بیج چھڑکواں بوکر پنیری پیدا کریں۔جب پودے تین چار انچ کے قریب اونچے ہو جاویں تو انھیں اکھاڑ اکھاڑ کر کیاریوں میں قطاروں پر لگاویں۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ 9×9 نو نو انچ اور پودوں کی باہمی دوری چھ چھ انچ کافی ہے۔بعد ازاں حسب ضرورت گوڈائی کرتے رہیں اور پانی دیتے رہیں۔
عام کیفیت۔یوروپ میں کارن سلاد کی کئی قسمیں کاشت کی جاتی ہیں +

باب پنجم

موسم سرما کے ہرے مصالحے

سونف

ANISEED.

(PIMPINELLA ANISUM.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سونف	اینی سیڈ

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اپریل سے اخیر مئی تک	وسط اکتوبر سے اخیر نومبر تک

بیان و استعمال۔ بطور مصالحہ وسلاد و ادویات۔ اسکے ہرے پتوں کو اہل یوروپ کمروں اور میزوں کی سجاوٹ کے لیئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

طریق کاشت۔ کیاریوں کو درست کرکے ۹ × ۹ انچ کے فاصلہ پر انگلی یا کسی لکڑی سے لکیریں کھینچتے چلے جاویں جن کی گہرائی آدھ آدھ انچہ کے قریب ہو۔ ان میں بیج چھڑکواں بو دیں۔ جب

پودے تین چار انچ اونچے ہو جاویں تو انھیں اس طرح سے چھانٹ
دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دوری قریب چار چار انچ کے رہجاوے
بعد ازاں جب تک پودے خوب تناور نہ ہو جاویں آٹھویں دسویں
نکائی کرتے رہیں۔ اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی
دیدینا کافی ہے +

عام کیفیت۔ ممالک یوروپ میں سونف کا تیل بہت مہنگا بکتا ہے

سُنبل ختائی

(ARCHANGELICA OFFICINALIS.)

(ANGELICA.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُنبل خطائی	انجی۔لی۔کا

موسم کاشت

(میدانوں میں	(پہاڑوں میں
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	اپریل۔مئی

بیان و استعمال۔اس کے پتوں کی وسط کی نسبیں سلیری
کی طرح استعمال کی جاتی ہیں۔ نیز شکر کے قوام کے ساتھ انکی نہایت

عمدہ مٹھائی بنائی جاتی ہے +

ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ (ANGELICA GLAUCA) جسے دیسی زبان میں "چورا" کہتے ہیں۔ کوہ ہمالیہ میں دس ہزار فٹ کی بلندی تک خودرو پیدا ہوتا ہے۔ اور بقول ڈاکٹر گلھارن صاحب اسکی جڑیں نہایت خوشبودار ہوتی ہیں جنھیں بطور مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت - کیاریوں کو درست کرکے ایک فٹ کے فاصلہ پر انگلی سے لکیریں کھینچ لیں۔ ان لکیروں میں بیج چھڑکواں بوکر اوپر سے ہلکا سا مٹی کا غلاف چڑھادیں۔ جب پودے کسی قدر اونچے ہو جاویں تو جہاں سے گنجان ہوں وہاں سے چھانٹ دیں تاکہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ قریب چھ چھ انچ کے رہجاوے۔ اکھاڑے ہوئے پودوں کو اور جگہ جہاں چاہے لگا سکتے ہیں۔ اگر موسم خشک ہو تو چھٹے ساتویں پانی دیتے رہیں اور دسویں بارہویں نکائی کرا دیا کریں +

عام کیفیت - ٹھیک وقت پر فصل کاٹنے کا پورا خیال رکھنا چاہیئے ورنہ لطف جاتا رہیگا - پیشتر اسکے کہ پودوں پر شگوفہ آوے فصل کاٹ لینی چاہیئے۔ یہ کام ایسے دن کرنا چاہیئے جبکہ مطلع خوب صاف اور دھوپ نکلی ہوئی ہو۔ جھٹ پٹ فصل کو خشک کرکے ایسی بوتلوں میں بند کر دینا چاہیئے کہ جن میں ہوا کا ذرہ بھی

گزر نہو - اگر ہال کے برابر بھی ہوا کی آمد رفت کا راستہ رہ جاویگا تو ہال کی حیثیت میں فرق آ جاویگا +

ریحاں

OCIMUM BASILICUM

(SWEET BASIL)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ریحاں - گلال تُلسی	سوئیٹ بے سل

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے اخیر مئی تک -	شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک -

بیان و استعمال - اس کی کاشت زیادہ تر اِس کے پتّوں کے لیئے کی جاتی ہے جنھیں بطور مصالحہ استعمال کرتے ہیں +

طریق کاشت - گملوں میں باریک مٹی اور کسیقدر باریک پتّوں کی کھاد دیکر یا کسی کیاری میں مٹی کو خوب باریک کرکے اور پتّوں کی کھاد دیکر تخم چھڑکواں بو دینے چاہیئں - جب پودے کسی قدر بڑے ہوجاویں تو اُنھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر یا تو کیاریوں میں لگادیں یا گملوں میں - اگر گملوں میں لگانے ہوں تو یہ اندازہ رکھنا چاہیئے کہ ۱۲ انچہ کے ایک

گملے میں صرف پانچ پودے لگائے جاویں اور اگر کیاریوں میں لگانے ہوں تو پہلے قطاریں بنالیں جنکا باہمی فاصلہ قریب قریب ۱۵×۱۵ پندرہ پندرہ انچہ کے ہو۔ اِن قطاروں میں ایک ایک فٹ کے تفاوت پر پودے لگادیں زاں بعد حسب ضرورت نکائی اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے +

عام کیفیت۔ گلال تلسی کو اگر گملوں میں بویا جاوے تو وہ برسات کے اخیر تک سرسبز رہ سکتی ہے۔ اگر کیاریوں میں بوئی جاوے تو برسات میں اسکا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پہاڑوں کے لیئے بھی طریق کاشت یکساں ہے +

ڈاکٹر راکس برگ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے مختلف حصّوں میں تلسی کی ۱۴ تیرہ اقسام پائی جاتی ہیں۔ زیادہ تر خودرو ہیں۔ بعض کے پتّے اور پھول نہایت خوشبودار ہوتے ہیں +

زیرہ

(CARUM CARUI)

(CARAWAY.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
زیرہ	کے رے وے

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر اپریل تک۔

بیان و استعمال۔ بطور مصالحہ و ادویات۔ سیاہ زیرے اور سفید زیرے اور کالی زیری وغیرہ میں فرق ہوتا ہے۔ سیاہ زیرہ جسے کشمیری زیرہ بھی کہتے ہیں کوہ ہمالیہ میں ساڑھے چودہ ہزار فٹ کی بلندی تک خود رَو پایا جاتا ہے۔ نیز علاقۂ کشمیر اور بعض خُشک قطعات میں جو دریائے ستلج اور چناب پر واقع ہیں یہ اپنے آپ پیدا ہو جاتا ہے ✣ زیرہ سفید جسے لاطینی زبان میں (CUMINUM CYMINUM) کہتے ہیں وادیٔ پشاور کی شمالی پہاڑیوں میں بکثرت خود رَو پایا جاتا ہے۔ نیز کوہ ہمالیہ میں دس ہزار فٹ کی بلندی تک یہ اکثر مقامات پر افراط سے پیدا ہوتا ہے۔ کالی زیری مصالحہ کے طور پر کہیں استعمال نہیں ہوتی۔ یہ صرف ادویات کے مصرف میں آتی ہے ✣

طریق کاشت۔ کیاریوں میں ایک ایک فُٹ کے فاصلہ پر ایک ایک انچ گہری لکیریں بناکر ماہ اکتوبر میں تخم چھڑکواں بوویں کیاریوں میں زیادہ کھاد دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر زمین کمزور ہو تو کسی قدر کھاد مجموعہ یا پتّوں کی کھاد دے دیں۔ جب پودے کسی قدر اُونچے ہو جاویں تو انھیں اِس طرح سے چھانٹ

دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دوری نو نو انچہ کے قریب رہ جاوے - حسب ضرورت نکائی اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے - جن دنوں بیج پڑنے ہوں پانی ہفتہ میں دو دفعہ دینا چاہیئے +

عام کیفیت - پہاڑوں کے لیئے بھی طریق کاشت یکساں ہے

چایوز

(ALLIUM SCHOENOPRASUM)

(CHIVES OR CIVES.)

(FRENCH CIBOULETTE)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	چائوز

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اکتوبر - نومبر	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال - ہرے اور نرم پتّے بطور مصالحہ اور سلاد استعمال کیئے جاتے ہیں - ہندوستان میں اس کی بہت کم کاشت کیجاتی ہے اگر کی جاوے تو پوری کامیابی ہوسکتی ہے - اس کے پتّے اخیر تک

کاٹ لینے چاہئیں۔ دُوسرے بُہت جلد نکل آتے ہیں۔ اور جُوں جُوں کاٹتے جاویں پتّے نرم سے نرم نکلتے چلے آتے ہیں +

طریق کاشت ۔ اِس کی کاشت یا تو بیجوں سے کی جاتی ہے یا جڑوں کے ذریعہ ۔ اس کے بیج بہت کم دستیاب ہوتے ہیں اور اگر ملتے ہیں تو بڑے بڑے سوداگرانِ تخم کے کار خانوں سے گراں قیمت پر۔ اِس لئے ایک مرتبہ بیج بو کر پودوں کی جڑوں کو آیندہ کاشت کے لیئے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ پہلے گملوں کو باغیچہ کی مٹّی سے پُر کر دینا چاہیئے جس میں کسی قدر بوسیدہ کھاد مجموعہ ملی ہوئی ہو۔ بعد ازاں اِن میں بیج چھڑکواں بو دیں۔ تخم ریزی کے ڈیڑھ مہینہ بعد پودے گملوں کی سطح پر خوب پھیل جاوینگے

اِن پودوں کو اگر کیاریوں میں لگانا ہو تو قطاروں کا فاصلہ متوازی ۹ اِنچ سے ایک فٹ تک اور پودوں کا باہمی تفاوت چھ چھ اِنچ ہونا چاہیئے +

عام کیفیت ۔ اہلِ یوروپ اسے پیاز کا بدل سمجھتے ہیں۔ اور در اصل یہ پیاز کی ایک قسم ہے +

پیاز

ALLIUM CEPA
(ONION)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پیاز	ان ین

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اکتوبر سے وسط نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال۔ بطور مصالحہ و ادویات۔

طریق کاشت۔ پیاز کی کاشت کھلی جگہ کرنی چاہیئے جہاں برائے نام بھی درختوں یا اور کسی چیز کا سایہ نہو۔ ایسی زمین جس میں دو حصہ ریت اور ایک حصہ مٹی ہو اس کی کاشت کے لیے عین موزوں ثابت ہوئی ہے۔ پہلے سطح پر چار پانچ انچہ اونچی خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ اور اوپلوں اور لکڑی کی راکھ بچھواکر آٹھ انچہ گہری جوتائی یا کھدائی کرا دینی چاہیئے۔ بعدازاں مٹی کو خوب بلدیک کر کے کیاریوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ۱/۲ انچہ گہری انگلی سے لکیریں کھینچ کر بیج چھڑکواں بودیں اور انگلیوں سے مٹی برابر کر دیں۔ اگر وسط اکتوبر سے اخیر اکتوبر تک پیاز کی تخم ریزی کی جاوے تو بہت بہتر ہے

جب پودے کچھ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری قریب چار یا پانچ انچہ کے رہجاوے چھانٹے ہوئے پودوں کو خالی جگہ یا اور جس جگہ ضرورت ہو لگا سکتے ہیں یا بطور پنیری فروخت کرسکتے ہیں۔ بعد ازاں دسویں بارہویں نکائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں دو ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے۔ بعض اوقات یہ صُورت نمودار ہوجاتی ہے کہ پیاز کی گٹھیاں ابھی آدھی جسامت کو بھی نہیں پُہنچی ہوتیں کہ پتّے زرد سے پڑکر مُرجھانے لگتے ہیں۔ جب پودوں کی ایسی مریضانہ حالت نظر آوے تو فی الفور قطاروں پر اوپلوں اور لکڑی کی راکھ چھڑک کر پانی دیدینا چاہیئے۔ اِس عمل کو ہفتہ میں دو مرتبہ کرنے سے پودے تندرست ہو جاوینگے۔ موسم گرما کے شروع میں پتّے خود بخود مرجھانے لگینگے۔ اُسوقت پانی دینا کم کردیں اور جب پتّے بالکل زرد پڑ جاویں اُس وقت پیاز اُکھاڑ لیں۔ جن پودوں کے پتّے ہرے رہیں اور زرد ہونے کے آثار ظاہر نہ ہوں تو اُنکو ہاتھ سے پکڑ کر زمین پر لِٹا اور بچھا دینا چاہیئے اِس طرح وہ جلد پیلے پڑ جاوینگے۔ پیاز اُکھاڑ کر دو ایک دِن خُوب دُھوپ میں سُکھانا چاہیئے۔ بعد ازاں خشک مگر ہوا دار کوٹھوں میں زمین پر بچھا دیں +

پیاز کے اعلےٰ درجہ کے بیج حاصل کرنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ کیاریوں کو درست کرکے اُن میں دو دو فٹ کے فاصلہ پر ۲×۲

قطاریں بنا دیں۔ ان قطاروں پر پیاز کی بڑی بڑی اور عمدہ گٹھیاں چھانٹ کر اٹھارہ × اٹھارہ انچ کی دُوری پر ماہ اکتوبر میں گاڑ دیں۔ مگر بونے سے پہلے تیز چاقو سے گٹھیوں کے اوپر کا ⅓ (تہائی) حصہ کاٹ دیں۔ نیچے کا جڑدار ⅔ حصہ قطاروں پر لگا دیں۔ اس حکمت سے پیاز کے بیج بہت عمدہ پیدا ہونگے +

اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ بیجوں کو ماہ اکتوبر میں ایک علیحدہ کیاری میں چھٹکواں بو دیا جاتا ہے۔ بیج جلد پھوٹ آتے ہیں اور پنیری طیار ہو جاتی ہے۔ یہ پنیری وسط جنوری تک اسی کیاری میں رہنے دیتے ہیں۔ وسط جنوری میں اسے اُکھاڑ اُکھاڑ کر باقاعدہ کیاریوں میں لگا دیتے ہیں۔ اس ترکیب سے بھی پیاز کی فصل ہو جاتی ہے مگر درجۂ دوم کی پیاز کی گٹھیاں چھوٹی چھوٹی رہتی ہیں۔ افضل طریق یہ ہے کہ جس جگہ پیاز بونا مدِّ نظر ہو وہیں بیج بو دیں اور پودوں کو جہانتک ممکن ہوسکے اُکھاڑیں نہیں۔ پنیری کے ذریعہ بونے میں جگہ اور محنت کی بچت ہو جاتی ہے اس لیئے مال کی عمدگی پر کم توجہ کی جاتی ہے +

یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ پیاز حاصل کرنے کے لیئے بیج بوئے جاتے ہیں اور بیج حاصل کرنے کے لیئے پیاز +

ماہ اکتوبر میں چھوٹے چھوٹے پیاز بھی بو دیئے جاتے ہیں۔ ان میں بہت جلد پتّے نکل آتے ہیں اور بہت چھوٹی چھوٹی گٹھیاں جڑوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ پیاز موسم سرما میں ہرے مصالحہ یا سلاد

طور پر استعمال کیا جاتا ہے +

پیاز کی جو فصل بیجوں سے بوئی جاوے اُس کے پتّوں میں اگر سخت ڈنٹھل نکل آوے تو اُس پودے کو جنگلی پیاز سمجھکر فی الفور اکھاڑ دینا چاہیئے ورنہ اُس کے بیج ساری جگہ کو خراب کر دینگے۔ جنگلی پیاز اُتنا پیدا ہو جاویگا کہ اُکھاڑنا مشکل نظر آویگا +

ایک تجربہ کار صاحب اپنے ذاتی تجربہ سے پیاز کی کاشت کی نسبت فرماتے ہیں کہ "مڈیرا (MADEIRA) پرتگال[1] اور سپین[2] کے پیاز کی کیا بات ہے۔ اِس کی جسقدر تعریف کی جاوے بجا ہے اگر پیاز کی کاشت منظور ہے تو حتی الامکان تازہ بیج حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ پُرانے بیج محض نکمّے ہوتے ہیں۔ پیاز کے بیجوں کو اگر ذرہ بھی ہوا اور نمی پہنچتی رہے تو وہ تھوڑے ہی عرصہ میں ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ جس کیاری میں پیاز بونا ہو اگر اُس میں ریت کا جزو کم ہو تو آپ مِلا دینا چاہیئے۔ اگر کھاد مجموعہ کے ساتھ لکڑی اور اُوپلوں کی راکھ اور عمارات کا پُرانا چُونہ خوب باریک پیسوا کر شامل کر دیا جاوے تو فصل نہایت عمدہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر چھوٹی اقسام کی پیاز بونے ہوں تو ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ ۵ + ۵ اِنچ کافی ہے ورنہ بڑی اقسام کے پودوں کی باہمی دُوری دس دس اِنچ سے کم نہیں ہونی چاہیئے ۔ پنیری ایک جگہ سے دُوسری جگہ اُسوقت لگانی چاہیئے جبکہ پودے قریب چھ اِنچ اُونچے ہو جاویں۔ قطاروں

[1] Portugal [2] Spain

کا باہمی فاصلہ چھوٹی اقسام کے لیئے دس انچ اور بڑی کے لیئے چودہ انچ رکھنا مناسب ہے۔ پنیری کی جڑ کو بہت زیادہ گہرائی میں نہیں گاڑنا چاہیئے۔ پنیری لگانے کے بعد فی الفور کیاریوں کو پانی سے تر کر دینا واجب ہے +

جب تک پیاز کے پتّے موسم گرما کے شروع میں مرجھانے نہ لگیں تب تک کیاریوں کو خشک نہ ہونے دیں۔ پیاز کو کھودنے کے بعد دو تین دن دھوپ میں سکھانا چاہیئے۔ بعد ازاں خشک اور ہوادار مکان میں انھیں زمین پر پھیلا دینا چاہیئے۔ اس طرح سے کہ گٹھیاں ایک دوسرے سے نہ ملی رہیں۔ ورنہ پیاز کی حیثیت میں فرق آجاویگا چونکہ پیاز کی فصل چھ ماہ میں تیار ہوتی ہے اس لیئے ماہ اکتوبر میں ضرور تخم ریزی ہونی چاہیئے" +

ایک اور تجربہ کار صاحب پیاز کی کاشت کے متعلق چند ضروری ہدایات اپنے مدت دراز کے تجربہ سے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ "جن کیاریوں میں پیاز بونا مدّ نظر ہو اُن کی کھدائی یا جوتائی قریب دو فٹ گہری ہونی چاہیئے۔ کیاریوں میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ اوپلوں اور جنگلی کنڈوں کی راکھ ملاکر اچھی طرح سے ڈالنی واجب ہے۔ جب پیاز کی گٹھیاں کچھ موٹی ہو جاویں تو پودوں کی جڑوں میں ہفتہ میں ایک مرتبہ پتلی کھاد دیدیا کریں +

اگر پیاز کی پنیری وسط جنوری سے پہلے ایک جگہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہ لگادی جاوے تو اس کے پودے موسم گرما کے شروع

ہوتے ہی پھول جاتے ہیں اور اس طرح سے اُنکی گٹھیاں ہلکی رہ جاتی ہیں۔نیز اُن کا ذائقہ بھی اچھا نہیں ہوتا۔

عام کیفیت۔ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ملک پرتگال کا پیاز زیادہ تر انگلستان کو جاتا ہے جہانکہ اس کی بہت قدر کی جاتی ہے اور گراں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔چنانچہ پرتگال کے ایک کاشتکار نے صرف ایک ایکڑ زمین میں پیاز بوکر چھ سو ڈالر حاصل کیئے (ڈالر ملک امریکہ کا ایک چاندی کا سکہ ہے اور ایک ڈالر ہمارے سوا دو روپیہ کے برابر ہوتا ہے)۔

ملک مصر کا بھی پیاز بہت مشہور ہے اور وہاں کے کاشتکار پیاز ایسی زمین میں زیادہ تر بوتے ہیں جسمیں گندھک کا جزو زیادہ ہو۔جس زمین میں گندھک زیادہ ہوگی اُس میں قدرتاً پیاز عمدہ ہوگا۔ہندوستان میں بھی پیاز کی کئی قسمیں کاشت کی جاتیں ہیں مگر پٹنہ کا نقرہ بہت پسند کیا جاتا ہے۔ممالک یوروپ سے پیاز کی بیسیوں اقسام کے بیج یہاں آتے ہیں مگر اکثر ضائع جاتے ہیں۔پھوٹتے نہیں۔

پہاڑوں کے لیئے بھی طریق کاشت یکساں ہے۔وہاں اس کی کاشت کے لیئے ہمیشہ جگہ ایسی انتخاب کرنی چاہیئے کہ جس میں دھوپ خوب آتی ہو اور وہ سایہ دار نہو۔

ولایتی پیاز

ALLIUM PORUM.

(LEEK)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی پیاز	لیک

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک۔	شروع مارچ سے اخیر مئی تک۔

بیان و استعمال۔ اِس پیاز کی گٹھیاں نہیں ہوتیں۔ اسکی کاشت صرف اِس کے موٹے اور گداز تنہ کے لیئے کی جاتی ہے۔ اہل یورپ اِسے زیادہ تر بطور سلاد و ہرے مصالحہ کے استعمال کرتے ہیں۔ گرم کرتے وقت دُودھ میں بھی ڈال لیتے ہیں +

طریق کاشت۔ کسی کیاری میں جو سایہ کے قریب ہو بیج چھڑکواں بو دیں اور اُن کے اوپر باریک مٹی کا بہت ہلکا سا غلاف چڑھادیں جب پودے قریب پانچ انچہ کے اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اُکھاڑ کھاڑ کر نالیوں میں لگانا چاہیئے۔ جب پنیری تیار ہو جاوے تو کیاریوں میں ۱۵ پندرہ پندرہ انچہ کے فاصلہ پر نالیاں کھودیں۔ جنکی گہرائی چھ انچہ اور چوڑائی ۴ انچہ ہو۔ اِن نالیوں میں چھ چھ انچہ کی دُوری پر ایک

ایک پودا لگاتے چلے جاویں۔ پنیری لگاتے وقت صرف ایک انچہ کے قریب مٹی جس میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ ملی ہوئی ہو چڑھا دیں۔ باقی نالیاں خالی رہنے دیں۔ کھودی ہوئی مٹی نالیوں کے دونوں طرف کوٹ دیں کیونکہ اسے بعد میں کام میں لانا ہوگا۔ مہینہ دو مہینہ پودوں کو خوب بڑھنے دیں۔ اگر موسم خشک ہو تو چوتھے پانچویں پانی دیدیا کریں۔ جب دیکھیں کہ پودے کسی قدر قدآور ہوگئے ہیں تو ان کی جڑمیں ایک انچہ کھاد آمیز مٹی اور چڑھا دیں۔ دسویں بارہویں نلائی کرتے رہیں۔ اور نلائی کرنے کے بعد نالیوں کے دونوں طرف سے کھاد آمیز مٹی کسیقدر نالیوں میں ڈال دیا کریں۔ پانچ چھ مرتبہ اس عمل کو دوہرانے سے نالیاں کیاریوں کی سطح کے ہموار ہو جاوینگی۔ بعد ازاں حسب ضرورت نلائی کر دیا کریں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے۔ نالیوں کے پُر ہو جانے کے دو تین ہفتہ بعد یہ پیاز قابلِ استعمال ہو جاتا ہے +

ایک تجربہ کار صاحب اِس پیاز کی کاشت کے متعلق چند ضروری ہدایات اپنے ذاتی تجربہ سے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ "اس پیاز کی پنیری اُکھاڑتے وقت خیال رکھیں کہ جڑوں کے ساتھ مٹی کا اتنا بڑا گولا لگا رہے کہ جڑوں کا ایک ریشہ بھی ننگا ہونے نہ پاوے پنیری لگاتے ہی پانی دیدینا چاہیئے۔ کھاد مجموعہ دو سال کی پرانی

اس کی جڑوں میں مٹی کے ساتھ ملا کر دینی چاہیئے۔ اگر کھاد تازہ ہوگی تو پودے کی خوبصورتی جاتی رہے گی اور اسکی نموؔ میں فرق آجاویگا۔ ہر مہینہ پودوں کے سرے (مراد چوٹی کا حصّہ) نوچتے رہیں تاکہ پودوں کی گردن موٹی ہوتی جاوے۔ جب پودے کچھ بڑے اور طاقتور ہو جاویں تو دسویں بارہویں انھیں پتلی کھاد دیدینے سے بہت فائدہ متصور ہے" +

عام کیفیت۔ اس پیاز کی اقسام ہرؔیؔ چھوؔاٹی اور دیؔ لی ان بہت مشہور ہیں۔ ایک سال بعد صرف ایک پودے کی جڑوں کو علیحدہ کرنے سے بہت سے پودے لگا سکتے ہیں +

ولایتی پیاز

ALLIUM FISTULOSOM.

CIBOL

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سِبول	ولایتی پیاز

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
شروع مارچ سے اخیر مئی تک	ماہ اکتوبر

The Lyon & Perpetual

بیان و استعمال - یہ بھی ایک قسم کا ولایتی پیاز ہے اِس کی جڑ میں گٹھیاں نہیں ہوتیں مگر پتّوں کا ذائقہ بہت تیز ہوتا ہے +

طریق کاشت - کیاریوں میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ بچھاکر قریب ایک ڈنٹ گہری کھدائی کرانی چاہیئے اور مٹّی کو ایسا باریک کیا جاوے کہ کھاد اور مٹّی ایک ہو جاوے - بعد ازاں چھ چھ انچہ کے فاصلہ پر انگلی سے لکیریں کھینچکر اُن میں بیج چھڑکواں بو دیں - جب وہ پھوٹ آویں اور پودے چار پانچ انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری قریب پانچ انچہ کے رہ جاوے - بعد ازاں حسب ضرورت نکائی کرتے رہیں - اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے +

عام کیفیت - پہاڑوں میں یہ پیاز بہت اچھا پیدا ہوتا ہے +

لسن

ALLIUM SATIVUM.

GARLIC.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لسن	گارلک

موسم کاشت

(میدانوں میں)
اکتوبر۔ نومبر

(پہاڑوں میں)
فروری - مارچ

بیان و استعمال۔ بطور مصالحہ و ادویات +

طریق کاشت - کیاریوں میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دیکر نَو نَو انچ کے فاصلہ پر ایک ایک انچہ گہری نالیاں بنالیں۔ اِن نالیوں میں چھ چھ انچہ کی دُوری پر لہسن کی ایک ایک گرہ گاڑ دیں۔ اس طرح پر کہ جڑ کی طرف کا سرا نیچے رہے اور گردن کا سرا اُوپر کی جانب۔ دسویں بارہویں نُکائی کرتے رہیں اور اگر موسم خُشک ہو تو دو ہفتہ بعد پانی دیدینا کافی ہے۔ موسم گرما کے شروع میں پتّے مُرجھا جاتے ہیں اُس وقت لہسن کو زمین سے کھود لینا چاہیئے +

عام کیفیت۔ لہسن کے ڈنٹھلوں کے سروں پر جب گھنڈیاں (جنھیں اُوپر کا لہسن بھی کہتے ہیں) نمودار ہوں تو اُنھیں نوچ دینا چاہیئے ورنہ جڑ کا لہسن کمزور اور چھوٹا رہ جاویگا +

بالعموم جن پودوں کے لہسن کو آیندہ فصل میں بونے کے لیئے بطور بیج رکھنا چاہتے ہیں اُن کے ڈنٹھل نہیں کاٹتے۔ معہ ڈنٹھلوں کے بحفاظت تمام اُنھیں رکھ چھوڑتے ہیں۔ بونے کے وقت ڈنٹھل کاٹ کر پھینکدیئے جاتے ہیں۔ لہسن کی پہاڑیاں بودی جاتی ہیں +

گندھن

ALLIUM ASCALONICUM

SHALLOT.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گندھن - گندنا	شیلٹ

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال - یہ بھی لہسن کی طرح بطور مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے

طریق کاشت - اس کو بیجوں سے بھی بو سکتے ہیں اور اس کی گٹھیوں سے بھی اس کی کاشت کر سکتے ہیں۔ بالعموم اسے گٹھیوں سے بوتے ہیں۔ کیاریوں میں خوب بوسیدہ کھاد مجوزہ دیکر ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر نالیاں بنالیں۔ اِن نالیوں میں چھ چھ انچہ کی دُوری پر گٹھیاں گاڑتے چلے جاویں۔ گٹھیاں لگانے کے بعد کیاریوں کو پانی سے تر کر دیں۔ حسب ضرورت نکائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے

عام کیفیت - موسم گرما کے شروع میں گٹھیوں کو اُکھاڑ کر دو ایک دن دھوپ میں سُکھالیں۔ بعد ازاں کسی خُشک اور ہوا دار جگہ میں

رکھدیں - پہاڑوں کے لیئے بھی طریق کاشت یکساں ہے +

ولایتی لہسن

ALLIUM SCORODOPRASUM.

(ROCAMBOLE.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی لہسن	روکم بول

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع فروری سے اخیر مارچ تک

بیان و استعمال - یہ بھی ایک قسم کا لہسن ہے مگر عام لہسن میں اور اس میں صرف یہ فرق ہے کہ لہسن کی اصل گٹھیاں جڑ میں بیٹھتی ہیں اور اس کی گٹھیاں ڈنٹھلوں کے سروں پر نمودار ہوتی ہیں - اسے بطور مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت - طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو لہسن کی بابت لکھا گیا ہے بجز اس کے کہ لہسن کی ایک ایک کرکے پھاڑیاں بوتے ہیں اور اس کی سالم گٹھیاں جو ڈنٹھلوں کے اوپر ہوتی ہیں +

عام کیفیت - جہاں یہ عام طور پر پیدا ہوتا ہے وہاں اسے

لہسن کی جگہ استعمال کرتے ہیں +

دھنیا

CORIANDRUM SATIVUM.

(CORIANDER)

ہندوستانی نام	(انگریزی یا لاطینی نام)
دھنیا	کوری انڈر

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال - بطور مصالحہ - سلاد و ادویات +

طریق کاشت - اگر دھنیہ کو محض پتوں کے لیئے بونا ہو تو کیاریوں کو درست کرکے بیج چھڑکواں بو دیں - اگر موسم خشک ہو تو پانچویں چھٹے پانی دیتے رہیں - پتے بہت جلد قابل استعمال ہو جاوینگے -

اگر دھنیہ کی کاشت بیجوں کے لیئے کرنی مدنظر ہے تو کیاریوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر انگلی سے لکیریں کھینچکر اُن میں بیج بو دیں - اوپر ہلکا سا مٹی کا غلاف چڑھا دیں - جب پودے پھوٹ کر پانچ چھ انچ اونچے ہو جاویں تو انھیں اس طرح سے چھانٹ

دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری قریب ایک ایک فُٹ کے رہ جاوے۔ حسب ضرورت نکائی اور آبپاشی کرتے رہیں +

عام کیفیت۔ پہاڑوں میں اگر محض پتّوں کے لیئے کاشت کرنی منظور ہو تو موسم بہار اور گرما میں جب چاہیں کر سکتے ہیں۔ مگر بیجوں کے لیئے اگر اِس کی کاشت کرنی ہو تو موسم بہار میں تخم ریزی کرنی چاہیئے۔ جب دھنیہ کے بیج پختگی پر آجاویں فی الفور جمع کریں ورنہ بڑے بڑے کیڑے پودوں پر چڑھکر دانے نکال لے جاتے ہیں +

ہالم

LEPIDIUM SATIVUM.

(CRESS, GARDEN)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہالم۔ تیزک	کریس۔ گارڈن

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع ستمبر سے اخیر فروری تک۔	شروع مارچ سے اخیر ستمبر تک۔

بیان و استعمال۔ بطور ہرے مصالحہ۔ سلاد اور چٹنی۔ ادویات اور

سجاوٹ کے مصرف میں آتی ہے۔ یوروپ میں ہالم کی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں اور یہ قریب قریب سب خوش ذائقہ ہوتی ہیں +

طریق کاشت۔ ہالم کی کاشت اگر محض پتّوں کے لئے کرنی منظور ہے تو بیج کیاریوں یا گملوں میں ایک ایک ہفتہ بعد بو دبا کریں۔ اُوپر سے ہلکا مٹّی کا غلاف چڑھا دیں اور سطح کو پانی سے نمدار رکھیں + تھوڑے ہی دنوں کے اندر پتّے قابل استعمال ہو جاوینگے۔ پتّوں کو نوچنا نہیں چاہیئے۔ تیز چاقو سے کاٹ لینا بہتر طریق ہے +

اگر ہالم کے بیج حاصل کرنے مدِ نظر ہوں تو انسب ہے کہ تخمریزی وسط نومبر سے پہلے پہلے کی جاوے۔ پہلے کیاریوں کو درست کر کے اور خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دیکر ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر انگلی سے لکیریں کھینچ لیں اور انہیں بیج چھڑکواں بو دیں۔ جب پودے چار پانچ انچہ اُونچے ہو جاویں تو انہیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری چار چار انچہ کے قریب رہ جاوے۔ بعد ازاں حسب ضرورت نکائی اور آبپاشی کرتے رہیں +

عام کیفیت۔ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہالم کے گملوں یا چھوٹی چھوٹی کیاریوں کے اُوپر اگر شیشہ دار چوکھٹے دن میں رکھدیئے جایا کریں تو پتّے بہت جلد سفید اور ملائم ہو جاتے ہیں + اگر شیشے کے چوکھٹے نہوں تو مٹّی کی ہانڈیوں کے پیندوں میں سُوراخ کر کے اُلٹی ڈھک دیں یا مٹّی کے قلابے پودوں پر چڑھا دیں۔ ایک

ہی بات ہے*

جل ہالم

NASTURTIUM OFFICINALE.

(CRESS, WATER)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جل ہالم	کریس - واٹر

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اکتوبر - نومبر	اخیر فروری سے اخیر جون تک -

بیان و استعمال - بطور سلاد*

طریق کاشت - جل ہالم کی کاشت کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ کنوئیں کے قریب ایک کیاری بنائی جاوے - اِس کیاری کی مٹی میں ریت کا جزو ضرور ہونا چاہئے - اگر پہلے موجود نہ ہو تو دریا کا بالو ریت خود شامل کر دینا لازمی ہے - نیز خوب بوسیدہ پتّوں کی کھاد اِس کیاری میں دینی چاہیئے - باغیچہ کو پانی دینے کی غرض سے کنوئیں سے پہلے ایک بڑی نالی نکالتے ہیں اور پھر اُس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نالیاں مختلف اطراف کو نکالی جاتی ہیں - جس کیاری کے

نہانے کا ذکر کیا گیا ہے وہ بڑی نالی سے ملی ہوئی ہونی چاہئیے مگر نالی سے اُس کی سطح کسی قدر نیچے رکھی جاوے۔ تاکہ بڑی نالی سے تھوڑا تھوڑا پانی کیاری میں آسکے۔ مگر ساتھ ہی اِس کیاری کے دوسرے سامنے والے گوشے میں بھی ایک چھوٹا سا سُوراخ کر دینا چاہئیے تاکہ کیاری کا زائد پانی نکلکر باغیچہ کی چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ذریعہ اور جہاں ضرورت ہو بہ جاوے ٭

جل ہالم۔ بیجوں کے ذریعہ بھی بوسکتے ہیں اور سال ڈیڑھ سال کے پودوں کی جڑوں کو علیحدہ کرنے سے بھی۔ اگر بیجوں کے ذریعہ کاشت کرنی منظور ہو تو کیاری میں بیج چھڑکواں بوکر اُوپر سے ہلکا سا مٹّی کا غلاف چڑھا دیں اور فی الفور کیاری کو پانی سے خوب تر کر دیں روز مرّہ تازہ پانی کیاری کو دیتے رہیں۔ مگر اعتدال سے زیادہ نہیں صرف کیاری کو خوب تر رکھنا کافی ہے۔ جب بوٹے کچھ اُونچے ہو جاویں اور ابتدائی پتیاں تبدیل کرلیں تو پانی کی مقدار بتدریج بڑھانی چاہئیے۔ یہاں تک کہ پودے ۲ انچ پانی آسانی سے گوارا کرسکیں اور یہ نہ معلوم ہو کہ وہ غرقاب ہو گئے ہیں یا پانی کے زور سے اُکھڑے جاتے ہیں بلکہ یہ کیفیت ہو کہ پودے پانی کے اندر لہراتے رہیں جب یہ تناور ہو جاویں تو کیاریوں کے دونوں سوراخ ہر وقت کھلے رکھیں تاکہ جب تک کنواں چلتا رہے تازہ پانی کیاری میں سے گزرتا رہے۔ اگر کسی دِن کنواں چلانے کی ضرورت نہ ہو تب

بھی آدھ گھنٹہ جل ہالم کی کیاریوں کی خاطر اُسے چلاویں۔ جل ہالم بند پانی میں کبھی سرسبز نہیں ہوتی۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ اسے ہر روز تازہ پانی دیتے رہیں۔ اگر جل ہالم کو پُرانے پودوں کی جڑوں کے ذریعہ بونا ہو تو اُنھیں کیاری میں چار چار انچہ کے چوگرد فاصلہ پر بوویں اور پانی شروع سے ہی خوب دیں۔ مگر چونکہ پانی کی روانی سے نئے لگائے ہوئے پودوں کی جڑوں کے اُکھڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لیئے جڑوں کے اُوپر مٹی دبانے کے بعد پکی اینٹوں کے ٹکڑے بطور وزن رکھدیں جب پودے اچھی طرح سے جڑیں پکڑ جاویں تو اینٹ کے ٹکڑے نکال کر پھینک دیں۔

عام کیفیت۔ پہاڑوں میں چونکہ کُنوئیں کام نہیں دیتے اس لیئے جل ہالم کو آبِ رواں کے کنارے لگانا چاہیئے۔

بڑی سونف

FOENICULM VULGARE

(FENNEL)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بڑی سونف	فے نل

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک۔	شروع مارچ سے اخیر مئی تک۔

بیان و استعمال۔ اس کی گنڈلیں بطور سلاد استعمال کی جاتی ہیں۔ بیج مصالحہ کا کام دیتے ہیں۔ پتے سجاوٹ میں آتے ہیں +

طریق کاشت۔ کیاریوں میں اٹھارہ اٹھارہ انچہ کے فاصلہ پر انگلی سے لکیریں کھینچ کر بیج چھڑکواں بو دیں۔ جب پودے قریب چار چار انچہ کے اونچے ہو جاویں تو انھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دوری قریب ایک ایک فٹ کے رہ جاوے۔ حسب ضرورت نکائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے +

عام کیفیت۔ اس کی جڑ ادویات کے مصرف میں آتی ہے +

کلونجی

NIGELLA SATIVA.

(NIGELLA OR SMALL FENNEL)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
نائیگلا	کلونجی

موسم کاشت

(میدانوں میں) | (پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے وسط نومبر تک۔ | اپریل - مئی۔

بیان و استعمال - بطور مصالحہ و ادویات +

طریق کاشت - کیاریوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر اُنگلی سے لکیریں کھینچ کر بیج چھڑکواں بو دیں - جب پودے دو تین انچہ اُونچے ہو جاویں تو انھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری قریب چھ ۶" انچہ کے رہ جاوے حسب ضرورت نکائی کرتے رہیں - اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے +

عام کیفیت - اگر پہاڑوں میں اِسے بونا ہو تو ایسی جگہ انتخاب کرنی چاہیئے کہ جہاں دن میں دھوپ اچھی طرح سے آتی ہو - ایک صاحب لکھتے ہیں کہ کلونجی کے دانوں کو گرم کپڑوں کے صندوقوں میں رکھنے سے کیڑا نہیں لگتا +

اجواین

(LIGUSTICUM AJOWAN.)
(LOVAGE)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اجواین	لووینج

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اپریل سے آخیر مئی تک	شروع اکتوبر سے وسط نومبر تک

بیان و استعمال- بطور مصالحہ و ادویات +

طریق کاشت- بجنسہ وہی ہے جو کلونجی کی بابت لکھا گیا ہے

سفید رائی

(BRASSICA, ALRA.)

(MUSTARD, GARDEN)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سفید رائی	مسٹرڈ (گارڈن)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے اخیر ستمبر تک۔	باغیچوں میں سارے سال بو سکتے ہیں

بیان و استعمال - بطور مصالحہ و سلاد۔

اہل یوروپ رائی کو بطور خوراک روزمرّہ استعمال کرتے ہیں۔ اُن کا قول ہے کہ اس کے کھانے سے معدہ کی اصلی طاقت بڑھتی ہے کھانا خوب کھایا جاتا ہے۔ جلد ہضم ہو جاتا ہے اور صحت درست رہتی ہے۔ چنانچہ یوروپ کے جن ممالک میں اس کے کھانیکا رواج کم تھا وہاں بھی اب اسکا استعمال ترقّی پر ہے۔

طریق کاشت - سفید رائی کو باغیچوں میں جہاں پانی حسب ضرورت مل سکے سارے سال لگاتار بو سکتے ہیں۔ اگر اس کے پتّوں کیلئے کاشت منظور ہو تو کیاریوں گملوں یا کونڈوں وغیرہ میں بیج چھٹرکواں بودیں اور حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا پانی دیتے رہیں۔ جب پودے تین چار انچہ اونچے ہو جاویں تو پتّوں کو تیز چاقو سے کاٹ کر استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر بیجوں (مراد رائی) کے لیئے کاشت منظور ہو تو پہلے کیاریوں کو درست کرکے دو دو فٹ کے فاصلہ پر اُنگلی سے لکیریں کھینچ کر بیج چھٹرکواں بودیں - جب پودے تین چار انچہ اونچے ہو جاویں تو انھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دوری قریب ایک ایک فٹ کے رہجاوے

بعد ازاں حسب ضرورت نکائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے ✤

عام کیفیت۔ اگر پہاڑوں میں سفید رائی کو موسم بہار اور گرما میں بونا ہو تو کھُلی جگہ بوسکتے ہیں۔ لیکن برسات میں اسے بر آمدوں میں گملوں یا صندوقوں یا کونڈوں وغیرہ میں بونا چاہیئے۔ اگر بر آمدوں میں جگہ نہو تو اور کسی سایہ دار جگہ میں اسکی کاشت کی جا سکتی ہے ✤

نرد

LAVENDULA VERA.

(LAVENDER.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
نرد	لیونڈر

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان واستعمال۔ اس کے خوشبودار پتّے بطور ہرے مصالحے استعمال کیئے جاتے ہیں اور اس کے پھولوں سے عرق کھینچا جاتا ہے یہ عرق بیش قیمت عطر کا کام دیتا ہے۔ میدانوں میں یہ شاذ و نادر پھولتا ہے اس لیئے صرف اس کے پتّے کام آسکتے ہیں۔ پہاڑوں

میں اِس کی کاشت کامیابی کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔ اور وہاں اِس کے پھولوں سے عرق کھینچا جا سکتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم سرما میں اِس کی قلمیں کاٹ کر لگا سکتے ہیں یا ماہ اکتوبر میں اِس کے بیج بو سکتے ہیں۔ اگر بیج بونے ہوں تو یہ ترکیب کرنی چاہیئے کہ گملوں یا کھلے صندوقوں میں ایک حصّہ باغیچہ کی مٹّی کا ایک حصّہ ریت اور ایک حصّہ صرف پتّوں کی کھاد بھر دیں اِن میں تخم چھڑکواں بوکر فوّارہ سے روز مرّہ ہلکا پانی دیتے رہیں۔ جب پودے کچھ بڑے ہو جاویں تو ایک ایک پودا (معہ مٹّی کے گولے کے) اُکھاڑ اُکھاڑ کر ایک ایک چھوٹے گملے میں لگاتے جاویں۔ مراد یہ ہے کہ ایک چھوٹے سے گملے میں صرف ایک پودا لگایا جاوے دو ڈھائی مہینہ بعد ہر ایک پودے کو اِن چھوٹے گملوں سے اُکھاڑ اُکھاڑ کر بڑے گملوں میں ایک ایک کرکے لگا دیا جاوے۔ جب پودے ایک سال کے ہو جاویں تو اُنھیں کھلی کیاریوں میں قطار در قطار لگا دینا چاہیئے قطاروں کا باہمی فاصلہ اور پودوں کی دوری ڈھائی ڈھائی فٹ کافی ہے۔ اگر کیاریوں کی مٹّی نرم اور ریگ آمیز ہوگی تو پودے مدّت دراز تک قایم رہینگے۔ ورنہ اگر بہت سخت اور چکنی ہوگی تو پہلی ہی برسات میں پودے مر جاوینگے +

عام کیفیت۔ پہاڑوں میں اگر اِسکی کاشت منظور ہو تو بیج موسم بہار میں بونے چاہئیں۔ قلمیں لگانیکا بھی یہی وقت موزوں ہے۔ پہاڑوں میں یہ

پودے سالہا سال تک قایم رہتے ہیں اور کچھ زیادہ تردد کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔

بن تلسی

(URIGANUM – VULGARE- COMMON MARJORAM)
(ORIGANUM ONITES- POT- MARJORAM)
(ORIGANUM MARJORANA- SWEET MARJORAM)
(ORIGANUM HERACLEOTICUM-WINTER SWEET MARJORAM)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دونا	مارجورم

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے وسط جون تک

بیان و استعمال۔ ان چاروں قسم کے پودوں کے پتّے بہت خوشبو دار ہوتے ہیں۔ اور ممالک یورپ میں۔ انھیں ہرے اور سکھا کر دونوں طرح بطور مصالحہ استعمال کرتے ہیں ۔

طریق کاشت۔ گملوں یا کیاریوں میں ان کے بیج چھڑکواں بو کر پنیری پیدا کر لینی چاہیئے۔ جب پودے چار پانچ انچ اونچے ہو جاویں

تو یا تو اُنھیں کیاریوں میں قطاروں پر جن کا باہمی فاصلہ ایک ایک فُٹ ہو - ۹×۹ انچہ کے تفاوت سے لگادیں یا بڑے گملوں میں ایک ایک دو دو لگادیں۔ اگر کیاریوں میں برسات کا زائد پانی دیر تک کھڑا نہیں ہوگا تو یہ پودے کئی سال تک اچھی حالت میں رہینگے ورنہ سُوکھ جاوینگے۔ اگر ہر سال نئے بیجوں سے یہ پودے لگائے جاویں تو خوشبو اچھی رہے گی۔ البتہ پہاڑوں میں ہر سال نئے بیج بونے کی کچھ ضرورت نہیں وہاں سالہا سال تک پتّوں کی خوشبو میں فرق نہیں آتا۔ بلند پہاڑونمیں اُنھیں قلموں کے ذریعہ یا پودوں کی جڑوں کو علیحدہ علیحدہ کرکے جسقدر چاہیں لگا سکتے ہیں۔ اگر قلمیں لگانی ہوں تو برسات میں لگاویں اور اگر جڑوں کے ذریعہ کاشت کرنی ہو تو موسم بہار میں جبکہ پودوں مین نیا شگوفہ نہ نِکلا ہو کی جاوے +

عام کیفیت۔ ہرے پتّوں کو ہر وقت استعمال کرسکتے ہیں اگر پتّوں کو سُکھاکر رکھنا منظور ہو تو پھُول آنے سے پہلے شاخوں کے سرے توڑ کر اور دو تین دِن سایہ میں خشک کرکے بوتلوں میں بند کردیں اُوپر سے ڈاٹ خُوب کسکر لگادیں تا کہ ذرہ بھی ہوا اندر نہ جاسکے۔ شیشہ کی ڈاٹوں کی بوتلیں اِس مطلب کے لئے عین موزوں ہوتی ہیں +

پودینہ

(SPEARMINT- MENTHA VIRIDIS.)

(PEPPERMINT - MENTHA PIPERITA.)

(PENNYROYAL-MENTHA PULEGIUM.)

(MINT)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پودینہ	منٹ

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال۔ بطور چٹنی۔ مصالحہ۔ وادویات +

پیپر منٹ جسے ولائتی پودینہ بھی کہتے ہیں۔ عام پودینہ کی نسبت بہت تیز ہوتا ہے۔ ممالک یوروپ سے اسکا عرق چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بند ہوکر آتا ہے اور یہ شیشیاں بڑے داموں کو بکتی ہیں +

پیپر منٹ میدانوں میں جیسا کہ چاہیئے پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ پہاڑوں میں بالخصوص کوہ نیلگری پر خوب ہوتا ہے +

طریق کاشت۔ گو پودینہ کو بیجوں کے ذریعہ بھی بو سکتے ہیں مگر یہ بہت کم دستیاب ہوتے ہیں۔ عام طور پر پودینہ کی کاشت اس طرح کی

جاتی ہے کہ پودینہ کے چھتّوں کو نکالکر اور اُن کی جڑوں کو علیحدہ علیحدہ کرکے لگا دیتے ہیں۔ اِن جڑوں کو قطار در قطار جنکا باہمی فاصلہ قریب ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے ہو ایک ایک فٹ کی دُوری پر لگا دینا چاہیئے۔ آٹھویں دسویں نِکائی کر دیا کریں اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں چار مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے۔ جن کیاریوں میں پودینہ لگایا جاوے اُنھیں پہلے سے راکھ مینگنیاں وغیرہ ڈال کر خُوب دُرست کرلینا چاہیئے

عام کیفیت - برسات میں پودینہ اکثر جل جاتا ہے۔ جن کیاریوں میں بارش کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے اُن میں پودینہ سرسبز نہیں رہ سکتا۔ جاڑوں میں جبکہ رات کو سخت پالا پڑتا ہے اُن دنوں پودینہ کی کیاریوں کو چٹائیوں یا پھُوس سے ڈھک دینا چاہیئے +

گرمیوں میں دِن کے وقت اُسے سایہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور شام کے وقت روز مرّہ پانی کی +

ہدایت - گو ایک ہی کیاری میں کئی سال تک پودینہ سرسبز رہ سکتا رہتا ہے۔ مگر ہر سال اگر ماہ اکتوبر میں جگہ تبدیلی کردی جایا کرے تو پودینہ کی حیثیت میں فرق نہیں آویگا +

پارسلی

PETROSELINUM SATIVUM.

(PARSLEY)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
×	پارسلی

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع ستمبر سے اخیر نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک شروع ستمبر سے وسط اکتوبر تک

بیان و استعمال۔ پتے بطور ہرے مصالحہ استعمال کیئے جاتے ہیں یا سجاوٹ کے کام میں آتے ہیں۔ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اِس کی جڑوں کو اُبال کر کھاسکتے ہیں اور اِن کا ذائقہ پارسنپ کی مانند ہوتا ہے +

طریق کاشت۔ اگر ممکن ہوسکے تو اُس کی کاشت کے لیئے ایک ایسا قطعہ زمین انتخاب کرنا چاہیئے جو کسی قدر سایہ دار ہو۔کیاریوں کو دُرست کرکے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ایک ایک انچ گہری نالیاں بنالیں۔تخم ریزی سے دو ایک دن پہلے کسی قدر اُنھیں پانی سے تر کر دینا چاہیئے۔تاکہ بیج بونے کے وقت زمین نمدار ہو۔بیج نالیوں

میں بونے چاہئیں۔ جب پودے تین چار انچ اُونچے ہو جاویں تو گھنے اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری ۲" دو × ۲" دو یا تین ۳" × تین ۳" انچ کے قریب رہ جاوے۔ حسب ضرورت نکائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک دو مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے جب پودے خوب بڑھ جاویں تو مہینہ میں دو مرتبہ پتلی کھاد اِن کی جڑوں میں دیدینی نہایت مفید ہوگی +

عام کیفیت۔ اگر موسم خشک ہو تو پارسلی کے بیج دو تین ہفتہ میں جاکر پھوٹتے ہیں ورنہ پانچ چھ دن میں پھوٹ آتے ہیں +

برسات میں پارسلی کے اکثر پودے مر جاتے ہیں اِس لئے بہتر یہ ہے کہ کچھ گملوں میں لگائی جاوے اِن گملوں کو بارش اور دھوپ کے وقت سایہ میں رکھدیا جایا کرے یا اُن کے اُوپر سرکی یا چٹائیوں کا چھپر ڈالدیں موسم برسات میں بالعموم وہ پارسلی بچ جاتی ہے جس کے گملوں میں کھاد بہت ہی کم ہوتی ہے +

روزمیری

ROSMARINUS OOFFICINALIS.

(ROSEMARY.)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
روزمیری	x

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
شروع مارچ سے اخیر اپریل تک۔	ماہ اکتوبر

بیان و استعمال۔ اس کی کاشت اس کے خوشبودار پتّوں کے لیئے کی جاتی ہے جنھیں بطور مصالحہ و ادویات استعمال کیا جاتا ہے ان کا عطر بھی کھینچا جاتا ہے۔

طریق کاشت۔ گملوں میں بیج چھڑکواں بوکر پنیری لگالیں۔ جب پودے ۳+۴ انچہ کے قریب اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اُکھاڑلیں اور ایک ایک پودا ایک ایک چھوٹے گملے میں لگاویں۔ مہینہ ڈیڑھ مہینہ بعد پودے چھوٹے گملوں میں سے اُکھاڑ کر ایک ایک کرکے بڑے گملوں میں لگادیں۔ حسب ضرورت گوڑتے اور پانی دیتے رہیں۔ چونکہ موسم برسات کے شروع ہوتے ہی اکثر پودے مُرجھانے لگتے ہیں اسلیئے بہتر یہ ہے کہ موسم گرما میں پودوں کے سرے کاٹ کر

اور وہ ایک دِن سایہ میں خشک کرکے بوتلوں میں بند کردیئے جاویں یہ آیندہ استعمال کے لیئے کار آمد ہونگے۔ پہاڑوں میں اسکے پودے گملوں میں حسب ہدایت مندرجۂ بالا لگا دیں۔ جب وہ ایک ایک فٹ کے قریب اُونچے ہوجاویں تو انہیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر کھُلی کیاریوں میں قطار در قطار لگا دیں۔ پہاڑوں میں یہ پودے مدت دراز تک اچھی حالت میں رہ سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ موسم بہار کے شروع میں اِس کی کاشت قلموں سے بآسانی کی جاسکتی ہے۔ باغوں میں مصنوعی پہاڑوں پر اسے لگا دیا جاتا ہے۔ پودے بہت اُونچے اور گھیردار ہو جاتے ہیں اور سالہاسال تک قایم رہتے ہیں +

سیبتی

SALVIA OFFICINALIS

(SAGE)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کافوری۔ سیبتی	سیج

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال - سیتی کی کاشت اِس کے ہرے اور نرم نرم پتوں کے لیئے کی جاتی ہے - جنھیں بطور مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے - اِس کے پتوں میں بجنسہ کافور کی خوشبو آتی ہے +

طریق کاشت - اگر غور و پرداخت کی جاوے تو میدانوں میں یہ پودا سالہا سال تک قایم رہ سکتا ہے - اِس کے بونے کے لیئے ایسی کیاریاں انتخاب کرنی چاہئیں کہ جنکی مٹی سخت اور بہت چکنی نہو - نیز وہ نشیب میں نہوں تاکہ بارش کا پانی دیر تک اُن میں رُکا کھڑا نہ رہے - ماہ اکتوبر میں اِس کے بیجوں کو گملوں میں چھڑکواں بوکر پنیری پیدا کرلیں - جب پودے تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر اور ایک ایک کرکے بڑے گملوں میں لگادیں یا کیاریوں میں قطاروں پر جنکا باہمی فاصلہ قریب اٹھارہ اٹھارہ انچہ کے ہو - ایک ایک فٹ کے تفاوت سے لگا دینا چاہیئے +

جڑوں میں سے جو نئے پودے برآمد ہوتے ہیں اُن سے بھی اس کی کاشت کی جاسکتی ہے - نیز قلموں کے ذریعہ بھی نئے پودے پیدا کرسکتے ہیں مگر یہ عمل ماہ نومبر یا دسمبر میں کرنا چاہیئے +

عام کیفیت - پہاڑوں میں اِس کی قلمیں ماہ اپریل یا موسم

برسات میں لگانی چاہئیں +

سیوری

SATUREIA HORTENSIS, SATUREIA MONTANA.

(SAVORY SUMMER: SAVORY WINTER.)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
×	سیوری

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال۔ سیوری دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سیوری (سمر) یعنی گرما کی۔ دوسری سیووری (ونٹر) یعنی سرما کی۔ اِن دونوں کی کاشت اِن کے خوشبودار پتّوں کے لئے کی جاتی ہے جنھیں بطور مصالحہ استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ ہندوستان میں شاذ ونادر بوئی جاتی ہے لیکن اگر بوئی جاوے تو بآسانی تمام پیدا ہوسکتی ہے +

طریق کاشت۔ موسم گرما کی سیووری کو ہمیشہ بیجوں کے ذریعہ بوتے ہیں۔ بیج یا تو گملوں میں بونے چاہئیں یا ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر انگلی سے لکیریں کھینچکر۔ موسم سرما کی سیووری قلموں

یا پرانے پودوں کی جڑوں کو علیحدہ علیحدہ کرکے بوئی جاسکتی ہے
مگر میدانوں کے لیئے یہی طریق افضل ہے کہ ماہ اکتوبر میں اس
کے بیج گملوں میں بوویئے جاویں۔ جب پودے کچھ بڑے ہوجاویں
تو یا تو ایک ایک پودا ایک ایک بڑے گملے میں لگا دیا جاوے یا انہیں
اکھاڑکر کیاریوں میں ایک ایک فٹ کے چوگرد فاصلہ پر لگا دینا
چاہیئے۔ اونچے پہاڑوں پر جڑیں ماہ مارچ میں لگا سکتے ہیں۔ اور قلمیں
ماہ اپریل یا موسم برسات میں +

عام کیفیت۔ گرما کی سیوری کے سروں کے پتے اس وقت کاٹ
لینے چاہئیں جبکہ وہ پھولنے لگیں۔ اسیطرح سے سرما کی سیووری کے اوپر
کے پتے موسم گرما کے وسط میں کاٹ لینے عین مناسب ہیں تینوں کو
دو تین دن سایہ میں خشک کرکے بوتلوں میں بند کر دینا چاہیئے +

اریبا

THYMUS VULGARIS.

(THYME)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ٹائیم	اریبا

موسم کاشت

(میدانوں میں)
ماہ اکتوبر

(پہاڑوں میں)
وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال۔ اس کی کاشت اس کے خوشبودار پتوں کے لیئے کی جاتی ہے جنھیں بطور مصالحہ کئی طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔

طریق کاشت یہ ایک نازک پودا ہے اس لیئے میدانوں میں اسکی کاشت بجائے کھلی کیاریوں میں کرنے کے گملوں میں کرنی چاہیئے۔ ماہ اکتوبر میں گملوں کو کسی قدر سایہ دار جگہ میں رکھکر مرکب مٹی سے بھر دیا جاوے۔ (مرکب مٹی سے یہاں مراد یہ ہے کہ ایک حصہ دریا کا بالو ریت۔ ایک حصہ باغیچہ کی عمدہ مٹی اور ایک حصہ بوسیدہ پتوں کی کھاد کو خوب ملاکر باریک کریں) بعد ازاں گملوں میں بیج چھڑکواں بوکر اوپر سے بہت ہلکا مٹی کا غلاف چڑھادیں۔ اور ساتھ ہی ٹین کے فوارے سے تھوڑا سا پانی دیدیں۔ اسی طرح تیسرے چوتھے تھوڑا تھوڑا پانی دیتے رہیں۔ جب پنیری دو تین انچ اونچی ہو جاوے تو اسے اکھاڑیں اور ایک ایک پودے کو ایک ایک چھوٹے گملے میں لگادیں۔ ان گملوں میں بھی وہی مرکب مٹی بھردیں جسکے بنانے کی ابھی ترکیب لکھی گئی ہے۔ مہینہ دو مہینہ بعد جب پودے تناور ہو جاویں تو تیسری مرتبہ انھیں اکھاڑ اکھاڑ کر ایک ایک پودا ایک ایک بڑے گملے میں لگا دینا چاہیئے۔ مگر ان بڑے گملوں میں بھی وہی

مرکب مٹی بھرنی چاہیئے - جس کی ترکیب شروع میں بیان کی گئی ہے
پانی ہمیشہ اِس قدر دینا چاہیئے کہ گملوں کی مٹی بالکل خشک نہ ہو
جاوے - تر رہے مگر کبھی زیادہ پانی نہیں دینا چاہیئے - برسات میں
یہ پودے مشکل سے بچتے ہیں - اِس لیئے ہر سال نئے بیج بونے
مناسب ہیں اسکے پتّے موسم گرما میں کاٹ کر دو تین دن سایہ میں
سکھا لینے چاہئیں - اور پھر بوتلوں میں بند کرکے آیندہ استعمال کے
لیئے رکھ چھوڑیں +

عام کیفیت - اگر پہاڑوں میں اِسے بونا منظور ہو تو تخم ریزی موسم
بہار یا شروع موسم گرما میں کرنی چاہیئے - پنیری کو ایک سال تک گملوں
میں ہی رہنے دیں بعد ازاں اُکھاڑ کر کھُلی کیاریوں میں لگا سکتے ہیں
جب تک پودے گملوں میں رہیں تب تک کسی قدر اُنھیں سایہ
میں رکھنا چاہیئے - مگر جب کیاریوں میں لگا دیں تو وہاں کسی قسم
کا سایہ نہو - سخت اور نشیب کی زمینیں اِس کی کاشت کے لیئے
موزوں نہیں ثابت ہوتیں +

ٹے رے گن

ARTEMESIA DRACUNCULUS.

(TARRAGON)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
×	ٹے رے گن

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع اپریل سے اخیر مئی تک۔

بیان و استعمال۔ اِس کے پتّے نہایت خوشبودار ہوتے ہیں جنہیں بطور مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ کیاریوں کو دُرست کرکے اور ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر اُنگلی سے لکیریں کھینچ کر بیج چھڑکواں بو دیں۔ جب وہ پھُوٹ آویں اور دو ۲ تین ۳ اِنچ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری قریب اٹھارہ ۱۸ اٹھارہ انچ کے رہ جاوے۔ حسب ضرورت نکائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے +

عام کیفیت۔ شروع موسم گرما میں اسکے پتّے کاٹ لینے چاہئیں۔ انہیں بوتلوں میں بند کرکے آیندہ استعمال کے لئے رکھ چھوڑیں +

کیسر

CROCUS SATIVUS
(SAFFRON)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کیسر	سیفرن

بیان و استعمال - بطور مصالحہ - رنگ - ادویات و خوشبو - عطر بھی کھینچا جاتا ہے - کیسر کی نسبت اس وقت عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سوائے کشمیر کے اور کسی جگہ پیدا نہیں ہوسکتا - یہ خیال صحیح نہیں ہے - البتہ یہ امر واقعہ ہے کہ ریاست کشمیر کے ایک حصہ میں اس کی کاشت مدت دراز سے کی جاتی ہے - اس لیئے تمام کشمیر زعفران زار مشہور ہوگیا ہے - چونکہ اس کی کاشت نہایت محدود ہے اس لیئے اصل کیسر گراں اور کمیاب ہے +

یہ بالکل صحیح ہے کہ اصل کیسر کی کمی کے باعث نقلی کیسر بہت بننے لگا ہے +

ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ "کیسر کی کاشت بہت تھوڑی سی جگہ میں بمقام پام پور متصل سری نگر (واقع ریاست کشمیر) کیجاتی ہے - عین موقعہ پر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ کیسر کی گٹھیاں ماہ جون میں لگائی جاتی ہیں - اور انھیں پانی نہیں دیا جاتا - زیادہ

پانی دینے سے کیسر کی فصل کو نقصان پہنچتا ہے۔ دس بارہ برس کے بعد جبکہ گٹھیاں پرانی ہو جاتی ہیں تو انھیں نکال دیتے ہیں اور اُن کی جگہ اور نئی لگا دیتے ہیں۔ ماہ اکتوبر میں کیسر پھولتا ہے اور اُس وقت اُسے چُن لیا جاتا ہے۔ کیسر کے پھول بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ میں ۱۸۶۶ء میں کیسر کی چند گٹھیاں اپنے ساتھ کشمیر سے لاہور لے آیا تھا اور انھیں لگا دیا تھا۔ اگلے موسم بہار میں کیسر کے پودوں پر پھول آگیا تھا"

حال میں کیسر کی کاشت کے تجربات میرے خاص عنایت فرمائے منشی ہنومان پرشاد صاحب رئیس اعظم چنار ضلع مرزا پور نے کیٔے ہیں اور اُن میں انھیں کامیابی ہوئی ہے۔ گو منشی صاحب اپنے تجربات کو ابھی تک مکمّل قرار نہیں دیتے مگر اس میں شک نہیں کہ انھوں نے یہ خیال غلط ثابت کردیا ہے کہ سوائے کشمیر کے کیسر اور کہیں پیدا نہیں ہوسکتا۔

منشی صاحب مجھے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ جسوقت کشمیر میں کیسر کی گٹھیاں اپنے ہمراہ لانے کے لیئے نکلوائیں گئیں تھیں اُس وقت وہاں کے ایک صاحب نے یہ رائے دی تھی کہ ناحق بوجھ باندھکر لے جانے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ یہ یہاں کے سوا اور کہیں نہیں ہوسکتا۔ مگر منشی صاحب نے اپنے ارادہ کو تبدیل نہیں کیا اور مقام چنار میں کیسر پیدا کرکے دکھا دیا۔

منشی صاحب کی رائے ہے کہ کیسر کی گنٹھیاں انتہا اخیر اگست یا شروع ستمبر تک میدانوں میں لگا دینی چاہئیں۔ جس قطعہ میں اس کی کاشت کی جاوے وہ بلند اور دونوں جانب سے ڈھلوان ہو۔ گنٹھیاں ۴+۴ انچ کے فاصلہ پر تین ۳ تین ۳ انچ گہرائی میں لگائی جاویں۔ اگر ماہ ستمبر میں بارش نہ ہو تو ہفتہ میں ایک دو مرتبہ پانی دینا چاہئیے۔ مگر اُوپر سے ہرگز نہیں بلکہ قطاروں کے درمیان کی نالیوں میں تاکہ پانی بآہستگی رس رس کر کیسر کی جڑوں میں پہنچ جاوے۔

GREAT EASTERN HOTEL Co.
CALCUTTA.

گریٹ ایسٹرن ہوٹل کمپنی - کلکتہ

یہ کارخانہ انگلستان کے مشہور و معروف سوداگران تخم میسرز سٹن اینڈ سنز کے کارخانہ کے پھولوں اور ترکاریوں وغیرہ کے بیج فروخت کرتا ہے۔ میسرز سٹن اینڈ سنز نے بیجوں کی تجارت میں بڑا بھاری نام پیدا کیا ہے۔ اور اعلےٰ درجہ کے تخم بہم پہنچانے کی وجہ سے اُنکی شہرت دُنیا کے تمام حصّوں میں پھیل گئی ہے۔ بیجوں کی عمدگی کی بنا پر اس نامی گرامی کارخانے کے مالکوں کو فرمانروائے سلطنت انگلشیہ کی جانب سے ایک خاص شاہی سند عطا ہوئی ہے۔ مندرجۂ عنوان گریٹ ایسٹرن ہوٹل کمپنی کلکتہ **صرف میسرز** سٹن اینڈ سنز کے کارخانہ کے بیج فروخت کرتا ہے۔ ہر ایک پھول۔ ترکاری اور مصالحہ کے بیج ایسی ڈبیوں میں بند کئے جاتے ہیں کہ جن میں ہوا کا بالکل گذر نہ ہو سکے۔ محض اس غرض سے کہ بیجوں کی اصلی طاقت اور قوت بدرجۂ غایت قایم رہے۔ فہرست اور خریداری کی فرمائشیں انگریزی میں ذیل کے پتہ پر ارسال کرنی چاہئیں

گریٹ ایسٹرن ہوٹل کمپنی - کلکتہ

THE HIMALAYA SEED STORES MUSSOORIE

ہمالیہ سیڈ سٹورس منصوری

جنرل منیجر۔ مسٹر ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ جانسٹن صاحب

یہ کارخانۂ تخم تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہر قسم کی ترکاریوں مصالحہ جات پھولوں۔ پھلوں۔ گھاس چارے اور اناج وغیرہ کے بیج اس سے نہایت عمدہ اور قابل تعریف مل سکتے ہیں اس کی ضخیم اور بالتصویر انگریزی فہرست تخم ۱/ کے ٹکٹ بھیجنے پر آسکتی ہے۔ خریداران کی سہولیت کی غرض سے اس کارخانہ نے ترکاریوں اور پھولوں کے بیجوں کی چھوٹی چھوٹی ڈبیوں سے لیکر بڑے بڑے صندوق طیار کئے ہیں۔ ترکاریوں کی ڈبیوں یا صندوقچوں میں ہر ایک قسم کی ترکاریوں کے بیج علیحدہ علیحدہ رکھتے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح پھولوں کی ڈبیوں اور صندوقچوں میں پھولوں کے۔ باغ باغیچوں کی وسعت کے اندازہ سے انہیں منگوا سکتے ہیں +

ترکاریوں کی ڈبیوں یا صندوقچوں کی قیمت فی ۸/۔ ۱۲/۸۔ ۲۸/۸۔ ۴۵ و ۹۰
پھولوں " " " " " " ۱۱۔ ۲/، ۴/۸۔ ۵، و ۹

رکھے ہوئے بیج ۴/ و ۸/ و ۱۶/ کے بھی ملسکتے۔ یہ کارخانہ پانچ اور پانچ روپیہ سے زیادہ کی خریدنے کی صورت میں کرایہ اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ مگر بعض اقسام کے اناج اور چارے کے بیجوں پر جنکا وزن بہت زیادہ ہوتا ہے یہ رعایت نہیں کیجاتی۔ خط وکتابت حرف انگریزی میں "جنرل منیجر صاحب۔ ہمالیہ سیڈ سٹورس منصوری" سے ہونی چاہئے

Cape grown Flower and Vegetable.

SEEDS.

MESSRS PESTONJEE POCHAJEE POCHA

Seedsmen and Plant merchants, 8 Napier Road,
Camp Poona.

سیٹھ صاحبان کیپ کے علاقہ کی ترکاریوں اور پھولوں کے نہایت عمدہ بیج ہر ایک موسم کے بونے کے لیئے تازہ منگواتے ہیں۔ سیٹھ صاحبان کا دعوے ہے کہ کیپ کے علاقہ کے تخم اس ملک میں اس وجہ سے کہ یہاں کی آب و ہوا انہیں عین موافق آتی ہے خوب نشو و نما ہوتے ہیں۔ سیٹھ صاحبان اپنے تجربہ کی بنا پر فرماتے ہیں کہ دیگر ممالک کے تخم انکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چونکہ سیٹھ صاحبان ہر ایک قسم کے بیجوں کو اچھی طرح سے شناخت کر سکتے ہیں اور انکے حسن و قبح کو سمجھتے ہیں اسلیئے ہمیشہ اپنے خریداروں کو عمدہ مال بہم پہنچاتے ہیں۔ سیٹھ صاحبان کے کارخانہ کی فہرست فرمایش کرنے سے مفت مل سکتی ہے۔ فرمایش ذیل کے پتہ پر انگریزی میں کھینچی چاہیئے۔

میسرز پیسٹن جی پوچاجی پوچا سیڈس مین اینڈ پلانٹ مرچنٹ
۸ نیپئر روڈ۔ کیمپ پونا

Cassipore Practical Institution of Horti-flori and Agriculture.

کاسی پور پریکٹیکل انسٹی ٹیوشن

آف

ہارٹی- فلوری اینڈ اگیری کلچر

ہر قسم کی ترکاریوں اور پھولوں- اور میوہ دار درختوں کے بیج
میوہ دار درخت- آرائشی اشجار اور پھولوں کے پودے-
باغ باغیچوں کے متعلق تمام ضروری اشیاء-

ہمارے کارخانہ میں تخم یوروپ کے نہایت معتبر کارخانجات سے آتے ہیں- بیج اصلی تازہ منتخب اور قابل اطمینان ہوتے ہیں- ہر ایک کا ذکر ہماری ہندی بنگالی اور انگریزی فہرستوں میں درج ہے کمیاب آموں کے پودے- لیچی- امرود- آڑو- مختلف اقسام کے لیموں- نارنگیاں- سنگترے- کھجوریں- اقسام فرن- آرکڈ- اور آرائشی پتوں اور پھولوں کے درخت فروخت کیلئے موجود ہیں- اہل ہند اور اہل یوروپ انہیں بہت پسند کرتے ہیں مشکل سے کسی اور جگہ کے درخت ان سے مقابلہ کرسکتے ہیں-

ہمارے انیس سالہ تجربہ نے ہمیں اس قابل کردیا ہے کہ درختوں اور پودوں کو اس عمدگی اور احتیاط سے بند اور روانہ کرادیں کہ اگر یہ برابر پندرہ یوم بھی سفر میں رہیں تو انہیں کسی قسم کا گزند نہ پہنچے ہم باغات لگاسکتے ہیں- آئینہ گھر وغیرہ بناسکتے ہیں اور انہیں مختلف قسم کے پودوں سے سجاسکتے ہیں ان امور کا تخمینہ ہم بلا اخذ اجرت بھیجدیتے ہیں-

نوع بنوع کے گلاب کے درخت- گل داؤدی کے پودے- ولایتی پھول اور اقسام بلب جسقدر مطلوب ہوں ارزاں قیمت پر شائقین ہمارے کارخانہ سے طلب فرماسکتے ہیں-

ہماری ہندی کی کتابیں دیوناگری میں چھپی ہوئی بلحاظ ارزانی و فواید ہردلعزیز ہوگئی ہیں- "ترکش روپن پرنالی" چار حصص قیمت عہ - اس میں پھل- پھول اور پودوں کی کاشت کا بیان ہے کرشی سکھا- فلاحت پر ہے قیمت فی جلد ٦ر - کرشی درپن- چار حصص- قیمت مجموعہ عہ اسمیں زراعت اور ترکاریوں وغیرہ کے متعلق مفصل بیان ہے- ہم شادی- دوستوں کی دعوتوں- سردسار امراء کی مہمانداری وغیرہ تقریبات پر مکانات کو سجاسکتے ہیں- ہماری فہرست تخم وغیرہ جا صرف فرمایش کرنے پر دستیاب ہوسکتی ہے

المشتہر- سیام چندر متر- مالک کاسی پور کرشی سال- راجا بازار پارک- کاسی پور- کلکتہ

AGRICULTURAL & HORTICULTURAL SOCIETY OF INDIA CALCUTTA

اگریکلچرل اینڈ ہارٹیکلچرل سوسائٹی آف انڈیا - کلکتہ

یہ انجمن سنہ ۱۸۲۰ء میں بمقام کلکتہ قایم ہوئی تھی -

اغراض و مقاصد انجمن - اس انجمن کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی زراعت و چمن بندی کی ہر شاخ کی ترقی بدرجۂ کمال ہو اور سرزمین ہند کی پیداوار کی عمدگی اور افزونی کی غرض سے عوام کی بطریق معقول و موثر حوصلہ افزائی کی جاوے - اس انجمن کے متعلق ایک اعلےٰ درجہ کا کتب خانہ و عجائب خانہ ہے جس میں فنّ زراعت و چمن بندی کے بارہ میں بہت سی کتابیں اور ہر قسم کی پیداوار کے نمونے موجود ہیں - ہندوستان کے ہر ایک حصّہ کے راجگان مہاراجگان رانیاں - مہارانیاں - بیگمات - لیڈیاں - اعلےٰ درجہ کے یوروپین و ہندوستانی افسران سرکاری - رؤسا و اُمراء عظّام - تعلقہ داران و زمینداران و سوداگران وغیرہ اس انجمن کے ممبر ہیں - ہر سال اسکی جانب سے ایک نمایش خاص کلکتہ میں ہوتی ہے - جسمیں طرح طرح کے پھل پھول - ترکاریاں اور اناج وغیرہ دُور دُور سے مقابلہ کی غرض سے آتے ہیں - بعد معائنہ مستحقین کو تمغے اور انعام نقد وغیرہ دیا جاتا ہے - کمیاب پودے نمایش گاہ میں لانے والوں کو حضور ویسرائے ہند خود دستِ مُبارک سے انعام واکرام تقسیم فرماتے ہیں - عوام کو اجازت ہے کہ اس انجمن کے فاضل سکرٹری صاحب سے فنّ زراعت و چمن بندی کے متعلق جو کچھ کہ چاہیں دریافت کریں حتے الامکان بہت جلد جواب دیئے جاتے ہیں +

فوائد ممبری - اس انجمن کے ممبروں کو ہر سال قسم قسم کی ترکاریوں اور پھولوں کے بیج جو ہر سال تازہ انگلستان - امریکہ اور دیگر ممالک یورپ کے نامی گرامی کارخانوں سے منگوائے جاتے ہیں بقدر مناسب مفت تقسیم کیئے جاتے ہیں - نیز ہر سال بقدر رغبت ہر ایک ممبر کو اعلےٰ درجہ کے میوہ جات کے درخت اور اشجار آرایشی جو خاص ممبروں کے لیئے ہی طیار کیئے جاتے ہیں پیش کیئے جاتے ہیں +

شرائط ممبری - داخلہ علے سالانہ چندہ ۳۲ صرف بارہ روپیہ ممبران پنجم روپیہ سال اوّل - بعد ازاں صرف بارہ روپیہ سالانہ + خط و کتابت صرف انگریزی میں - سکرٹری اگریکلچرل اینڈ ہارٹیکلچرل سوسائٹی آف انڈیا - علی پور - کلکتہ سے ہونی چاہیئے

INDIAN GARDENING AND PLANTING
CALCUTTA

انڈین گارڈننگ اینڈ پلینٹنگ کلکتہ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ چمن بندی۔ زراعت اور نخلبندی وغیرہ کا ایک ہفتہ وار انگریزی رسالہ مطالعہ کریں تو انڈین گارڈننگ اینڈ پلینٹنگ کلکتہ کو شوق سے خرید کیجئے۔ یہ آپ کو علاوہ پُرمنفعت معلومات کا ذخیرہ بہم پہنچانے کے مشیر۔ فلاسفر اور دوست تینوں کا کام دیگا۔ فی الحقیقت یہ ایک بیش بہا اور بےنظیر رسالہ ہے اور تمام ہندوستان میں اپنے اغراض ومقاصد۔ اور مضامین کے لحاظ سے فرد ہے۔ اسکے مالک اور اڈیٹر ایک شہرۂ آفاق اور فاضل شخص ہیں جنکا نام نامی مسٹر ایچ سنٹ جان جیکسن ہے۔ فرمنجر صاحب کی فن باغبانی کی مشہور کتاب کی اُنھوں نے حال میں نظر ثانی کی ہے اور اس میں بہت کچھ اضافہ فرمایا ہے +

انڈین گارڈننگ اینڈ پلینٹنگ۔ کلکتہ

ہر جمعرات کو نمبر ۵۲۔ الیٹ روڈ کلکتہ سے شائع ہوتا ہے۔ چندہ سالانہ پیشگی ۱۶ روپیہ مقرر ہے۔ ششماہی ۹ روپیہ۔ سہ ماہی پانچ روپیہ۔ میعاد ادائگی چندۂ پیشگی صرف دو ماہ ہے۔ ششماہی ایک ماہ۔ اور سہ ماہی کے لیئے صرف دو ہفتہ۔ بعد ازاں بحساب مابعد چندہ محسوب ہوتا ہے۔ ایک عرصہ سے اس میں دس بارہ صفحہ چاء اور قہوہ کی کاشت اور تجارت اور مضامین زراعتی سے بھی لبریز ہوتے ہیں۔ بایں ہمہ قیمت میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ خریداری کی درخواستیں انگریزی میں مینجر صاحب انڈین گارڈننگ اینڈ پلینٹنگ۔ کلکتہ کی خدمت میں ارسال کرنی چاہئیں +

پھول

مصنفہ

لالہ دیوی دیال صاحب

مصنف سبزی ترکاری - گھاس چارہ - درخت وغیرہ

اس کتاب کے مضامین مختصر طور پر ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں تاکہ عوام اسکی اہمیت کو بخوبی سمجھ سکیں
دیباچہ - نظام کائنات میں پھولوں کا رتبہ - تہذیب شایستگی کے ساتھ پھولونکا تعلق - پھولونکا علم ادب پر
اثر اور اقتدار - ہندوستان کے پھول - ہندوستان کا زمانہ سلف اور پھول - زمانۂ حال میں پھولونکا شوق -
پھولونکا انسان کے اخلاق اور عادات پر اثر - پھولونکا انسان کی صحت پر اثر - پھولونکا دیہات کے باشندوں
پر اثر قصبوں اور شہروں کے باشندوں پر پھولوں کا اثر - عورات اور پھولونکی کاشت - بچے اور پھول
ایام پیری اور پھول - پھولوں کا ساتھ بعد مردن - پھولوں کا تجارت پر اثر - پھولوں کا صنعت و
حرفت پر اثر - پھولوں کا عوام کی مجلسی حالت پر اثر - عوام کو پھولونکی کاشت کا شوق دلانے کی تدابیر
پھولوں کی کاشت کی تعلیم - ولایتی پھولوں کے ہندوستانی نام وغیرہ وغیرہ -

گلستان یا فرحت باغ کے لوازمات - پھولونکی کاشت کے لیئے کھاد - آبپاشی - اونچی
کیاریاں - گرم کیاریاں - شیشہ کے چوکھٹے - بیج بونا - قلم لگانا - چشمہ باندھنا - داب کرنا - پنیری یا پودوں کو
ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا اور انکی داشت - آئینہ گھر - باڑ - تختہ گیاہ یا سبزہ زار - آبی چمن - سبزی موذی
کیڑے مکوڑے اور اُن کے دفعیہ کی تدابیر - مصنوعی پہاڑ بنانا - آلات ضروری و اوزار خانہ - باغبان اور اسکا
مکان - پھولوں کے گملوں کو رنگنا - گلدانوں کے لیئے روغن تیار کرنا - نمونہ روغن - مصنوعی مونگے - خشک
گھاس کو گلدستوں کیلئے رنگنا - پودوں کے ناموں کی تختیاں - موسم گرما میں کٹے ہوئے پھولونکو تر و تازہ
رکھنے کی ترکیب - اثنائے سفر میں کٹے ہوئے پھولونکو تر و تازہ رکھنا - پھول اور پتوں کو مصنوعی طور پر شبنم
آلود کرنا - موسم گرما و برسات کے دیسی اور ولایتی پھول - موسم سرما کے دیسی اور ولایتی پھول
آرایشی اشجار - بیلدار پودے - آرایشی گھاسیں - آرایشی پتوں کے پودے - فرن - آرایشی ناگ پھنی
آرایشی کھجوریں اور تاڑ - آرایشی کدو - اقسام بید - آرایشی بانس - آبی پودے - پھولونکی کیاریوں کے نقشے وغیرہ وغیرہ

اس مختصر اشتہار میں تمام کتاب کے مضامین کا بالتفصیل درج کرنا محال ہے - کتاب کی خوبی
اسکے ملاحظہ سے ظاہر ہو سکتی ہے - **قیمت فی جلد ایک روپیہ**

خریداری کی فرمایشیں اس پتہ پر آنی چاہئیں -

جیون لال منیجر - امپیریل بک ڈپو بازار چاندنی چوک دہلی

درخت

مصنّفہ لالہ دیوی دیال صاحب

اُردو کا تو کیا ذکر ہے انگریزی میں بھی آپ کو اِس ساتھ کی کوئی کتاب نہیں ملیگی جسمیں اتنی باتیں موجود ہوں کہ جتنی اسمیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مُصنّف نے ایک عرصہ کی تلاش تحقیقات اور بڑی محنت سے اِسے لکھا ہے اور اپنے ہم وطنوں کی توجّہ کے لیئے ایک عجیب اور بیش بہا معلُومات کا ذخیرہ پیش کیا ہے۔ صدہا درخت جنھیں ہم روزمرّہ دیکھتے ہیں اور انکی نسبت ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ کیا ہیں اور اُنسے کیا کیا اشیاء برآمد ہوتی ہیں۔ صدہا درخت جنکے ہم ناموں سے بھی واقف نہیں اُن سبکا مصنّف نے نہایت عُمدگی کے ساتھ باترتیب بیان استعمال اور طریق کاشت وغیرہ دیا ہے۔ بیسیوں ایسے درخت جنکی نسبت لوگوں کے عجیب و غریب خیالات ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کا پیدا ہونا اِس مُلک میں ناممکن ہے اُن کے حالات اور طریق کاشت مُصنّف نے اِس وضاحت سے دیئے ہیں کہ پڑھنے سے آنکھیں کھُلجاتی ہیں۔ مُصنّف نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ہندوستان تمام جہان کا خلاصہ ہے اس لیئے دُنیا میں کوئی ایسی شے نہیں ہے کہ اسمیں متواتر کوشش اور دلی توجہ سے پیدا نہو سکے۔ غرضکہ اِسکے مطالعہ سے ناظرین کو معلُوم ہو سکتا ہے کہ اگر ہمیں صحیح علم ہو تو ہم اپنے ملک کی دولت کو کسقدر بڑھا سکتے ہیں اور کسقدر آپ نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ اِس کتاب پر عمل کرنیسے بہت سی اُفتادہ زمینیں اور ایسے قطعاتِ اراضی جو محض نکمّے خیال کئے جاتے ہیں سونا اُگلنے لگینگے۔ **قیمت فی جلد عہ۔ بلا محصول ڈاک۔**

فرمائشیں۔ ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

جیون لال مینیجر امپیریل بُک ڈپو چاندنی چوک۔ دہلی

زمانہ

قیصری پریس بریلی سے ہر مہینے میں ایک بار عمدہ اور دبیز ولایتی کاغذ پر شایع ہوتا ہے۔ اسمیں ملک کے منتخب اور ہونہار مضمون نگاروں کے لکھے ہوئے ملکی۔ علمی اخلاقی وغیرہ ہر قسم کے نظم و نثر مضامین چھپتے ہیں مشہور تصانیف پر تنقیدیں لکھی جاتی ہیں "علمی خبریں نوٹس اور تذکرے" کے عنوان سے مشہور مصنفوں کی تصنیف اور تالیف کے متعلق دلچسپ واقعات معلومات انکی تجویزیں اور ارادے درج ہوتے ہیں۔ تازہ تصانیف او جدید زیر طبع کتب کا اعلان ہوتا ہے۔ ملک کے قابل قدر رسالوں کے خاص خاص مضامین پر ہر ماہ باقاعدہ ریویو لکھا جاتا ہے۔ اور اس طرح سے ناظرین کو کم سے کم صرف زر و وقت میں اہل ملک کے خیالات سے مستفیض ہونیکا موقع دیا جاتا ہے **منتخبات** میں اردو کے علاوہ ہندی اور انگریزی وغیرہ رسالوں کے خاص خاص تحریرات مضامین کا ترجمہ پیشکش کیا جاتا ہے۔ غرض ہر طرح سے اسکو ایک مفید ملک اور جامع میگزین بنانیکی کوشش ہو رہی ہے یہ کسی خاص مذہب قوم کا رسالہ نہیں اسواسطے اسکے مضامین عام دلچسپی اور فائدے کے ہوتے ہیں۔ حجم مضامین اور کاغذ وغیرہ کے لحاظ سے اردو میں یہ سب سے سستا رسالہ ہے۔ پیمانہ قیمت ملنے، سالانہ پیشگی نمونہ کا پرچہ مفت

درخواستیں بنام "منیجر رسالہ قیصری پریس۔ بریلی" آنا چاہئیں

ضروری اشتہار

کتاب "سنہری ترکاری" "پھول" کو ہندی زبان اور دیوناگری حروف میں بھی شایع کرنے کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ عنقریب کام شروع ہو جاویگا۔ زاں بعد دیگر کتب بھی بتدریج ہندی میں طبع کی جاوینگی۔ شائقین فرمائشیں ذیل کے پتہ پر ارسال فرماویں۔ بعد طیاری کتب فی الفور تعمیل کی جاوے گی۔

منیجر۔ امپیریل بک ڈپو

چاندنی چوک۔ دہلی

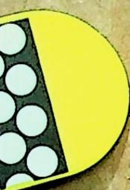
عُروج

مصنّفۂ لالہ دیوی دیال صاحب

یہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے کہ اُردو کے علم ادب میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس میں مُطلق حسُن وعشق کی داستان نہیں ہے اور نہ فرضی باتیں لکھی گئی ہیں۔ بلکہ روزمرّہ کے واقعات سے وہ اخلاقی نتائج نکالے گئے ہیں کہ جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے اِنسان دُنیا میں کامیاب۔ نیک نام اور خرسند ہو سکتا ہے۔ تنگدستی میں ہنسی خوشی سے رہنا۔ کسی کا بیجا شکوہ و شکایت نہ کرنا۔ شُکر کے ساتھ بسر اوقات کرنا۔ اور خدا پر بھروسہ رکھنا۔ ہر ایک کام کو دیانتداری۔ شوق اور خوش اسلوبی سے کرنا۔ والدین کی دل و جان سے اطاعت و فرمانبرداری۔ تحصیل علم و ہُنر کا ہمیشہ شایق رہنا۔ اپنی ذاتی کوشش و محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور لواحقوں کو ادبار سے نکالکر عُروج پر پہنچانا۔ طرح طرح کی مُشکلات کو قوی ہمت دانشمندی اور تدبیر سے حل کرنا۔ خود ضبطی و انکساری۔ سلامت روی و بردباری۔ فراخدلی۔ و کفایت شعاری۔ نیک نیتی۔ اور دُور اندیشی۔ راست بازی و مرّوت۔ استقلال اور اپنے آقا کی خیر خواہی اپنے ماتحتوں سے نیک سلوک اور عوام کو فائدہ پہنچانے کی خواہش وغیرہ اوصاف حمیدہ اِس عُمدگی سے ظاہر کئے گئے ہیں کہ پڑھنے سے دل پر بہت اچھّا اور دیرپا اثر ہوتا ہے۔ قیمت ۱۲ا

فرمائشیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں

جیون لال منیجر۔ امپیریل بُک ڈپو۔ چاندنی چوک۔ دہلی



A

he b
of b

he c
firs
by
DA

high
ult

com
of I
Clir
Gra

al

Th

32

